اللھم صل علی محمد ﷺ

کتابی سلسلہ

# الخطیب

36 واں

محمد شفیع اوکاڑوی

ہے یقیں آپ کے ہیں محمد شفیعؒ
ہادیٔ اہلِ سنت پہ لاکھوں سلام

سالانہ عرسِ مبارک

یادگاری مجلہ

حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

منجانب: مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی : گلزار حبیب ٹرسٹ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) اور سوادِ اعظم اہلِ سنّت حقیقی کی اپیل پر**

ہر سال ماہِ رجب کے تیسرے جمعۃ المبارک کو

# عالمی یومِ خطیبِ اعظم پاکستان

منایا جاتا ہے- ملک و بیرون ملک اہلِ سنّت و جماعت کی تمام مساجد میں ائمہ وخطباءِ کرام، خطباتِ جمعہ میں مجدد مسلکِ اہلِ سنّت، محسنِ ملک وملت، عاشقِ رسول (ﷺ)، مُحبِ صحابہ وآلِ بتول، محبوبِ اولیاء، خطیبِ اعظم پاکستان حضرت الحاج علامہ قبلہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** قُدِّس سرّہٗ الباری ورفع اللّٰہ درجتہٗ کو خراجِ عقیدت ومحبت پیش کرتے ہیں اور ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کرتے ہیں- ان کا یہ عمل اہلِ سنّت و جماعت کے محسن وممدوح سے اظہارِ محبت وعقیدت بھی ہے اور مسلکِ حق کی تائید بھی-

ان شاءاللّٰہ تعالیٰ حسبِ سابق اس سال بھی ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ کو جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ)، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی، میں سالانہ دوروزہ مرکزی عرس مبارک کی تقریبات ہوں گی- آپ سے گزارش ہے کہ اہلِ سنّت کے مراکز اور مساجد ومدارس میں حضرت خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان کو ایصالِ ثواب کے لئے

## جمعہ 29 مارچ 2019ء کو یومِ خطیبِ اعظم

منانے کا اہتمام کرکے عنداللّٰہ ماجور ہوں-(**جزاکم اللّٰہ تعالیٰ**)

(اخبارات وجرائد کو اس سلسلے میں منعقدہ تقریبات کی تفصیلات برائے اشاعت ضرور بھجوائیں)

رابطہ : 0092 21 32256532

موبائل : 0306-2208613 / 0312-2882252

gulzarehabibtrust@gmail.com



# توجہ فرمائیں

**مجدد** مسلکِ اہلِ سنّت، عاشقِ رسول (ﷺ)، خطیبِ اعظم پاکستان حضرت علامہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** رحمۃ اللّٰہ علیہ نے ۲۱ رجب ۱۴۰۴ھ بمطابق 24 اپریل 1984ء کو اس دارِفانی سے خُلدِ بریں کی طرف رحلت فرمائی - ان کے دوسرے سالانہ عرس سراپا قدس کے موقع پر ایک مبسوط اور ضخیم کتاب ''خطیبِ پاکستان (اپنے معاصرین کی نظر میں)'' شائع کی گئی -جس میں عمائدینِ حکومت، علماو مشائخ، شاعروں، ادیبوں اور عقیدت مندوں کے مشاہدات وتأثرات شامل تھے-

حضرت قبلہ عالم خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے حوالے سے اب تک جمع ہونے والی تحریروں پر مشتمل ایک مجموعہ اشاعت کے لیے تیار ہے- آپ سے گزارش ہے کہ حضرت خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان کی دینی وملی خدمات، اُن کی بے مثال خطابت، مسلکِ حق کے لئے تجدیدی و انقلابی کارگزاری، ملک وقوم کی تعمیر وترقی ودیگر صدقاتِ جاریہ، سیاسی و سماجی مساعی، تحقیق وتصنیف اور ذات وصفات کے بارے میں اپنے مشاہدات وتأثرات (نثر ونظم) میں بلاتاخیر ہمیں بھجوادیں- آپ کے پاس ان کی کوئی تقریر وتحریر یا تصویر محفوظ ہو تو ہمیں اس کی نقل ضرور فراہم کریں- ہم اس کے لئے آپ کے شکر گزار ہوں گے-

**مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)**

۵۳-بی، سندھی مسلم سوسائٹی، کراچی-74400

53-B, S.M.C.H.Society, Karachi - 74400

فون: +92 (021)3452 1323 , 3452 5343

Email : maulanaokarviacademy@yahoo.com

# ایک گزارش

**اہلِ** ایمان، اہلِ محبت سے گزارش ہے کہ وہ سالانہ عرس شریف کی محفل میں اجتماعی طور پر ایصالِ ثواب (ہدیہ کرنے میں) شمولیت چاہیں تو قرآنِ کریم، دُرود شریف، کلمہ طیبہ اور دیگر اوراد و وظائف پڑھ کر اس کی صحیح تفصیل تحریری طور پر ہمیں بھجوائیں تا کہ دِین و ملت کے عظیم محسن کو زیادہ سے زیادہ نیکیوں کا ایصالِ ثواب کیا جائے۔

دِینی مدارس میں اگر عرس کے ایام میں قرآن خوانی کا خصوصی اہتمام کیا جائے تو یقیناً یہ نہایت مبارک و مستحسن ہوگا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

# درسِ قرآنِ کریم

**مجاہدِ** اہلِ سنت، عالمی مبلغِ اسلام، خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ العالی ہر جمعہ کو نماز سے قبل دوپہر ایک بجے جامع مسجد گلزارِ حبیب (ﷺ)، گلستان اوکاڑوی، کراچی میں درسِ قرآنِ کریم بیان فرماتے ہیں۔ ہر ماہ کی 21 ویں شب کو حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر بعد نمازِ عشاء ختمِ غوثیہ کا وِرد ہوتا ہے، علاوہ ازیں ہر ماہ گیارہویں شب کو گیارہویں شریف کا رُوحانی اجتماع ہوتا ہے۔ (خواتین کے لئے باپردہ نشست کا اہتمام ہوتا ہے)

# اطلاع

**گزشتہ** کچھ برس سے علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے بیان ہونے والے درسِ قرآن کی رِکارڈنگ کی جارہی ہے، وہ تمام سی ڈیز مکتبہ گلزارِ حبیب (ﷺ)، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں دست یاب ہیں۔ علاوہ ازیں خطبات اور درسِ قرآن براہ راست (LIVE) نشر کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، انٹرنیٹ پر یوٹیوب میں انہیں محفوظ بھی کیا جارہا ہے۔

براہ راست (LIVE) www.facebook.com/speechesofokarvi

رِکارڈنگ : www.youtube.com/user/okarvispeeches



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحابک یاحبیب اللہ

# "دست بستہ"

**اللہ تعالیٰ** ربّ العزت جل شانہٗ ہی کی ذات ہے جو تمام تعریفوں کے لائق ہے، وہ معبودِ حقیقی ہے اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی ہے جو زندہ کرتا اور موت دیتا ہے۔ اس کے لیے کسی کمی، کجی یا کوتاہی کا تصور ہی باطل ہے۔ وہ ایسا پاک ہے کہ اس جیسا کوئی پاک نہیں۔ کوئی بھی کسی طرح اس کا شریک اور ہمسر نہیں۔ وہ کھاتا نہیں مگر کھلاتا ہے، وہ اونگھ اور نیند سے بھی پاک ہے۔ وہ کتنا مہربان اور رحم والا ہے اس کا اندازہ بھی مشکل ہے۔ یہ تمام کارخانہ قدرت اسی کا ہے اور اسی کے دستِ قدرت میں سب کچھ ہے۔ وہی سب کا خالق و مالک ہے۔ وہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ اس کی کائنات کے بھید کوئی خود سے نہیں جان سکتا، اس کی کائنات میں کیا کیا ہے؟ کوئی کیا جانے؟ ہاں! وہ جس کو چاہے، جتنا چاہے، جو چاہے، عطا فرماتا ہے۔ اس نے اپنا "ربّ" ہونا بھی ظاہر فرمایا تو اس ہستی کے لیے جس کی خاطر اس نے کائنات بنائی۔ اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کو اس نے افضل الخلق بنایا، ہر کمال کا جامع بنایا، بے مثل و بے مثال بنایا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے سب سے پیارے اور آخری نبی مکرم ﷺ سے کمال محبت اور ان کی حد درجہ تعظیم ہی اصل ایمان اور جانِ ایمان ہے۔ وہ نورِ مجسم، شفیعِ معظم ہیں۔ سراپا رحمۃ للعالمین ہیں، ان کے برابر تو کیا، کوئی ان جیسا بھی نہیں، نہ ہی ہوسکتا ہے نہ ہی سوچا جا سکتا ہے۔ ہم اپنے معبود کا جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیبِ مکرم، خاتم النبیین ﷺ کا اُمتی اور غلام بنایا۔ اُن کا نام چومنے، ان پر دُرود و سلام بھیجنے کی سعادت ہمیں ملی۔ وہ ہستی جو تخلیق ہی تعریف کے لیے ہوئی ان کی نعت اور مدح و ثنا پڑھنے، سننے کا شرف ہمیں ملا۔ ان کی اداؤں کو اپنانے اور ان کے ارشادات پر عمل پیرا ہونا ہماری بخشش و نجات کی ضمانت ہوا۔ ان کی ناموس پر مرمٹنا ہمارا افتخار رہا۔ ہمیں ان کی ہر نسبت پیاری اور محترم ہے۔ ان کا جو وفادار رہے وہ بھی ہمیں پیارا ہے۔ ان سے کامل وابستگی ہی ہمارا مقصدِ حیات ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے حبیبِ مکرم ﷺ کے لیے ہلکی اور معمولی سی بھی کوتاہی کرنے والے سے ہم بے زار ہیں۔ ہمارے ایمان و یقین کی یہ پختگی سدا سلامت رہے، اللہ تعالیٰ سے ہم اسی کے آرزومند ہیں۔

رسولِ معظم، ختم المرسلین ﷺ اور ان کی نسبتوں سے ہمارے عقیدہ و عقیدت اور تکریم و تعظیم کی یہ نعمت و سعادت ہمارے ربّ کریم جل شانہٗ نے ہمارے مربی و آقا، ولی نعمت، مجددِ مسلکِ اہلِ سنت، محسنِ ملک و ملت، مہرِ شریعت، بدرِ طریقت، عاشقِ رسول، محبِ صحابہ و آلِ بتول، خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بدولت ہمیں عطا کی، ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ سے ہماری وابستگی نے ہمیں رسولِ پاک ﷺ کا فدائی اور شیدائی بنایا۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد

شکر ہے کہ ہمیں یہ نسبت و سعادت حاصل ہوئی ۔ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم بلا شبہ آیت من آیات اللہ تھے ۔ہمارے رسول پاک ﷺ کی شانِ رحمت کے مظہر تھے ۔وہ ''قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں کی جیتی جاگتی تصویر تھے ۔'' یہ حضرت قطبِ مدینہ، شیخ العرب والعجم ،خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان تھا، وہ یہ بھی فرماتے تھے کہ'' کسی نے سچا عاشقِ رسول دیکھنا ہوتو مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کو دیکھ لے ۔'' ہمارے حضرت پر ان کے مشائخ اور اساتذہ کو بھی ناز تھا ۔وہ اہلِ حق کا اعتبار و افتخار تھے ،ہر بارگاہ اور خانقاہ میں محبوب و محترم تھے ۔بظاہر انہوں نے مختصر عمر پائی مگر اللہ تعالیٰ جل شانہ نے انہیں اتنا نوازا تھا کہ انہوں نے کم وقت میں صدیوں کے کام تن تنہا کیے جو تمام اہلِ سنّت کے لیے باعثِ فخر ہیں ۔ وہ اقلیمِ خطابت کے تاج دار تھے ۔ان کی مثالی خطابت کی آج بھی سمتوں میں دھوم ہے ۔ان کی تصانیف سے آج بھی لاکھوں مستفید ہورہے ہیں ۔الیکٹرانک میڈیا کے بغیر ان کی شہرت و مقبولیت مثالی رہی ۔ دینِ متین اور مسلکِ حق اہلِ سنّت وجماعت کے لیے ان کی اعلیٰ خدمات کا سبھی کو اعتراف ہے ۔حبِّ آل و اصحابِ نبوی اور اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم کے حوالے سے ان کی مثال دی جاتی ہے ۔صحیح العقیدہ لوگوں کے عقائد میں پختگی اور کروڑوں افراد کے عقائد و اعمال کی اصلاح ان کے ذریعے ہوئی ۔وہ عمر بھر نیکیاں کرتے اور نیکیاں پھیلاتے رہے ۔دین و مسلک کے باب میں وہ نڈر، ان تھک اور سربکف مجاہد تھے ۔راہِ حق میں انہوں نے بہت مصائب و تکالیف برداشت کیں ،ان پر تین مرتبہ قاتلانہ حملے ہوئے لیکن ان کے عزم و استقلال کو کوئی متزلزل نہ کرسکا ۔انہیں اپنے محبوبِ کریم ،رسولِ پاک ﷺ کی بارگاہ سے مقبولیت کا مژدہ ملا ۔وہ حق کا عنوان اور اہلِ حق کی پہچان قرار پائے ۔کثیر الجہات ان کے کارہائے نمایاں اور کثیر الصفات ان کی ذات کے تذکار کی ایک تفصیل ہے جس کا ہم ابھی تک احاطہ بھی نہیں کرپائے ۔وہ عزیمت و استقامت کے ناقابلِ تسخیر پیکر ثابت ہوئے ۔صدقاتِ جاریہ کے انہوں نے اتنے کام کیے کہ ان پر رشک ہوتا ہے ۔ان شاء اللہ ان کی یادیں اور یادگاریں ناقابلِ فراموش رہیں گی ۔63 برس پہلے (1956ء میں )ان کی قائم کی ہوئی جماعتِ اہلِ سنّت آج دنیا بھر میں اہلِ حق کی مرکزی تنظیم ہے ۔وہ تنہا اس جماعت کے بانی اور امیرِ اول تھے ۔قومی اسمبلی اور وفاقی مجلسِ شوریٰ کے رکن کی حیثیت سے اسلامی قوانین ،بالخصوص ناموسِ رسالت کے تحفظ کے قانون کے لیے ان کے مساعی جمیلہ و جلیلہ سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی ۔وہ سچے پکے، مخلص مسلمان اور محبِّ وطن تھے ۔ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کی حیاتِ ظاہری مسلسل اور ان تھک جدوجہد سے عبارت ہے ۔وہ کام کے دھنی تھے ۔وہ دوسروں کے لیے عزم و عمل کی مثال تھے ۔ 36 برس گزر گئے ،ہم سے اب تک ان کے شایانِ شان کوئی کام نہ ہوسکا ۔ہم ایک بار پھر یہ اعتراف کرتے ہیں کہ ہم کچھ بھی نہ کرسکے ۔گزشتہ برس سے اب تک جو احوال رہے ،اس میں کوئی تصور نہ تھا کہ ہم یہ مجلّہ ترتیب دے سکیں گے مگر ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے فرزند جمیل و جلیل خطیبِ ملت ،ترجمانِ اہلِ سنّت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی ہمارے حوصلے بڑھاتے ہیں ،اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اپنے گرامی قدر والدِ محترم علیہ الرحمہ کے نام کو روشن اور ان کے کام کو سنبھالنے بلکہ بڑھانے میں انہوں نے جو کردار ادا کیا ہے



وہ لائقِ تحسین ہے ۔وہ ہم سب کے لیے ایک مثال ہیں ،محنت و مشقت کی مثال ،اپنی جسمانی صحت و آرام کی پرواہ کیے بغیر وہ جس قدر کام کرتے ہیں ،اس پر یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کے صدقے ان کی ہمت جوان رکھے اور انہیں اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازے اور ان کی حفاظت فرمائے ۔تعمیر و تنصیب ،تحریر و تحقیق ،تصنیف و تالیف ہی کیا کم ہیں ،اس پر مستزاد کٹھن اور طویل سفر اور زائرین و مصاحبین کی دل جوئی اور دادرسی انہیں ہلکان کیے رکھتی ہے ۔بلا شبہ ان پر یہ کرمِ الٰہی اور رحمتِ شفیع ہے کہ وہ ہمہ دم سرگرم رہتے ہیں اور مسلکِ حق کے سچے مجاہد ہیں ۔اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ان پر رہیں اور وہ مخلوقِ خدا کو نفعِ کثیر پہنچاتے رہیں ۔آمین

☆ کتابی سلسلہ الخطیب ،سالانہ عرس کے یادگاری مجلّے کے ''دست بستہ'' کے مشمولات کو بہت زیادہ سراہا جاتا ہے ،کچھ احباب نے اس عنوان کے تحت بیش تر مشمولات کو سدا بہار قرار دیا اور زیادہ پسند کیے جانے والے مندرجات علیحدہ کتاب میں محفوظ کرنے کا مشورہ بھی دیا ۔ہمیں خوشی ہوئی کہ ہماری محنت بارآور ہوتی ہے ۔ہمارے دیکھنے میں آیا ہے کہ متعدد علماو مشائخ اور احباب ہمارے حضرت قبلۂ عالم خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے بارے میں اپنے مشاہدات و تاثرات حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے ملاقات میں بہت عقیدت و محبت سے بیان کرتے ہیں ،کیا ہی اچھا ہو کہ وہ سب اپنی یادداشت قلم بند کردیں ۔اس طرح نہ صرف یہ کہ وہ تمام لوگوں تک منتقل ہوں گے بلکہ حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے کارہائے نمایاں اور ان کی مثالی خدمات کے تذکار محفوظ ہوں گے ۔ہمیں امید ہے کہ ہماری اس گزارش پر وہ سب ضرور توجہ فرمائیں گے ۔

☆ اس مجلّے کی اشاعت ہر سال ہم اہلِ محبت و عقیدت سے رابطے اور سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منانے کی ترغیب کے لیے کرتے ہیں ،زیادہ سے زیادہ ایصالِ ثواب ہی ہماری کوشش ہے ۔الحمد للہ ہمیں اس میں کامیابی ہوئی ہے ۔پاکستان بھر اور چالیس سے زیادہ ممالک میں اہلِ سنّت کی مساجد ،مدارس ،اداروں ،خانقاہوں اور گھروں میں احباب قرآن خوانی اور اجتماعی فاتحہ خوانی کرکے ایصالِ ثواب کرتے ہیں ۔ٹیلے فون ،ای میل ،ایس ایم ایس ،فیس بک ،وٹس ایپ وغیرہ کے ذریعے ہم تک متعدد افراد کی طرف سے تفصیل بھی پہنچتی ہے ۔جنوبی افریقا میں حضرت الحاج پیر محمد قاسم اشرفی ،الحاج ابراہیم اسمال قادری ،حضرت مولانا مفتی محمد اکبر ہزاروی اور مولانا حافظ محمد اسمٰعیل ہزاروی اور امریکا میں الحاج محمد پرویز اشرف اور سید شمیم نے اخبارات میں سالانہ یومِ خطیبِ اعظم کے اشتہارات بھی شائع کیے ۔انڈیا میں حضرت مولانا محبوب عالم رضوی اور حضرت مولانا لیاقت رضا متعدد شہروں میں عرس شریف کی تقریبات منعقد کرواتے ہیں ۔برمنگھم برطانیا سے حضرت الحاج پیر سید منور حسین شاہ جماعتی نے فون پر بتایا کہ ہر سال وہ خانقاہ میں قرآن خوانی کا اہتمام فرماتے ہیں ۔برمنگھم میں حضرت مولانا محمد بوستان القادری بھی ہر سال اپنی عقیدت و محبت کا بھرپور اظہار کرتے تھے اور منعقدہ تقریبات کی خبروں پر مشتمل اخباری تراشے بھی ہمیں بھجواتے تھے ۔

بنگلا دیش سے حضرت مولانا سید ابوالبیان ہاشمی بھی فون کر کے تفصیلات بتاتے ہیں۔ امریکا سے سید منور حسین شاہ بخاری، صاحب زادہ ڈاکٹر عثمان علی صدیقی، الحاج محمد پرویز اشرف، صاحب زادہ معین الدین، مولانا مقصود احمد قادری، محمد الیاس حسین، سید محمد اسلام شاہ، مولانا قاری محمد یونس، الحاج چوہدری عبدالحمید، جناب صابر علی حقانی، ڈاکٹر ضیاء الحق ضیاء، الحاج غلام فاروق رحمانی اور محمد شفیق مہر کی کاوشیں بھی اس حوالے سے قابل قدر ہیں۔ آس ٹریلیا سے محمد نسیم بھی ای میل میں تفصیل بھیجتے ہیں۔

☆ گزشتہ برس مرکزی عرس شریف کی تقریب میں اہلِ محبت وعقیدت کی طرف سے پیش کیے جانے والے ایصال ثواب میں جناب شیخ عمر علی (لاہور)، الحاج صوفی سردار محمد (اوکاڑا)، الحاج شیخ محمد اشرف و رفقاء (پیر محل)، مرکز فیضانِ مدینہ، دعوتِ اسلامی (کراچی)، الحاج محمد انور عرف اوکاڑوی (کراچی)، مولانا قاری گل جہاں صدیقی (کراچی)، مولانا قاری غلام عباس نقش بندی مع فرزندان (نوشہرہ ورکاں)، حافظ محمد ناصر (کراچی)، شیخ نیک محمد (شرق پور شریف)، برکاتی فاؤنڈیشن کے حاجی محمد عارف برکاتی (کراچی)، پیر محمد راشد ایوب قریشی (کراچی)، مولانا قاری محمد حفیظ (لاہور)، حافظ محمد شفیق نورانی (ملتان) متعدد خواتین اور متعدد احباب نے خاصی تعداد میں ختمات قرآن کا ہدیہ پیش کیا اور دُرود شریف کا سب سے زیادہ ہدیہ مجلس خواتین گلِ زارِ حبیب کی طرف سے تھا۔ 35 ویں سالانہ عرس مبارک کی وہ رُوداد جو پاک و ہند کے متعدد نمایاں اخبارات وجرائد اور رسائل میں شائع ہوئی، وہ ہم یہاں پھر درج کر رہے ہیں، ملاحظہ ہو:

''جماعتِ اہلِ سنت کے بانی خطیبِ اعظم حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا 35 واں سالانہ دو روزہ مرکزی عرس مبارک جامع مسجد گلِ زارِ حبیب، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں حسبِ سابق ماہِ رجب کی تیسری جمعرات وجمعہ بمطابق 05 اور 06 اپریل 2018ء کو مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) اور گلِ زارِ حبیب ٹرسٹ کے زیر اہتمام والہانہ عقیدت واحترام سے منایا گیا۔ اس موقع پر کتابی سلسلہ ''الخطیب'' کا سالانہ یادگاری مجلّہ شائع ہُوا۔ ملک اور بیرونِ ملک سے علماء ومشائخ اور عقیدت مند حضرات وخواتین کی بڑی تعداد نے عرس مبارک کی تقریبات میں شرکت کی۔ متعدد خانقاہوں، درس گاہوں، سُنّی تنظیموں اور حلقوں کی طرف سے حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے مرقدِ اقدس پر چادر پوشی وگل پاشی کی گئی۔ حضرت سیدنا داتا گنج بخش اور حضرت شیرِ ربّانی شرق پوری رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات سے بھیجی گئی خصوصی چادروں کو علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے علما ومشائخ اور عقیدت مندوں کے ہمراہ اپنے والدین کریمین علیہما الرحمہ کے مرقد مبارک پر چڑھا کر عرس مبارک کی تقریبات کا آغاز کیا۔ چادر پوشی کے وقت نعت شریف، ذکرِ اسمِ الٰہی اور صلوٰۃ وسلام کا وِرد کیا گیا۔ (علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے اعلان کے مطابق تمام اہلِ عقیدت نے مزار شریف پر کپڑوں کی زیادہ چادریں چڑھانے کی بجائے حضرت خطیبِ اعظم کے ایصالِ ثواب کے لیے متعدد مستحق افراد کو پوشاکیں تقسیم کیں)۔ مفتی اعظم افریقا مولانا محمد اکبر ہزاروی، خطیبِ اہلِ سنت پیر بیرسٹر سید وسیم الحسن شاہ نقوی حافظ آبادی، مولانا سید عظمت علی شاہ ہمدانی،



حاجی محمد حنیف طیب، مولانا غلام یاسین گولڑوی، پیر سید عارف شاہ اویسی، پروفیسر مولانا عطاء الرحمٰن، مولانا محمد شاہدین اشرفی، مولانا لیاقت حسین اظہری، الحاج سید رفیق شاہ، صاحب زادہ پیر فرحت حسن خان نوری اور دیگر کے علاوہ خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنے خطبات میں کہا کہ حضرت خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑویؒ اپنے عہد کی مثالی شخصیت تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سی خوبیوں سے ممتاز کیا تھا۔ کثیر الجہات ان کی خدمات اور کثیر الصفات ان کی شخصیت کا سبھی کو اعتراف ہے، ان کے قلب ولسان میں کمال ہم آہنگی تھی، وہ عزیمت وجرأت، صدق واخلاص اور محبت وعقیدت کے مثالی پیکر تھے وہ اہلِ سنت کا اعتبار وافتخار تھے، اصاغر پر شفقت وعنایت اور اکابر کے احترام واکرام کے حوالے سے آج بھی ان کی مثال دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دین اور اللہ تعالیٰ کے حبیب پاک ﷺ اور صحابہ و اہلِ بیت کی محبت پھیلانے میں ان کی خدمات ناقابل فراموش رہیں گی۔ عشقِ رسول اور حبِ اہلِ بیت کے لیے تو وہ منتخب ہوئے تھے۔ انہوں نے عقائد واعمال کی اصلاح اور ملت کی تعلیم وتربیت کے لیے کارہائے نمایاں انجام دیے اور راہِ حق میں شدید مصائب وآلام برداشت کیے لیکن حق وصداقت پر مضبوط چٹان سے زیادہ استقامت کا مظاہرہ کیا اور جواں مردی سے ہر باطل کا مقابلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حسنِ ظاہری اور حسنِ باطنی سے نوازا تھا انہوں نے جس طرح مسلک وملت کی خدمت کی وہ ہر کسی کا حصہ نہیں بلاشبہ وہ بارگاہِ رسول میں مقبول تھے۔ انہوں نے ہر منافقت اور باطل کا پردہ چاک کر کے حق کا اجالا کیا، عقیدہ وعقیدت کو انہوں نے تجارت نہیں عبادت کے طور پر اپنایا اور پھیلایا۔ انہیں ہر سطح پہ محبوب ومحترم ہونے کا اعزاز ملا۔ حق گوئی وبے باکی میں وہ اپنی مثال آپ اور میر کارواں تھے۔ انہوں نے بغیر میڈیا اور وسائل کے ان تھک محنت کی اور وہ محبت ومقبولیت انہیں حاصل ہوئی جو قابل رشک ہے۔ ان کی شاہ کار تصنیف ذکرِ جمیل ملت پر ان کا احسان ہے۔ ان کی شہرت ومقبولیت آج بھی مثالی ہے اور یہ ان کی سچی اور اچھی شخصیت ہی کا فیضان ہے کہ انہیں علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی جیسا فرزند ملا جو آج سمتوں میں اہلِ سنت کے غیر متنازع اور پسندیدہ قابل فخر رہنما ہیں۔ دنیا بھر سے اہلِ عقیدت انٹرنیٹ کے ذریعے عرس شریف کی تقریبات سے وابستہ رہے۔ مجلسِ خواتین گلِ زارِ حبیب کی طرف سے آخر میں پھولوں کی چادریں چڑھائی گئیں۔ اجمیر شریف میں سجادہ نشین سید محمد سرور چشتی نے درگاہ خواجہ غریب نواز میں حضرت خطیبِ اعظم ایصالِ ثواب کے لیے خصوصی فاتحہ خوانی کروائی۔

اجتماع میں ایصالِ ثواب کرتے ہوئے دو لاکھ انتالیس ہزار نو سو تریسٹھ (2,39,963) قرآنِ کریم ☆ بیالیس لاکھ پینسٹھ ہزار چار سو تہتر (42,65,473) قرآنی سورتیں ☆ دس لاکھ انتالیس ہزار پانچ سو آٹھ (10,39,508) قرآنی آیات ☆ ننانوے کروڑ اکہتر لاکھ چوراسی ہزار دو سو چھیانوے (99,71,84,296) دُرود شریف ☆ بہتر لاکھ ستاسی ہزار پانچ سو اٹھارہ (72,87,518) کلمہ طیبہ ☆ ایک کروڑ ترپن لاکھ چورانوے ہزار ایک سو اکہتر (1,53,94,171) اسمائے حسنیٰ، پندرہ لاکھ اکتالیس ہزار دو سو تریسٹھ (15,41,267) استغفار، بیس کروڑ بیس لاکھ انتالیس ہزار سات سو چوہتر (20,20,39,774) متفرق کلمات وتسبیحات اور مختلف متعدد اَوراد و

اذکار کے ورد، ان گنت طواف، عمرے، ان گنت نوافل، محافل اور نیکیوں کا ہدیہ پیش کیا گیا۔ عقیدت مندوں نے ایصالِ ثواب کے لیے مکہ مکرمہ میں عمرہ وطواف کیے اور روضہ رسول (ﷺ) پر بھی فاتحہ خوانی کی۔ ایصالِ ثواب میں مجلسِ خواتین گلزارِ حبیب کا حصہ نمایاں تھا۔ اختتامی دعا علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے کی۔ جمعہ 06 اپریل 2018ء کو دنیا بھر کے 45 ممالک میں عقیدت واحترام سے مساجد ومراکزِ اہلِ سنت میں سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منایا گیا اور اجتماعی طور پر ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی ہوئی۔

مرکزی عرس شریف کی تقریبات میں مولانا عاشق حسین سعیدی، مولانا شیر محمد چشتی، الحاج غلام حیدر، مولانا محمد شفیق نورانی، مولانا نوید عباسی، صاحب زادہ ازہر شاہ ہمدانی، مولانا محمد شریف نقش بندی، الحاج توفیق قائم خانی، سید محمد جنید شاہ، الحاج محمد نعیم نقش بندی، صاحب زادہ ڈاکٹر محمد سبحانی اوکاڑوی، صاحب زادہ حامد ربانی اوکاڑوی، الحاج جاوید اقبال، سید عادل شاہ اسحاق، مولانا محمد ایوب الرحمٰن اوکاڑوی، مولانا حامد رضا مہروی، امیر بیگ معصوم، سید سمیع اللہ حسینی، سید اسلم غزالی، الحاج رفیق سلیمان، غلام حسین مغل، مولانا اختر علی پوری، شیخ محمد شکیل اوکاڑوی، الحاج افتخار قائم خانی، الحاج رفیق سلیمان، نبیل قادری، الحاج جاوید اقبال، الحاج محمد نعیم نقش بندی، حاجی جاوید معرفانی، مولانا محمد رفیع اللہ قریشی قادری، شیخ محمد آفتاب، لاہور سے مرزا محمد ارشاد مغل، ملتان سے شیخ محبوب الٰہی اور ان کے فرزند، گوجراں والا سے محمد خلیل مغل، جنوبی افریقا سے الحاج ہاشم منصور، احمد ہاشم منصور، جاپان سے الحاج انعام الحق، امریکا سے الحاج مختار احمد رمضان، اقبال احمد، محمد نبیل رضا، سلیم لاکھانی، پیر محمد شفیع، سید ریحان علی چشتی، سید عمیر شاہ، الحاج حنیف ہارون دھوراجی، عدیل نورانی بن ہاشم، غلام حسین، بزمِ فیضانِ وارثیہ کے الحاج سید عبدالماجد وارثی مع احباب، انجمن مجاہدین مصطفیٰ کے محمد اکبر نقش بندی، وقاص مصطفیٰ اور متعدد معززین نے خصوصی شرکت کی۔ انجمن طلباء اسلام اور بزمِ فیضانِ وارثیہ نے اپنے مراکز میں عرس شریف کی تقریبات منعقد کیں۔ اخبارات وجرائد نے سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم کے موقع پر خصوصی مضامین شائع کیے اور ٹیلے وژن چینلز نے خصوصی پروگرام پیش کیے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حضرت خطیبِ اعظم کا 36 واں سالانہ عرس مبارک ماہِ رجب کی تیسری جمعرات و جمعہ 28-29 مارچ 2019ء کو منایا جائے گا۔ (رپورٹ جمید اللہ قادری، حیدر علی قادری)''

☆ 33 ویں سالانہ عرس مبارک میں خطیب الاسلام حضرت مولانا پیر سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی علیہ الرحمہ کے فرزند صاحب زادہ پیر بیرسٹر سید وسیم الحسن شاہ نقوی پہلی مرتبہ مدعو کیے گئے اور سامعین نے انہیں بہت سراہا اور پسند کیا۔ اس کے بعد سے انہیں مسلسل مدعو کیا گیا۔ عرس شریف کی تقریبات میں ملک و بیرونِ ملک سے عقیدت مندوں نے بھرپور شرکت کی اور دنیا کے 43 ملکوں میں اور ملک کے ہر بڑے چھوٹے شہر میں ایصالِ ثواب کے لیے سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منایا گیا۔ جناب ڈاکٹر عامر لیاقت حسین نے اپنے مشہور پروگرام ''ایسے نہیں چلے گا'' میں حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کیا اور والہانہ انداز میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ 92 ٹی وی چینل نے بھی صبحِ نور پروگرام میں خصوصی طور پر خراجِ عقیدت پیش کیا۔



روزنامہ جنگ کراچی، لاہور، لندن، روزنامہ نوائے وقت کراچی، لاہور، ماہنامہ عقیدت (حیدرآباد)، ہفت روزہ ارضِ پاک (حیدرآباد) اور ہفت روزہ کاروانِ وطن (حیدرآباد) اور متعدد جرائد نے خصوصی مضامین اور سالانہ یومِ خطیبِ اعظم کے اشتہار شائع کیے۔

☆ دنیا بھر کے متعدد ممالک کی مساجد اہلِ سنت اور مراکز میں علماو مشائخ، اساتذہ وطلبا، مختلف تنظیموں کے سربراہان وکارکنان اور عقیدت مندوں نے 06 اپریل 2018ء کو 35 واں سالانہ عالمی یومِ خطیبِ اعظم منانے کا اہتمام کیا۔ پشاور میں الحاج سید اسد علی شاہ بخاری اور حلقہ ریاض الجنۃ کے وابستگان، اوکاڑا میں حضرت مولانا محمد اقبال چشتی، حافظ محمد اکرم، صوفی الحاج سردار محمد، ساہی وال میں حکیم شیخ محمد سعید، الحاج شیخ منظور احمد اور ان کے احباب و رفقاء، پتوکی میں شیخ محمد خلیل، ملتان میں حافظ محمد شفیق نورانی، بہاول پور میں جنید رضا قادری، گل ریز قادری، سیال کوٹ میں الحاج خواجہ محمد نعیم اور میاں ارسلان اقبال اور لاہور میں اچھرہ کے مولانا قاری محمد حفیظ، قاری محمد نعیم، نوجوان رہنما جناب محمد نواز کھرل، محافلِ نعت کے حوالے سے ممتاز شخصیت جناب ملک محمد خلیل، شیخ فیصل ظہیر، شیخ عمر علی، جناب میاں احمد، شیخ عقیل احمد، قاری محمد یونس قادری، راول پنڈی اور اس کے قرب وجوار میں جناب مولانا قاری مظہر عباس اور ان کے رفقاء نے متعدد مقامات پر سالانہ یومِ خطیبِ اعظم منا کر ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا۔ کراچی شہر میں بزمِ فیضانِ وارثیہ کے جناب سید عبدالماجد وارثی نے اپنی عقیدت کا نمایاں اظہار کیا۔ سحر فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام بھی سالانہ یومِ خطیبِ اعظم منایا گیا اور خصوصی پروگرام منعقد ہوا جس میں وائس چیئرمین جناب سید رفیق شاہ اور دیگر نے خطاب کیا، اس پروگرام کی اخبارات میں نمایاں خبریں شائع ہوئیں۔ برطانیا میں پیر زادہ مصباح المالک لقمانوی، الحاج مفتی محبوب الرحمٰن، مولانا قاری حفیظ الرحمٰن چشتی، الحاج محمد عرفان نقش بندی، بھارت میں تحریکِ فکرِ رضا کے جناب محمد زبیر قادری، مولانا غلام مصطفیٰ رضوی، شیخ فرید نثار، حیدرآباد دکن میں محمد مصطفیٰ اور ان کے وابستگان، حضرت پیر زادہ محمد عبدالباقی اشرفی اور ان کے وابستگان، حضرت مولانا لیاقت رضا اور مولانا محبوب عالم اور ان کے مریدین، بنگلا دیش میں رضا اسلامک اکاڈمی کے مولانا محمد بدیع العالم رضوی، مولانا محمد عبداللہ، احسن العلوم جامعہ غوثیہ چاٹ گام کے مولانا سید ابوالبیان ہاشمی، مولانا محمد عبدالمنان، آس ٹریلیا میں مولانا افتخار ہزاروی، راجا عبدالحمید، محمد نسیم خاں، مولانا محمد نواز اشرفی، ماریشس میں سنی رضوی سوسائٹی کے ارکان، مولانا مقبول احمد اشرفی، خطیبہ مولانا سیدہ عاکفہ رضوی، زمبابوے میں الحاج منصور رضا قادری، ڈربن جنوبی افریقا میں مولانا محمد بابا شفیعی قادری، الحاج احمد رشید، الحاج ابراہیم اسمال قادری، تنویر ہاشم منصور، رضا اکادمی کے ارکان، مولانا آفتاب قاسم، کیپ ٹاؤن میں حضرت الحاج پیر محمد قاسم ڈالگا و دیگر اشرفی، الحاج محمد اسحٰق اشرفی اور مولانا محمد محسن اشرفی، پری ٹوریا میں دارالعلوم پری ٹوریا کے سربراہ حضرت مولانا مفتی محمد اکبر ہزاروی، مولانا حافظ محمد اسمٰعیل ہزاروی اور ان کے رفقاء، الحاج زاہد ابراہیم کریم، الحاج ابوبکر کریم، جوہانس برگ میں مولانا اسلم سلیمان، الحاج ڈاکٹر عبداللہ منصور، امریکا میں الحاج

اے لئیق بیگ، جناب غلام فاروق رحمانی، صاحب زادہ ڈاکٹر عثمان علی صدیقی، الحاج محمد پرویز اشرف، محمد شفیق مہر، الحاج چودھری عبدالحمید و برادران، سید منور علی شاہ بخاری، محمد الیاس، مولانا مقصود احمد قادری علاوہ ازیں ملاوی، اس پین، ری یونین، متحدہ عرب امارات، کویت وغیرہ سے احباب نے ٹیلیفون، ای میل اور خطوط کے ذریعے ہمیں سالانہ یومِ خطیبِ اعظم (علیہ الرحمہ) منائے جانے کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔ اللّٰہ کریم احباب کی ان کاوشوں کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے، آمین

☆ سالانہ عرس مبارک پر ''کتابی سلسلہ الخطیب'' کا یہ یادگاری مجلّہ عرس شریف سے تقریباً ڈیڑھ دو ماہ قبل شائع ہوتا ہے کیوں کہ پچاس سے زیادہ ممالک میں لوگوں تک پہنچانا ہوتا ہے۔ اس کے لیے ہم بہت سی رقم ڈاک پر خرچ کرتے ہیں۔ ہمیں اس لمحے بہت افسوس ہوتا ہے جب کچھ لوگوں کو بھیجے گئے مجلّے صرف اس لیے واپس آجاتے ہیں کہ ان کے پوسٹل ایڈریس (پتے) تبدیل ہوگئے اور انہوں نے ہمیں نئے پتے نہیں بھجوائے۔ وہ تمام لوگ جنہیں ہر سال مجلّہ پہنچتا رہا ہے اگر ان کا پتا بدل گیا ہے تو وہ ہمیں نئے پتے سے ضرور آگاہ فرمائیں۔

☆ ہمارے پیشِ نظر سابق حکمران ٹولے کا ختمِ نبوت کے قانون پر ڈاکا اور پھر ملک میں ناموسِ رسالت کے خلاف اقدام کا عنوان سب سے اہم تھا جس پر تفصیلی اظہارِ خیال کرنا چاہتے تھے۔ حالاں کہ گزشتہ شمارے میں بھی ہم کچھ عرض کر چکے ہیں۔ دوسری اہم بات یہ کہ قادیانی غیر مسلم گروہ کی سازشیں اس وطنِ عزیز میں جس شدومد سے جاری ہیں وہ کوئی سر بستہ راز نہیں۔ ''لبرل'' کہلانے والے جانے کون لوگ ہیں کہ انہیں اسلام کے مخالفوں اور نبی کے دشمنوں ہی سے کوئی ''خاص پیار'' ہے۔ وہ ایسے ہی لوگوں سے ''ہم دردی'' دکھانا اپنا ''فرضِ اولین'' سمجھتے ہیں۔ ان لبرل کہلانے والوں سے کوئی پوچھے کہ پڑوسی ملک بھارت میں ''گائے'' ایک جانور کی وجہ سے مسلمانوں سے جو بدترین سلوک ہو رہا ہے کیا وہ انہیں نظر نہیں آتا؟ سیکولر کہلانے والے اس بھارت کی اسلام اور مسلم دشمنی کیا کوئی ڈھکی چھپی بات ہے؟ نہتے مسلمانوں سے روہن گیا میں ہونے والے مظالم کیا غیر معمولی نہیں تھے؟ امریکا میں 700 پادری جنسی جرائم میں ملوث پائے گئے۔ لبرلز اس خبر پر کیوں گم سم رہے۔ دنیا بھر میں مسلمان مرد و عورت اور اسلامی شعائر کے لیے طرح طرح کی پابندیاں لگائی جارہی ہیں، یمن، فلسطین، شام، عراق، کشمیر میں کیا کیا ستم نہیں ڈھائے جارہے۔ موم بتی مافیا کیوں خاموش ہے؟ جوتوں کے تلووں، جرابوں، واش روم کے پردوں اور ٹائلٹ رولز پر اللّٰہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم ﷺ کے نام پرنٹ کیے جانے پر یہ لبرل کیوں واویلا نہیں کرتے؟ لبرل ہونا شاید اسلام مخالف اور ناموسِ رسالت سے دشمنی ہی ہے ورنہ ان لبرلز کا کردار مسلمانوں کے سوا ''غیروں'' کے لیے بھی نظر آتا۔ لبرلز کو قادیانی احمدی مرزائی غیر مسلموں کے حوالے سے ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اسلامی عقائد قرآن و حدیث سے بنتے ہیں اور ان میں تبدیلی کی کسی طرح بھی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہمارے پیارے رسولِ اکرم، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین حضرت سیدنا محمد بن عبداللّٰہ بن عبدالمطلب ﷺ بلاشبہ اللّٰہ تعالیٰ



کے آخری نبی ہیں۔ پوری دنیا تمام تر طاقت سے بھی اس قطعی یقینی اسلامی عقیدے کو بدل نہیں سکتی اور اس عقیدۂ ختمِ نبوت کا منکر کسی طور بھی مسلمان نہیں مانا جاسکتا۔ وہ تمام لوگ جو حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کسی شخص کو کسی طرح کا بھی نبی مانتے ہیں وہ ہرگز مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ مرزائی احمد قادیانی لوگوں نے ''نبی'' ہی بدل لیا پھر وہ کیوں مسلمان کہلانا چاہتے ہیں؟ دنیا بھر میں جو شخص کسی بھی ملک کی پارلی مینٹ کا رکن نہیں ہو اور خود کو اس پارلی مینٹ کا رکن کہے تو اس ملک کا قانون اس شخص سے رعایت نہیں کرے گا، اسے جعل ساز، دھوکے باز، فراڈیا قرار دے کر اسے سزا دے گا، ۔ دنیا بھر میں عیسائی خود کو عیسائی ہی کہتے ہیں اور جو عیسائی نہ ہو اسے عیسائی نہیں مانتے۔ اسی طرح یہودی خود کو یہودی ہی کہتے ہیں، اپنی شناخت کچھ اور نہیں چاہتے۔ حالاں کہ عیسائی اور یہودی دونوں ہی اللّٰہ تعالیٰ کے نبیوں کو (اپنے اپنے عقیدے کے مطابق) ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں پھر بھی خود کو عیسائی یا یہودی کے علاوہ کچھ اور نہیں کہلاتے، عیسائیوں اور یہودیوں کو تمام مسلمان بھی عیسائی اور یہودی ہی کہتے مانتے ہیں اور اس بات پر کوئی جھگڑا نہیں ہوتا۔ مرزائی احمدی قادیانی لوگوں کو بھی خود کو صرف مرزائی احمدی قادیانی ہی کہلانا چاہیے، وہ مسلمان نہ ہو کر خود کو مسلمان کیوں کہلانا چاہتے ہیں؟ دینِ اسلام اور پاکستان کے آئین و قانون کے مطابق مرزائی احمدی قادیانی بلاشبہ مسلمان نہیں ہیں تو وہ خود کو مسلمان کہلانے کی خواہش نہ کریں، وہ خود کو مرزائی احمدی قادیانی غیر مسلم تسلیم کریں۔ ورنہ جھگڑا ختم نہیں ہوگا۔ بحیثیت غیر مسلم انہیں ان کے حقوق حاصل رہیں گے۔ جس طرح دیگر غیر مسلموں کو حاصل ہیں۔ قادیانی، احمدی، مرزائی، لاہوری، اور دیندار انجمن والے جب اپنے قادیانی ہونے پر مطمئن ہیں تو قادیانی احمدی مرزائی ہی کہلائیں، ان کا خود کا مسلمان کہلانے کا خواب کبھی پورا نہیں ہوسکتا اور کوئی مسلمان ان کو کبھی بھی مسلمان نہیں مان سکتا۔ اللّٰہ تعالیٰ جل شانہ وطنِ عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کو ہر طرح کے فتنوں سے بچائے۔ آمین

☆ کہا جاتا ہے کہ مولانا خادم حسین رضوی کے پہلے دھرنے کو ''تائید'' حاصل تھی کیوں کہ سابق حکمران کی حکومت ختم کرنی تھی اور دوسرے دھرنے کو موجودہ حکومت بچانے کی خاطر وہ تائید نہیں ملی اس لیے انہیں تحویل میں لے لیا گیا۔ مولانا خادم حسین رضوی کے لب و لہجے اور طرز و طریق سے ہزار اختلاف کے باوجود، تحفظِ عقیدۂ ختمِ نبوت اور تحفظِ ناموسِ رسالت کی صدا بلند کرنے اور اسے عالمی سطح تک اجاگر کرنے میں ان کے کردار کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ ان کے دوسرے دھرنے کے بعد اہلِ سنت اہلِ حق کو متنازع یا مشکوک بنانے کی جو ہَوا بنائی گئی ہے وہ کسی طرح بھی روا نہیں، جو غلط ہے ہم اسے صحیح نہیں کہتے مگر ''ذمہ داروں'' کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ اہلِ حق اہلِ سنت دین اور وطنِ عزیز کے سچے وفادار اور محب ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ کے پیارے اور آخری نبی ﷺ سے ان کی والہانہ محبت ان کے ایمان کا بنیادی تقاضا ہے، یہ محبت ایمان کی جان ہے اور اس کا اظہار بھی ضروری ہے۔ اسے کوئی نامناسب یا منفی رویہ نہ سمجھا جائے۔ شدت پسندی ان کی خو خصلت نہیں۔ ان کی حب الوطنی پر کوئی شبہ کرنا سنگین غلطی ہوگی۔

☆ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ پاکستان کا قیام ہی دینِ اسلام کے عملی نفاذ اور دو قومی نظریے

پرعمل میں آیا۔ مسلمانوں کی خوش حالی کے لیے یہ آزاد مملکت بیش بہا قربانیاں دے کر حاصل کی گئی۔ حکمران بھی برملا تسلیم کرتے ہیں کہ ریاستِ مدینہ منورہ کے بعد ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' ہی وہ مملکت ہے جو دینِ اسلام کے نام پر بنائی گئی۔ جب یہ طے ہے کہ یہاں سپریم لاء ''قرآن وسنت'' ہے اور اسلام کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جاسکتا تو پھر یہاں اسلام کے خلاف قول وعمل کیوں روا جانا جاتا ہے؟ سیکولر اسٹیٹ بنانے کی باتیں کیوں ہوتی ہیں؟ قرآن وسنت کے خلاف اور متضاد افعال واقوال ہی کو ''سافٹ امیج'' کیوں کہا جاتا ہے؟ وطنِ عزیز اسلام کے نام پر بنا ہے تو اس کی شناخت بدلنے کی کوئی بات کیسے برداشت کی جائے؟ جوہری توانائی رکھنے والے اس ملک کے حکمران ''غیروں'' سے کیوں مرعوب ہیں؟ کیا یہ ذہنی غلامی نہیں؟ امریکی صدر کہتے ہیں کہ پاکستان میں مذہبی آزادی نہیں۔ ان کی یہ بات اگر ''قادیانیوں'' کے حوالے سے ہے تو وہ بتائیں کہ کیا قادیانی یہاں کاروبار نہیں کرتے؟ جائداد نہیں بناتے؟ کون سی آزادی انہیں حاصل نہیں ہے؟ پاکستان کے آئین میں بھی وہ غیر مسلم ہیں تو وہ آئین تسلیم نہ کرنے کے مجرم کیوں نہ قرار دیئے جائیں؟ ہاں، یہاں پابندی ہے تو اصلی سچے مسلمانوں پر ہے کہ انہیں طرح طرح سے پابند کیا جارہا ہے، غیر مسلموں کے لیے تو یہاں ''سبھی ادارے'' زبردست حمایتی ہوجاتے ہیں۔ سندھ حکومت اعلان کررہی ہے کہ عید میلادالنبی (ﷺ) کی تعطیل تعلیمی اداروں میں نہیں ہوگی بلکہ اس دن کی اہمیت کے لیے پروگرام ہوں گے۔ یہی ''وجہ'' یوم عاشورا (دس محرم) کے لیے بیان کرکے اس دن کی تعطیل کیوں ختم نہیں کی گئی؟ ''ذمہ داروں'' کو معلوم ہے کہ عید میلادالنبی (ﷺ) کے دن میں جگہ جگہ جلوس جلسے ہوتے ہیں، ٹریفک کے لیے کئی راستے بند ہوتے ہیں، فون سروس تک بند کردی جاتی ہے، اس دن بچوں کی تعطیل منسوخ کرکے جانے کتنے مسائل کھڑے کیے جائیں گے؟ جہاں گیارہ سو سینما ہال بنانے اور بھارتی واہیات فلمیں چلانے کی باتیں حکمران کریں جانے وہ کون سی ''ریاستِ مدینہ'' کی آواز لگاتے ہیں؟ قیامِ پاکستان سے اب تک اس ملک میں ''دینِ اسلام'' کو کوئی قابلِ ذکر اہمیت دی ہی نہیں گئی، یہاں تو دینی احکام واقدار کے لیے مطالبے کرنے پڑتے ہیں اور وہ بھی نہیں سنے جاتے۔ یہاں تو ''سود'' کے لیے گنجائش نکالنے کی باتیں بڑی دلیری سے کی جاتی ہیں۔ غیروں کی خوشی کے لیے کیا کیا نہیں کیا جاتا؟ یہاں ''ڈونگی راجا'' کی ترغیب پر قدغن نہیں لیکن ناموسِ رسالت کے تحفظ کی صدا ''جرم'' بنادی جاتی ہے۔ ریاستِ مدینہ کی پیروی کی بات کرنے والوں کو سوچنا ہوگا کہ ان کا قول وفعل متضاد کیوں ہے! وہ یہ یاد رکھیں کہ اہلِ ایمان کی ایمانی غیرت کے تقاضوں کی تکمیل کے سامنے وہ بے بس ہوں گے۔ دین میں دخل دینے سے کوئی کامیابی یا سرفرازی نہیں ملتی۔ جسے خوفِ خدا نہیں وہ ہرگز دانا نہیں۔

☆ یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ اہلِ تشیع پہلے سال بھر میں صرف چند دن جلوس وجلسے کرتے تھے لیکن اب آئے دن ان کے نئے عناوین (عنوانات) سے عجیب طرح کے پروگرام ہونے لگے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ ایک آٹو رکشا میں شیعہ پروگرام کا اعلان ہو رہا ہے تو پولیس کی دو گاڑیاں اسی رکشے کے ساتھ سیکیورٹی کررہی ہیں، ان کے گنتی کے چند شیعہ افراد کہیں مظاہرہ کریں تو پولیس اور رینجر دس گنا زیادہ تعداد میں سیکیورٹی کررہی ہوتی



ہے۔ یہ ''مہربانی'' کسی اور کے ساتھ کیوں نہیں ہے؟ ''ذمہ داروں'' کی اس جانب داری کو کیا کہا جائے؟

☆ الیکشن (انتخابات، استصوابِ رائے، چناؤ) شاید اس لیے ہوتے ہیں کہ عوام کو آزادی سے موقع دیا جائے کہ وہ اپنے نمائندے منتخب کریں جو ان کے ترجمان ہوکر ان کی مرضی پوری کریں، اس ''انتخاب'' پر اربوں روپے اور کتنا وقت خرچ ہوتا ہے لیکن انتخاب تو کوئی ''اور'' کردیتا ہے اور ایسی انوکھی ''دھاندلی'' ہوتی ہے کہ الامان الحفیظ۔ پھر حکومت سازی کے لیے کیسی کیسی ''مفاہمت ومصالحت'' ہوتی ہے، لوگوں کو خریدنے کے لیے زرِ کثیر خرچ کیا جاتا ہے اور عہدوں کی فروخت بھی ہوتی ہے۔ مغضوب حریف اچانک محبوب حلیف بنالیے جاتے ہیں۔ لوگ اسے ''تھوک کے چاٹنا'' بھی کہتے ہیں۔ اپنے اپنے مفادات اور ہوسِ اقتدار کا غلبہ انہیں سب کچھ بھلا دیتا ہے اور وہ ''من مانیاں'' کچھ اس طرح کرتے ہیں کہ کیا کہیے! یہی کھلواڑ یہاں کا چلن ہے، زر اور زور ہی سکہ رائج الوقت ہے۔ کوئی معقول فی الواقع اہلیت وقابلیت شاید شرطِ انتخاب ہی نہیں۔ جو جتنا ''کھلاڑی'' ہے، اتنا ہی کامیاب ہے۔ نظامِ اقتدار کیسے ہاتھوں میں ہے، سوچا جاسکتا ہے کہ انجامِ گلستاں کیا ہوگا؟

☆ گزشتہ برس سے تا ایں دم وطنِ عزیز اور دنیا بھر میں پے در پے ایسے ایسے واقعات وحادثات رُونما ہوئے کہ کیا کہیں! ہم کس عہد میں جی رہے ہیں؟ سمع وبصر کی برداشت کی بھی کوئی حد ہوگی۔ دل ودماغ پر مسلسل ہتھوڑے برس رہے ہیں۔ حیرت خود حیرت میں ہے۔ وہم وگمان میں نہیں تھا کہ یہ سب کچھ دیکھنے سننے میں آئے گا۔ مسلم دنیا کا یہ احوال تو کبھی سوچا نہ تھا، اپنے تشخص سے گریزاں یہ ملت کیا کررہی ہے؟ درد کس سے بانٹیں؟ مداوا کیسے ہو؟ کوئی مسیحا دردمند ہو تو دکھڑا روئیں۔

لکھنے کو قلم تھاما تو لکھنے کی سکت نہ تھی۔ کتنے ہی عنوان ہیں جن پر خامہ فرسائی کرنی تھی۔ ملک میں انتخابات کا غلغلہ اور اس دوران ہونے والے واقعات، مولانا خادم حسین رضوی صاحب اور مولانا محمد اشرف آصف جلالی کے پہلے دھرنے اور ان کا انجام، کراچی شہر میں سڑکوں کی کھدائی اور مہینوں کوئی کارکردگی نہ ہونا، ٹریفک جام اور لوگوں کی شدید مشکلات، صوبہ سندھ میں حکمرانوں کی بے حسی، کراچی شہر میں کوڑے کے ڈھیر اور انتظامیہ کی لاپرواہی۔ خانقاہ گولڑا شریف میں مشائخ کا اجتماع اور عمران خان کی حمایت، قومی وصوبائی اسمبلی انتخابات کے نام پر کھیلا گیا کھیل، انتخابات کے نتائج اور سیاسی افراتفری (افراط وتفریط)، انتخابات کے بعد حکومت سازی کے لیے نمائندوں کی خریداری، وعدوں، دعووں اور نعروں کی کھلم کھلا خلاف ورزی، کالعدم تحریکوں سے بھی رابطے، جن باتوں اور کاموں کے خلاف واویلا کرکے سیاست چمکاتے تھے وہی کچھ بلا جھجک خود کرنے لگے، منرل واٹر اور دودھ کے نام پر دھوکا دہی، راؤ انوار اور حکمرانوں کی بے بسی، وائس چانسلر کو ہتھکڑی پہنانا، وزیراعظم کا انتخاب اور ان کا حلف اٹھانا، ''خاتم النبیین'' کے الفاظ (شاید قصداً) ادا نہ ہونا، سدھو سنگھ کا حلف برداری میں شرکت کرنا اور سدھو سنگھ کی قادیانیوں سے ''ہم دردی'' ہونا، کرتار پور کی راہ داری کھولنے کا وعدہ اور بلا تاخیر وعدہ وفائی، کرتار پور آنے والوں کی خوشی کو مسلمانوں کے مدینہ منورہ آنے جیسی خوشی قرار دینا (معاذ اللہ)، عاطف میاں قادیانی کا جان بوجھ کر تقرر، امریکی ڈالر کی قدر بڑھنا،

لاکھوں کے اشتہار دے کر وزیر اعظم ہاؤس کی گائے بھینسیں اور گاڑیوں کی فروخت، نیب کا ادارہ اور اس کی نیرنگیاں، سی پیک کی کہانی، پولیس ایس پی داوڑ کا عجیب اور شدید سانحہ، زلفی، مراد سعید اور انیل مسرت کی رونمائی، گستاخ شاتمہ آسیہ مسیح کو سنگین جرم سے بری قرار دینا، برطانوی ذمہ دار کا بیان کہ آسیہ مسیح کے مقدمے کے لیے نو ملین پاؤنڈ سے زائد رقم دی گئی ہے، ناموسِ رسالت کے تحفظ کے لیے مسلمانوں کے دھرنے اور مظاہرے، ان دھرنوں میں شرپسندوں کی سازشیں، علماو مشائخ کے خلاف حکومتی سنگین کارروائیاں، ناموسِ رسالت کے لیے غیرت ایمانی کا اظہار کرنے والوں کی گرفتاریاں، پیر افضل قادری سے سرزد ہو جانے والے سنگین جملے، جناب سمیع الحق کی آخری تقریر اور ان کا قتل، حکمرانوں کا قومی اسمبلی میں عاصمہ حدید کی زبانی "اسرائیل اور یہودیوں" کی حمایت کی سازش اور قرآن کے خلاف گفتگو کروانا اور اس کی تردید نہ کرنا، وزیر اعظم بننے والے عمران خان کے قول و فعل میں مسلسل شدید تضاد اور پے در پے یوٹرن، قومی اسمبلی میں منتخب اپوزیشن لیڈر کی اسیری اور انہیں اے پی سی کا چیئر مین بنانا، بدترین عورت کے لیے عالم کفر کا اکٹھا ہونا اور کائنات کی افضل ترین ہستی کے لیے مسلمانوں کا منتشر رہنا، آسٹریلیا میں ایک عورت نے برقع کی مخالفت کی تو ایک سینیٹر کا اس عورت کی حمایت میں کرارا جواب، ہندو رکن اسمبلی کی طرف سے شراب پر پابندی کا مطالبہ اور مسلمانوں کی طرف سے اس کی مخالفت، بسنت کا ظالم ہندو تیوہار پھر منانے کا اعلان، پاکستان کے حکمرانوں کا بھارتی حکومت سے مذاکرات کا ملتجیانہ اصرار اور بھارت کا ڈھٹائی سے بھرپور انکار، سعودی ولی عہد کا امریکا کی ایما پر "وہابیت" پھیلانے کا اعتراف، منشا بم کی PTI کے ملک کرامت کی طرف سے پشت پناہی، اعظم سواتی کی ایک بار پھر نقاب کشائی اور ان کے لیے آئی جی پولیس پر کارروائی، اہم نوکریاں اور جعلی ڈگریاں، وزرا کی غیر مہذب اور نازیبا گفتگو، لاہور کے جناح ہسپتال میں ڈاکٹر لڑکی کی موت، ہتھکڑی سمیت پروفیسر کی لاش، بلی جنگ کی بجائے بے رنگ کم پوز کر دینے پر متعدد افراد کو ملازمت سے بے دخل کرنا، اسکولوں کی گراں بار فیسیں، چیف جسٹس کی طرف سے ڈیم کے لیے فنڈ جمع کرنے کی مہم اور معترضہ واقعات، وزیر اطلاعات کا "احمدی مسلم" کہلانے والوں کے لیے آئین مخالف معترضہ موقف، تعلیمی اداروں میں فحاشی اور منشیات کے ہوش رُبا انکشاف، اسرائیلی طیارہ پاکستان میں آنے کی خبریں، فرانس کے "مہذب معاشرے میں ڈھائی ماہ سے جاری توڑ پھوڑ اور جلاؤ گھیراؤ سے بھرپور مظاہرے، میڈیا کی شہ زوری، سوشل میڈیا کی زورا زوری، صوفیانہ کلام کے نام پر موسیقی کی بے ہنگم نشستیں، ٹی وی پر بے ہودہ اشتہارات، افواج کے حوالے سے مختلف آوازیں، وزیر اعظم کا برہنہ پاؤں مدینہ جانا اور برہنہ سر روضہ رسول پر حاضری، انتخابات سے قبل عمران خان کی حضرت سیدنا بابا فرید گنج شکر رضی اللہ عنہ کی آستانہ بوسی، وزیر اعظم کا "ریاست مدینہ" کا نام لے کر تمام کام اس کے خلاف کرنا، تجاوزات کے نام پر لاکھوں کو بے روزگار اور بے گھر کرنا، احتجاج پر دہشت گردی کے مقدمے قائم کرنے کی دھمکیاں دینا لیکن ان تجاوزات کے ذمہ داروں اور بھتا خوروں پر کوئی کارروائی نہ کرنا، غریبوں پر یلغار اور امیروں سے گریز، کوڑا اٹھانا مدتوں تک دشوار مگر تجاوزات فوراً گرانا بہت آسان، مذہب کے نام پر سیاست کے طعنے، اقربا



پروری اور پروٹوکول کے خلاف بولنے والوں کا اپنے کہے کے خلاف دلیرانہ عمل، کرپشن فری پاکستان کی بجائے اسلام فری پاکستان بنانے کے جتن، عدلیہ کے من مانے یا کسی دباؤ کے تحت متضاد فیصلے اور کتنے مقدمے بے نتیجہ رہنے دینا، کھرا سچ بولنے والوں پر پابندیاں، امداد اور بھیک کے مخالفوں کا کشکول لیے پھرنا، بے روزگاری اور مہنگائی کی سونامی، علماء کو حکومتی لکھے ہوئے خطبے پڑھنے کا پابند کرنے کی باتیں کرنا، احیائے سنت کی عالم گیر تحریک دعوتِ اسلامی کے امیر کے بیان پر اجمیر شریف کے وابستگان کا حضرت امیر معاویہ کے بارے میں شدید رویہ، خانقاہ اشرفیہ کچھوچھا شریف کا پروفیسر طاہر القادری کے لیے موقف، انڈیا میں تین طلاقوں کے مسئلے پر شدید نزاع، کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کے واقعات، منی لانڈرنگ کے بڑے بڑے مجرموں سے ٹھوس شواہد کے باوجود "چشم پوشی" یا ڈیل کیا جانا، وزیر اعظم کی ہمشیرہ کے اثاثوں کی داستانیں اور ان کے لیے عدلیہ کا حیرت انگیز نرم موقف، بحریہ ٹاؤن اور ملک ریاض کی سیاہ کاریاں، بلاول زرداری کو "معصوم" قرار دینا، جناب حسن نثار کے سابقہ اور موجودہ موقف، سعودی صحافی کا بہیمانہ قتل، امریکی صدر کا پاکستان میں مذہبی آزادی نہ ہونے کا بیان، کچھ خانقاہوں میں پیرزادگان کی شادیوں کے اجتماع میں اسراف اور غیر شرعی افعال کا ارتکاب، ملک میں غیر مسلم اساتذہ کا اسلامیات پڑھانے کے لیے تقرر کا غوغا، ٹی وی پر اذان اور احادیث وغیرہ نشر کرنے کی پابندی، لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہونا، غربت کی بجائے غریب مٹانے کے حربے، منی بجٹ کا شور، پانچ ماہ میں بہت زیادہ مہنگائی اور قرضوں کا بوجھ مزید بھاری کرنا، وزیر تعلیم کا اعتراف کہ صحیح نصاب تعلیم نہیں، شیخ رشید کا بیان کہ "اللہ مجھ پہ عاشق ہے اور میں اللہ کا پسندیدہ انسان ہوں"، چائنا کے قونصل خانے پر حملہ، منظور پشتین کے لیے شہریار آفریدی کا بیان، کم سن بچوں کے اغوا اور زیادتی کے مسلسل واقعات، کوہسار مری میں خاتون سے بدتمیزی اور مری میں سیاحوں کو لوٹنے کی باتیں، بے نامی اکاؤنٹس اور اربوں روپے ظاہر ہونا، وزیرستان میں وانا سے اسمگلنگ، دس لاکھ روپے کے عوض چوکی سے ہر طرح کے سامان سے بھرے ٹرک گزار دینے کی باتیں، پیسے لے کر شکار اور شکار کی آڑ میں بدفعلی کی اجازتیں، ملاوٹ، جعل سازی، جعلی دوائیں، ہوٹلوں میں زہریلے کھانے سے بچوں کی ہلاکت، گدھے اور کتے کے گوشت کھلانے کے انکشاف، چیف جسٹس ثاقب نثار کی طرف سے کم بچے پیدا کرنے کی غیر شرعی ترغیب اور مہم، جگہ جگہ تقریبات کے لیے مارکیاں بنا دینا، کراچی میں ہفت سلطان مسجد پر شرپسندوں کا حملہ، کسانوں اور کاشت کاروں کی دہائیاں، ساہی وال میں بچوں کے سامنے ماں باپ کا سی ٹی ڈی (کاؤنٹر ٹیررازم ڈیپارٹمنٹ) کے اہل کاران کے ہاتھوں سفاکانہ قتل اور جانے کیا کیا ......

خود ہی کہیے کہ کیا لکھا جائے اور کیا نہ لکھا جائے! کون کون سا رونا رویا جائے؟ ان سب کے حوالے سے ہم کچھ لکھنے کی بجائے فیس بک سے بلاتبصرہ کچھ تراشے من و عن پیش خدمت کر رہے ہیں۔ اختلاف و اتفاق کا حق محفوظ رکھتے ہوئے "زبانِ خلق" ملاحظہ ہو:

☆ **اوریا مقبول جان** کہتے ہیں:

"مسئلہ گزشتہ دس بارہ سال سے اب صرف مذہب کا مسئلہ نہیں رہ گیا اب بنیادی طور پر یہ ایک عالم گیر

قسم کا Fundamental human rights کا مسئلہ بنا دیا گیا ہے ۔ ایک طویل عرصے سے ہم مدتوں سے 1920ء کے بعد سے جب علماء کی جدوجہد ہوئی تھی تب اس کو ایک ایسا مسئلہ سمجھتے تھے کہ جو بنیادی طور پر اسلام کے عقائد کے منافی ایک مسئلہ ہے ۔ لیکن آج پوری دنیا کے اندر قادیانیوں کو ہر مقام پر پناہ دینے کے ساتھ ساتھ یہ تصور ابھارا جا رہا ہے کہ پاکستان میں صرف ایک مظلوم قوم ہے اور وہ قادیانی ہے ۔ آج سے تقریباً 3 سال پہلے برطانیا کی سپریم کورٹ عدالت عظمٰی میں ایک قادیانی نے اپنی عرضی پیش کی تھی کہ مجھے یہاں پر Reject کر دیا گیا ہے، پناہ لینے کے لیے، مجھے پناہ دی جائے ۔ وہ عدالت کا فیصلہ ہمارے یہاں نہیں دکھایا جاتا جس کے اوپر میں نے بڑا تفصیل سے کالم (Column) بھی لکھا تھا ۔ اس عدالت نے جب پورے کے پورے بیانات لکھے تو اس نے کہا کہ بنیادی طور پر پاکستان میں دو طرح کے قادیانی ہیں ایک وہ ہیں جو پاکستان کے آئین کو تسلیم کرتے ہیں ان کے لیے کوئی پابندی نہیں، پاکستان میں وہ جائیداد خرید سکتے ہیں، وہ نوکری کر سکتے ہیں، وہ شادیاں کر سکتے ہیں، وہ گھر لے سکتے ہیں، وہ تمام کام کر سکتے ہیں جو پاکستان میں ہر شہری کر سکتا ہے ۔ لیکن ایک دوسری طرح کے قادیانی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اس آئین میں دی گئی اس پابندی کو نہیں مانتے کہ ہم غیر مسلم ہیں ۔ تو اس نے ایک کمال بات کی ہے کہ جو National States کے حساب سے بڑی مشہور بات ہے کہ یہ بنیادی طور پر مذہبی مسئلہ نہیں بلکہ یہ تو آئین کے منکر ہیں، یہ تو آئین سے بغاوت کے مجرم لوگ ہیں ۔ اس لیے ہم کسی باغی کو یہاں پناہ نہیں دیں گے یہ بات ایسی ہے کہ جو ہمارے یہاں نہ تو آئین کے رکھوالے اس کی بات کرتے ہیں نہ کوئی اور چیز ۔ دوسری اہم بات جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں ۔ 35,000 قادیانی ہیں اس وقت جرمنی کے اندر میں چوں کہ اس لیے بتا رہا ہوں کہ گزشتہ دو یا تین ماہ سے میں سب سے بڑے مسئلے کو Face کر رہا ہوں، میں امریکا جا رہا تھا "اِکنا" نے بلایا تھا مجھے، وہاں کی قادیانی تنظیم نے باقاعدہ موومنٹ چلائی اور مجھے وہاں سے Depot کر دیا گیا کہ میں وہاں نہیں جا سکتا کیوں کہ آپ Anti احمدی ہیں ۔ میری بیوی اپنے بھانجے کی شادی میں جا رہی تھی اس کو بھی Depot کر دیا گیا میں چار ہفتے پہلے ناروے جا رہا تھا ۔ 27 تاریخ کو تمام سیکولر اتحاد جو تھا ان کے وہ کھڑے ہوئے ان میں ایک خاتون ہیں Arexsona وہ عورت ہے جس نے کتاب لکھی ہوئی ہے "اسلام گیا رہواں طاعون" اس کو انہوں نے مل کر قادیانیوں کے ساتھ موومنٹ چلائی ۔ یہ 35,000 قادیانی ہیں اور یہ 35,000 قادیانی بنے کیسے ہیں؟ اس کے اوپر Speakenly وہاں کا ایک بہت بڑا جرنلسٹ ہے اس نے تحقیقات کی اور اس نے کہا یہ بنیادی طور پر یہ سب سے بڑے Human trafficker ہیں ۔ یہ انسانوں کی اسمگلنگ کرنے والے لوگ ہیں یہاں سے جاتے ہیں ان کی سرٹیفکٹ لیتے ہیں کہ یہ ربوے میں رہنے والا تھا اس پر بڑا ظلم ہو رہا تھا، بڑا تشدد ہو رہا تھا پھر وہ اس کو ایک نگرانی میں رکھتے ہیں کہ یہ کتنا عرصہ ہماری جماعت میں آتا ہے، کتنا چندہ دیتا ہے، دس سال پندرہ سال اس کو آزماتے ہیں اور اگر وہ شخص کسی طور پر بھی قایانیت سے انکار کر دیتا ہے یا اس سے علیحدہ ہونے کی کوشش کرتا ہے تو ایک سرٹیفکٹ دیا جاتا کہ اس شخص کا قادیانیت سے کوئی تعلق نہیں اس کو کان سے پکڑ کر جرمنی سے



باہر نکال دیتے ہیں ان میں اور ان Human trafficker میں کیا فرق ہے ۔ پاکستان میں جو لوگوں سے پانچ چھ ہزار ڈالر لے کر اور اس میں لکھا ہے کہ سات ہزار ڈالر ایک Fee لیتا ہے ایک قادیانی مبلغ جو یہاں سے انسانوں کو لے کر جاتا ہے اور وہاں جا کر ان کو سیاسی پناہ دلاتا ہے ان میں اور ان لوگوں میں کیا فرق ہے؟ کیا پاکستان میں اس ایشو پر کسی قادیانیت پر گفتگو کی گئی ہے؟ نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ بنیادی طور پر ایک بات تو ٹھیک ہے لیکن کیا یہ ایک عقائد کا مسئلہ ہے ۔ لیکن ہمارے موںھ پر جو تھپڑ مارا جا رہا ہے وہ یہ مارا جا رہا ہے کہ ہم شاید دنیا کے اندر سب سے ظالم لوگ ہیں اور یہ سب سے مظلوم قوم ہے جس کا چہرہ لوگوں کو یہ دکھایا جاتا ہے ۔ آج پاکستان میں جو فصل آپ بو رہے ہیں یہ فصل آپ کو اگلے تین چار سال کے بعد اپنا رنگ دکھانا شروع کرے گی ۔ ایک لاکھ ملحد پیدا کر رہے ہیں آپ اس ملک کے اندر ۔ ہر سال O Level اور A Level کے لڑکے جو آپ سے نکل رہے ہیں میرا اب یونی ورسٹی اور کالج میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے ہم جس نظام تعلیم کا رونا رو رہے ہیں اور روتے رہے ہیں ۔ ایک لاکھ ملحد پیدا ہو رہے ہیں اور وہ پہلا سوال یہ کرتا ہے کہ آپ قادیانیوں کے ساتھ کیا کرتے ہیں ۔ انڈیا جیسے ملک میں کوئی O Level اور A Level کا امتحان وہاں نہیں دے سکتا ۔ ہمیں سائنس پڑھاؤ، فزکس پڑھاؤ، کیمسٹری پڑھاؤ لیکن مجھے میری Social Sciences تو پڑھاؤ ۔ مجھے میری اخلاقیات تو پڑھاؤ، میرا بچہ KingLeone پڑھ رہا ہے، میرا بچہ Cinderella پڑھ رہا ہے جو اپنی ماں سے جھوٹ بول کر گھر سے نکلتی ہے ۔ وہاں My summer wine Is made up of all these thing پڑھ رہا ہے ۔ وہاں پر، اس کے غلاف میں قادیانیت اپنا راستہ نکال رہی ہے ۔ پوری دنیا میں سیکولر قادیانی اتحاد ہے یہ کسی قسم کے بھی کوئی مذہبی لوگ نہیں ہیں اور ایک آخری بات عرض کرتا ہوں کہ بنیادی طور پر ایک بات کو واضح کرنا چاہیے کہ یہ اقلیت نہیں ہے یہ Counterfeit ہیں یہ جعل ساز ہیں ۔ جعل ساز کا کوئی مقام نہیں ہوتا ۔ یہ گھڑی Rado کی ہے اور اگر کوئی آدمی دو نمبر گھڑی بناتا ہے تو اس کو اجازت نہیں ہوتی بنانے کی ۔ اس Counter-feit کو بتانا چاہیے کہ یہ بنیادی طور پر کسی بھی معاشرے کے اندر جعل ساز قوم ہے ۔"

☆ "عوام کو سمجھنے کی ضرورت ہے"

ہم ٹیکس بھی دیں، ڈیم کا چندہ بھی، تمام اشیاء زندگی مہنگی ترین سطح پر آ گئیں، عالمی سطح پر بھیک بھی مانگی جا رہی ہے، اوورسیز سے اپیل بھی کی جا رہی ہے، عوام پر مہنگائی بم بھی گرا دیا گیا ہے اور ملک مزید قرضے کے لیے آئی ایم ایف کی دہلیز پر کھڑا ہے، "اپیل ہے چیف جسٹس اور حکومت سے"

مشتاق رئیسانی 184 ارب کرپشن، شرجیل میمن 426 ارب کرپشن، ڈاکٹر عاصم 480 ارب کرپشن، نواز شریف 300 ارب کرپشن، احمد چیمہ 1850 ارب کرپشن ۔ ان 5 آدمیوں سے کرپشن کا کل پیسہ 3140 ارب روپے ریکور کریں، ڈیم بنائیں قرض چکائیں ننگے نہائیں جو کرنا ہے کریں "خدارا" عوام کو مزید بے وقوف نہ بنائیں ۔

☆ نہ جنوبی پنجاب صوبہ بنا، نہ بلدیاتی انتخابات ہوئے، نہ وزیر اعظم ہاؤس یونی ورسٹی بنا، نہ پروٹوکول ختم

ہوا، نہ گورنر ہاؤس گرائے گئے، نہ بڑے بڑے مگرمچھ پکڑے گئے، نہ میرٹ کا نام ونشان، نہ جھوٹ بولنا بند ہوا ،صرف یوٹرن لینے کا اقرار ہوا۔

☆ سو دن بعد وفاقی وزراء کا محاسبہ! وزیر اطلاعات پر سینیٹ میں پابندی لگی۔ وزیر ریلوے کی کارکردگی؟ 3 ٹرینیں اُلٹیں ۔ وزیر خزانہ کی وجہ سے ڈالر 140 تک پہنچا۔ وزارت داخلہ کی آنکھوں کے سامنے ایس پی اغوا ہوا، لاش افغانستان میں ملی ۔لیکن پھر بھی کوئی وزیر فیل نہ ہوا، ساری کابینہ پاس ہوگئی ۔تبدیلی!

☆ 11 ستمبر 2012ء، چھ سال بیت گئے ......

زندہ جلائے گئے 259 مزدوروں کی سوختہ لاشیں پوچھتی ہیں ......

جناب چیف جسٹس ......کیا ہمیں انصاف دینے کے لیے آپ کے پاس وقت نہیں؟

☆ تاریخ اوریادداشت

الیکشن 2002ء : 140 ارکان اسمبلی PML(N) چھوڑ کر PML(Q) میں شامل ہوئے۔

الیکشن 2008ء : 89 ارکان اسمبلی نے PML(Q) کو خدا حافظ کہہ کر PPP کے ساتھ ہاتھ ملایا۔

الیکشن 2013ء : 121 ارکان اسمبلی PPP کو چھوڑ کر دوبارہ PML(N) میں آئے۔

الیکشن 2018ء : آج یہ تمام PTI کا حصہ ہیں۔

(دراصل یہی سو دوسو لوگ اسی سسٹم کا ناسور ہیں)

☆ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی رپورٹ ۔

بیرونی قرضہ 13 کھرب 34 ارب روپے سے بڑھ کر 91 کھرب 3 ارب روپے ہوگیا۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی رپورٹ کے مطابق اسی عرصے کے دوران حکومت کا ملکی خسارہ 907 ارب روپے سے بڑھ کر 173 کھرب 23 ارب روپے ہوگیا۔

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی رپورٹ، رواں مالی سال کے ابتدائی 5 ماہ کے دوران وفاقی حکومت کے اندرونی اور بیرونی قرضوں میں 22 کھرب 40 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

☆ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی رپورٹ رواں مالی سال کے ابتدائی 5 ماہ میں بانڈز کی رقم سے حاصل کی جانے والی آمدنی کم ہو کر 34 کھرب 67 ارب روپے ہوگئی۔

☆ **منی لانڈرنگ کے چیمپین**

انصار برنی، ملک ریاض اور آصف علی زرداری صومالین بحری قذاقوں سے مل کر مال بردار بحری جہاز اغواء کرواتے تھے، بعدازاں انصار برنی مغویوں کی بازیابی کے لیے سرکاری سطح پر اپیلیں کرتے اور پھر ملک ریاض میدان میں کود کر مغویوں کو بازیابی کے لیے پیسے بھیج دیتے جو دراصل منی لانڈرنگ کی ایک شکل تھی۔ بھیجے جانے والے پیسے دنیا بھر کے مختلف بڑے بینکوں کے اکاؤنٹس میں ٹرانسفر کیے جاتے تھے جو مختلف ذرائع سے ہوتے ہوئے آصف علی زرداری تک پہنچ جاتے تھے۔(ذرائع)

☆ وزیراعظم عمران خان زلفی بخاری کو مشیر رکھ سکتا ہے کیوں کہ وزیراعظم کے پاس صوابدیدی اختیار



ہے۔ثاقب نثار

وزیراعظم نواز شریف کون ہوتا ہے شجاعت عظیم کو مشیر لگانے والا، ہم وزیراعظم کو بادشاہ بننے نہیں دیں گے۔ ثاقب نثار

میرا کوئی سیاسی ایجنڈا نہیں ہے۔ثاقب نثار

☆ تعلیم کی آڑ میں قادیانیت کی تبلیغ نامنظور!!!

ہم علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی ایم اے اسلامیات میں قادیانیوں کی تفسیر کا باب شامل کرنے کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور حکومتِ پاکستان سے مطالبہ ہے کہ فوراً نوٹس لیا جائے۔جس نے بھی یہ خلافِ آئین کام کیا ہے اسے برطرف کیا جائے......!!!

☆ چیف جسٹس آف پاکستان، ڈان کے رپورٹ 27/3/2017 کے مطابق ریٹائرمنٹ کے بعد پنشن کی مد میں ماہانہ 774,547 روپے سے 896,636 روپے لیتا ہے۔ جب کہ ہائی کورٹ کا چیف جسٹس پنشن کی مد میں ماہانہ 687,984 روپے سے 759,964 روپے لیتا ہے۔ریٹائرمنٹ کے بعد سپریم کورٹ کا جج 8 لاکھ روپے پنشن لیتا ہے۔سپریم کورٹ کے جج کو یا اس کی بیوہ کو مندرجہ ذیل مراعات ملتی ہیں۔ ایک ڈرائیور، ایک نوکر، 300 لیٹر پٹرول ماہوار، 24 گھنٹے کی سیکیورٹی، 2000 یونٹ بجلی، 2500 کیوبک میٹر گھریلو گیس اور یہ ماہوار خرچہ 50,000 روپے کے قریب ہے۔ہائی کورٹ کا جج ریٹائرمنٹ کے بعد مندرجہ ذیل مراعات پاتا ہے:

ایک ڈرائیور یا ایک نوکر، 800 فری ملکی کالز، 150 لیٹر پٹرول، 800 یونٹ بجلی، فری پانی اور 2500 کیوبک میٹر گیس ماہوار۔

معلومات تک رسائی آپ کا حق ہے کیوں کہ پیسہ آپ کا ہے۔لاہور کے چیف جسٹس نے جو مراعات عوام کی معلومات کے لیے پیش کیں خراجِ تحسین ہے اور یہی مطالبہ سب اہم عہدوں سے ہونا چاہیے تاکہ پتا چلے کہ آپ کے پیسے کون اور کیسا استعمال کر رہا ہے اور کیا اس کا حق دار بھی ہے کہ نہیں؟ ذرا سوچیے۔

☆ شراب جس نے پینی ہے پیئے، نہیں پینی نہ پیئے، حکومت پابندی نہیں لگائے گی۔فواد چودھری

بسنت بھرپور طریقے سے منائیں گے۔فیاض الحسن چوہان

ملک میں سینماؤں کی تعداد بڑھا کر گیارہ سو تک لے جانے کا ارادہ ہے۔ فواد چودھری

بڑھتی آبادی کی روک تھام کے لیے بچوں کی پیدائش پر کنٹرول کرنا ہوگا۔عمران خان

نصاب سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا مضمون نکال کر ملالہ یوسف زئی کو شامل کیا گیا ہے۔

مدینہ جیسی ریاست زیرِتعمیر ہے۔(انا للہ وانا الیہ راجعون)

☆ یہ انسان بھی کتنا سیانا ہے، جو گاڑی تک پہنچنے سے پہلے ریموٹ سے دروازہ کھول لیتا ہے، سردیاں آنے سے پہلے گرم کپڑوں کا بندوبست کر لیتا ہے، رات گھر آنے سے پہلے ناشتے کے لیے انڈے ڈبل روٹی لے آتا ہے، بچے کی پیدائش سے پہلے کپڑے تیار کر لیتا ہے، افطار کے لیے عصر سے ہی چیزیں جمع کرتا

شروع کردیتا ہے، بارش میں نکلنے سے پہلے چھتری لے لیتا ہے، لمبے سفر پر روانہ ہوتے وقت گاڑی کی ہوا، پانی اور پٹرول چیک کرلیتا ہے، اندھیرے میں نکلنے سے پہلے ٹارچ تھام لیتا ہے، مگر ...... قبر میں اترنے سے پہلے کوئی تیاری نہیں کرتا کہتا ہے دیکھی جائے گی۔

☆ علامہ خادم حسین رضوی صاحب کے اغوا کے بعد ہونے والے واقعات

شراب پر پابندی کے بل کو مسترد کردیا گیا

کرسمس سرکاری سطح پر منانے کا اعلان کردیا گیا

بسنت جو کہ ایک قاتل تہوار ہے (جس کی بنیاد گستاخوں نے رکھی تھی) منانے کا اعلان کردیا گیا

90 سالہ عالم دین کو جیل میں شہید کردیا گیا

برتھ کنٹرول پروگرام کا آغاز کردیا گیا

اسلامیات کے لیکچرارز کی بھرتی میں اقلیتوں (قادیانی) کا کوٹہ مقرر کردیا گیا

تعلیمی اسلامک سنٹرز کھولنے کے بجائے 1,100 نئے سینما گھر بنانے کا اعلان کیا گیا

پاکستان اور اسلامی ثقافت کو تباہ و برباد کرنے کے لیے انڈین فلموں کی نمائش کا اعلان کیا گیا

جو سُنی مذہبی جماعتیں تحریک لبیک پاکستان کی مخالفت کرتی ہیں یا تحریک لبیک پاکستان کے اندازِ سیاست سے اختلاف رکھتی ہیں، ان میں سے کسی ایک بھی جماعت نے ان حکومتی اعلانات اور اقدامات پر کوئی احتجاجی پریس کانفرنس یا کوئی ریلی، یا کوئی جلسہ، یا کوئی جلوس کیا ہے؟

☆ برطانیا میں ایک بچے کا نام ہٹلر رکھنے پر ماں باپ کو 6 سال قید اور پاکستان میں رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے پر رہائی؟

☆ توہین عدالت کے 10 کیس

اپوزیشن کے رہنما : نہال ہاشمی معافی مسترد، طلال چودھری معافی مسترد، دانیال عزیز معافی مسترد، شیخ وسیم معافی مسترد، فیصل رضا عابدی معافی مسترد

حکومتی رہنما : عمران خان معافی قبول، عثمان بزدار معافی قبول، بابر اعوان معافی قبول، سلامت کھوکھر معافی قبول، عامر لیاقت معافی قبول

منصفانہ اور غیر جانب دارانہ فیصلے عوام کے سامنے ہیں ...... کیا یہ انصاف ہے ......؟؟؟؟؟

☆ مسئلہ بغاوت کا ہوتا تو پشتین، اچکزئی اور اعلیٰ وزیر سمیت کئی سیاست دان جیلوں میں ہوتے مسئلہ فقط ناموس رسالت ﷺ اور ختم نبوت پر بولنا ہے۔

☆ **منافق معاشرہ**

ہمارے تھانے رشوت کا گڑھ ہیں ...... مگر وہاں لکھا ہوتا ہے "رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں"۔ ہماری کچہری میں 200 روپے میں گواہ مل جاتا ہے ...... مگر وہاں لکھا ہوتا ہے "جھوٹی گواہی شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے"۔ ہماری عدالتوں میں انصاف نیلام ہوتا ہے ...... مگر وہاں لکھا ہوتا ہے



"لوگوں کے درمیان حق کے مطابق فیصلہ کرو"۔ ہماری درس گاہیں جہالت بیچتی ہیں ...... مگر وہاں لکھا ہوتا ہے "علم حاصل کرو، ماں کی گود سے لے کر قبر کی گود تک"۔ ہمارے اسپتال موت بانٹتے ہیں ...... مگر وہاں لکھا ہوتا ہے "اور جس نے ایک زندگی بچائی اس نے گویا سارے انسانوں کو بچایا"۔ ہمارے بازار جھوٹ، خیانت، ملاوٹ کے اڈے ہیں ...... مگر وہاں لکھا ہوتا ہے "جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں"۔ ہم جو لکھتے ہیں یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جو کرتے ہیں یہ ہمارا عمل ہے۔ جب عمل عقیدے کے خلاف ہو تو اس کا نام منافقت ہے۔

☆ عاصیہ کھیت میں کام کرتی ایک معمولی سی عورت، اس جیسی لاکھوں عیسائی خواتین افریقا میں آبرو ریزی کر کے قتل کردی گئیں، گزشتہ ماہ ایک عیسائی خاتون کو بہار بھارت میں ننگا گھمایا گیا لیکن پوپ صاحب کا مسئلہ عاصیہ کیوں؟ کیوں کہ مسئلہ عیسائی عورت نہیں، ناموس رسالت ہے۔

☆ عاصمہ حدید کے مطابق : نبی ﷺ نے یہودیوں کو خوش کرنے کے لیے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنی شروع کردی۔

اسلام کے مطابق : قبلہ نبی اکرم ﷺ سے پہلے سے ہی بیت المقدس تھا، لیکن نبی ﷺ کی ذاتی خواہش تھی کہ کعبۃ اللہ کو قبلہ بنادیا جائے، جس کو بعد میں اللہ تعالیٰ نے نماز کے دوران حکم نازل کر کے پورا کیا۔

نبی ﷺ مکہ میں کعبہ کے پیچھے سے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے کہ بیت اللہ بھی سامنے ہوجاتا اور بیت المقدس بھی، لیکن مدینہ میں ایسا کرنا ممکن نہ تھا، جس کی بنا پہ نبی اکرم ﷺ بار بار آسمان کی طرف دیکھتے کہ اللہ کوئی حکم نازل کردے، اور بالآخر یہ حکم نازل ہوگیا۔

☆ عاصمہ حدید کے مطابق : ہم نماز کے درود میں آلِ ابراہیم یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کو دعائیں دیتے ہیں۔

اسلام کے مطابق : ہم نماز کے درود میں آل ابراہیم میں ہونے والی رحمتیں اور برکتیں آل محمد کے لیے مانگتے ہیں جب کہ ہم ہر رکعت میں اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ "اے اللہ ہمیں ان لوگوں کے راستے پر نہ چلا جن پر تیرا غضب نازل ہوا (یہودی) اور نہ ان لوگوں کا راستہ جو گمراہ ہوئے (عیسائی)" غیر المغضوب علیھم والضآلین

☆ عاصمہ حدید کے مطابق : "اللہ تعالیٰ نے یہودیوں اور مسلمانوں میں فیصلہ کردیا کہ یہودیوں کے لیے بیت المقدس اور مسلمانوں کے لیے کعبہ"

اسلام کے مطابق : پہلی بات تو یہ کہ بیت المقدس صرف یہودیوں کے لیے نہیں بلکہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے لیے بھی مقدس ہے۔ لیکن فلسطین کی زمین پر حکومت مسلمانوں کی تھی جس پر یہودی زبردستی قبضہ کررہے ہیں۔ دوسری بات اگر بیت المقدس یہودیوں کے لیے ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو کیوں فتح کرتے؟؟ تیسری بات مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے آنے کے بعد تمام ادیان باطل ہوچکے ہیں کیوں کہ ان میں تحریف ہوچکی ہے، اور اب دنیا میں ایک ہی سچا دین ہے جو کہ اسلام ہے اور اسلام دنیا میں غالب ہونے کے لیے آیا ہے اور تمام ادیان مغلوب ہوجائیں گے ......

☆ عاصمہ حدید کے مطابق : نبی ﷺ خود بھی بنی اسرائیل سے تھے۔

اسلام کے مطابق : حضرت محمد ﷺ، بنی اسماعیل میں سے تھے۔ اسرائیل حضرت یعقوب کا لقب ہے، بنی اسرائیل سے مراد حضرت یعقوب کی اولاد ہے، اور حضرت یعقوب حضرت اسحاق کے بیٹے تھے۔

☆ عاصمہ حدید کے مطابق : نبی ﷺ اور حضرت علی نے کہا تھا کہ "اپنے دشمن کو اپنا دوست بنالو" (اس لیے ہمیں یہود ونصاریٰ کو دوست بنالینا چاہیے)

ایسی کوئی بھی روایت کہیں سے ثابت نہیں، بلکہ قرآن میں ہے

اسلام کے مطابق : اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو کوئی تم میں سے انہیں دوست بنائے گا وہ بلاشبہ ان ہی میں سے ہوگا۔ بے شک اللّٰہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (سورۃ المآئدہ:5، آیت: 51)

عاصمہ حدید کو تحریک انصاف کی طرف سے قومی اسمبلی جیسا اہم فورم پر بھیجا ہی اس لیے گیا ہے کہ دین بیزار اور پاکستان میں فحاشی کو پروموٹ کرنے والے اس خاندان سے انتہائی حساس موضوع کو بے دھڑک پارلیمینٹ میں پیش کر کے بحث کروائی جا سکے ...... عاصمہ حدید کوئی لاعلم یا جاہل خاتون نہیں بلکہ باقاعدہ پلاننگ کے تحت اس سے ایسی گفتگو کروانا مقصود تھا جس سے گیم ہاتھ سے نکلتا دکھائی دے تو خاتون کو ان کی سادگی اور لاعلمی کی بنیاد پر سائیڈ پر کر دیا جائے اور تحریک انصاف کی سیاسی مسٹنڈوں پر کوئی آنچ نہ آنے دی جائے ......

پر سوال تو یہ بنتا ہے کہ کس میرٹ کا خدمات کی بنا پر پارلیمینٹ جہاں صرف چند خواتین ہی پارلیمینٹ میں جا سکتی تھی عاصمہ حدید کو بھیجا گیا ......

بہر حال کئی اور اہم جتنے اس پارلیمینٹ میں پہنچ چکے ہیں جو اب اس قوم کی نظریاتی بنیادوں کو کھوکھلا کر کے پارلیمینٹ میں غربت، معاش، تعلیم، صحت جیسے موضوعات کو پس پشت ڈال کر بس پاکستان میں روز ہی ایسے فضول اور یہود ونصاریٰ کو خوش کرنے والے اعمال کو اس ملک میں لاگو کرنا چاہتے ہیں ......

☆ امریکا اپنی انا کے لیے جاپان پر ایٹم بم گرا کر بھی مہذب قوم، اور مسلمان رسول اللّٰہ ﷺ کی ناموس کے لیے سخت بات بھی کر دیں تو دہشت گرد۔

☆

| | جب ملک لُٹ رہا تھا | ایمان دار حکومت |
|---|---|---|
| پٹرول | 72 | 98 |
| گیس | 140 | 170 |
| بجلی کا بل | 800 | 1,200 |
| کھاد | 2,400 | 3,500 |
| آٹا | 1,200 | 1,450 |
| چاول | 4,000 | 5,000 |
| ڈالر | 100 | 138 |
| سونا | 5,500 | 6,700 |
| اسٹاک مارکیٹ | 53,000 | 38,000 |



کوئی تو بتائے جو لوٹ مار کا پیسہ اب باہر نہیں جا رہا وہ عوام پر کہاں خرچ کیا جا رہا؟ پانچ ماہ سے جو اربوں روپے لوٹ مار سے بچے، وہ کہاں ہیں؟ جس چوک پر صبح دس بے روزگار مزدور بیٹھے ہوتے تھے وہاں اب پچاس کیوں بیٹھے ہوتے ہیں؟ کوئی تو بتائے نا!

☆ جو پاکستان کے قرضا اتارنے آئے تھے وہ پیکیج کے نام پر قرضہ بے خوف وخطر لینے میں مصروف۔

☆ اصل NRO تو آج ہوا ہے۔ آصف زرداری کی نااہلی کی درخواست پی ٹی آئی نے واپس لے لی۔ ہوگی کوئی مجبوری؟

☆ وزیراعظم ہاؤس کا ایک ماہ کا بجلی کا بل 15 لاکھ 31 ہزار 805 روپے، گزشتہ ماہ میں 84 ہزار یونٹ استعمال۔ اللّٰہ رے یہ سادگی۔

☆ سپریم کورٹ کے ایک جج کی بنیادی تن خواہ ساڑھے پانچ لاکھ، اس کے علاوہ جوڈیشل الاؤنس ڈھائی لاکھ، سرکاری گھر، تمام یوٹیلیٹی بل فری، پورے خاندان کے لیے مفت میڈیکل کی سہولت، دوسرکاری گاڑیاں مع ڈرائیور اور 600 لیٹر پٹرول۔ مفت میڈیکل اور سرکاری گھر کے باوجود 68 ہزار ہاؤس رینٹ اور پندرہ فیصد میڈیکل الاؤنس بھی تنخواہ میں ادا کیا جاتا ہے۔ لیکن ان تمام سہولیات کے باوجود ایک عام آدمی کو اپنے مقدمہ کا فیصلہ سننے کے لیے حضرت ایوب جیسا صبر اور حضرت خضر جیسی عمر درکار ہوتی ہے۔

☆ لگتا ہے علیمہ خان اور آصف علی زرداری میں ریس لگی ہوئی ہے۔ ہر روز آصف علی زرداری کے جعلی اکاؤنٹ اور علیمہ خان کی بیرون ممالک میں اربوں روپے کی جائیداد نکل رہی ہے۔ سمجھ نہیں آ رہی وڈا چور کون ہے؟

☆ وہ ایک کروڑ، دس کروڑ، ایک ارب، چھ ارب کی کرپشن روز ہو رہی تھی۔ اب بچت ہو رہی ہے تو وہ رقم کہاں ہے؟

☆ کنواری کے بیٹے؟

عجب خاندان کی عجب کہانیاں۔ کل تک کنگلے کہلانے والے خاندان کے افراد یکلخت اربوں کی جائیداد کے مالک نکلے۔ علیمہ خان محترمہ دبئی کی 60 ارب کی پراپرٹی کے انکشاف تک کنواری کہلاتی تھیں اب امریکا کے فلیٹوں کے ساتھ ساتھ دو عدد بیٹے بھی برآمد ہو گئے ہیں۔ جائز ناجائز کی بات نہیں، بس حیرت کی بات ہے۔

☆ "ہمیں دوسروں کے مذہبی عقائد کا احترام کرنا چاہیے" کا درس دینے والے دیسی لبرلز ہر وقت صرف اسلامی عقائد کا مذاق کیوں اڑاتے رہتے ہیں؟

☆ ثاقب نثار CJP صاحب پورے پاکستان کو چھوڑیں صرف عدلیہ کی 98% رشوت خوری پر خود بھی اور ججز کو بھی قانونی 219 پ ت کا ماتحت کر دیں، پاکستان اور عوام پر عظیم احسان ہوگا۔ عوام کو انصاف ملنے لگے گا۔

☆ خان صاحب انڈے اور مرغیوں والا طریقہ چھوڑیں، علیمہ خان والا طریقہ بتائیں تاکہ غریب پاکستانیوں کا فائدہ ہو سکے۔

☆ آبادی کنٹرول کرنے پر "باباجی" کے ساتھ مکالمہ!

باباجی: جتنی زیادہ آبادی اتنی ہی زیادہ قوتِ افرادی
جتنے زیادہ بچے اتنے زیادہ دین کے معاون و مددگار
جتنے زیادہ بچے اتنا زیادہ متنوع نوعیت کا ٹیلنٹ
جتنے زیادہ بچے اتنے زیادہ والدین کے دست و بازو
جتنے زیادہ بچے اتنے زیادہ گھر میں کمانے والے

عمار: ارے باباجی! بس بس بس، ذرا یہ تو بتائیں کہ ان بچوں کی تربیت کون کرے گا؟

باباجی: ان کے والدین، بالخصوص والد تربیت کرے گا۔

عمار: والد اتنے بچوں کی کیسے تربیت کرے گا؟

باباجی: جب استاد سبق کے دوران درس گاہ کے تمام بچوں کی تربیت کر سکتا ہے تو والد آٹھ دس بچوں کی تربیت کیوں نہیں کر سکتا؟

عمار: والد اگر استاد کی طرح پڑھا لکھا ہو تو یہ بات ٹھیک ہے، لیکن اگر وہ جاہل ہے تو کیسے تربیت کرے گا؟

باباجی: پھر مان لو کہ مسئلہ "آبادی" نہیں "جہالت" ہے۔

عمار: والد اگر پڑھا لکھا بھی ہو تو مہنگائی کے سیلاب اور معاشی مشکلات کی وجہ سے اس کا سارا وقت معاشی سرگرمی میں گزر جاتا ہے، وہ اولاد کی تربیت کے لیے کیسے وقت نکالے گا؟

باباجی: پھر مان لو کہ مسئلہ "آبادی" نہیں، "مہنگائی اور ناقص اقتصادی پالیسی" ہے۔

"جہالت" ختم کرو "آبادی" نہیں! "غربت" ختم کرو "آبادی" نہیں!

☆ قادیانیت امت مسلمہ کے سینے کا کینسر ہے۔ یہودیت کے مرکز اسرائیل میں ان کے سینٹر کے قیام اور ہندوؤں سے ان کے گٹھ جوڑ کا علم رکھنے کے بعد کوئی اندھا ہی ہوگا جو یہ نہ جان سکے کہ اس تنظیم کے عزائم کیا ہیں؟

☆ ڈیم فنڈ میں 9 ارب اکٹھے ہوئے (اسٹیٹ بینک)

ڈیم کے لیے 13 ارب کے اشتہار چلائے گئے (آڈیٹر جنرل)

چیف جسٹس نے اپنے پلے سے ڈیم فنڈ میں صرف 13 لاکھ روپے کا چندہ دیا لیکن زبردستی 13 ارب روپے ذاتی تشہیر پر برباد کر دیئے۔ نیب کا کیس بناؤ اور اندر کرواس مردود کو۔

☆ غصہ اور قانون دونوں بڑے سمجھدار ہیں، کمزور کو دبا دیتے ہیں اور طاقتور سے دب جاتے ہیں۔

☆ ایسے دی جاتی ہے سزا

مثال ہمارے اپنے ملک میں موجود ہے بس ضرورت ہے تو عمل کی۔ 1981ء میں لاہور باغبان



پورہ تھانے کی حدود میں پپو نامی بچہ اغوا ہوا تھا۔ بعد میں اس کی لاش ریلوے کے تالاب سے ملی تھی۔ ضیا الحق کا مارشل لا تھا۔ قاتل گرفتار ہوئے۔ ٹکٹکی پر لٹکانے کا حکم فوجی عدالت سے جاری ہوا۔ تین دن بعد ٹکٹکی وہاں لگی جہاں آج کل بیگم پورہ والی سبزی منڈی ہے۔ پورے لاہور نے دیکھا پھانسی کیسے لگتی ہے۔ چاروں اغوا کار اور قاتل پورا دن پھانسی پر جھولتے رہے۔ آرڈر تھا کہ لاشیں غروب آفتاب کے بعد اتاری جائیں گی۔

اس کے بعد دس سال کوئی بچہ اغوا اور قتل نہیں ہوا۔ پھر جمہوریت بحال ہوگئی اور عصمتوں کے لٹیرے قاتل اغوا کار بردہ فروش اور چور ڈکیت سیاست دانوں کی چھتری کے نیچے آگئے۔ پولیس کی سرپرستی میں منظم جرائم ہونے لگے۔ جمہوریت زندہ باد

☆ پہلی خبر: اس سال حج کا خرچ ڈبل کر کے سوا چار لاکھ کر دیا گیا۔

دوسری خبر: اس سال قادیانیوں کے سالانہ اجتماع کے لیے بھارت جانے والوں سے محض چھ ہزار روپے خرچ وصول کیا گیا باقی رقم سبسڈی سے ادا کی گئی۔

تبدیلی والی حکومت کی آج کی دو مختلف خبریں۔ ڈپٹی خاموش ہے۔

☆ دنیا کے چار دل خراش جملے جنہوں نے دل ہلا دیئے

1: ایک شامی بچی نے دم توڑتے وقت کہا: میں اپنے رب کو جا کر سب کچھ بتاؤں گی۔

2: عین لڑائی کے دوران ایک عراقی لڑکی نے جان بچا کر بھاگتے ہوئے نیوز چینل کے صحافی سے کہا: انکل اللہ کے واسطے میری عکاسی مت کرنا میں بے حجاب ہوں۔

3: بھوک سے نڈھال ایک فلسطینی بچے نے ہچکیاں لیتے ہوئے التجا کی: اے اللہ مجھ سے زندگی لے لے اور مجھے جنت بھیج دے تاکہ میں پیٹ بھر کر کھانا کھا سکوں۔

4: افغان جنگ میں ایک بچے کا بازو بری طرح زخمی ہوگیا اور ڈاکٹروں کے پاس بازو کاٹنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ اس بچے نے ڈاکٹر سے کہا: خدا کے واسطے میرا بازو کاٹ لیں مگر آستین نہ کاٹنا کیوں کہ میرے پاس پہننے کا یہی ایک جوڑا ہے۔

☆ 45 ارکان اسمبلی میڈیسن کمپنیوں کے مالک، ادویات مہنگی کرانے میں با اثر مافیا ملوث،

ملک میں ادویات بنانے والی 48 فی صد کمپنیاں ارکین اسمبلی اور 23 فی صد پرائیویٹ ہسپتالوں کے مالکان کی ملکیت

قیمتیں بڑھانے کے نوٹیفکیشن سے 25 روز قبل بھی ادویات کی قیمتوں میں 20 فیصد تک اضافہ کیا جا چکا، رپورٹ۔ اب بتاؤ مہنگی دوائی لینی ہے؟ یا گورنر ہاؤس کی سیر کرنا ہے؟

☆ سر پہ جناح کیپ نیچے سلوٹ زدہ شیروانی، پاؤں میں بوسیدہ بوٹ، عدالت کے کمرے سے باہر نکلے، اور آواز لگائی وسیم بنام سرکار حاضر ہو۔

پتا چلا کہ یہ نائب قاصد ہے جس کو قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مثل لباس دے کر آوازیں لگوائی جا رہی ہیں، اندر داخل ہوئے، اندر جسٹس صاحب انگریز کی گاؤن کندھوں پر سجائے براجمان نظر آئے۔ جو لباس اندر

ہونا چاہیے تھا اس کی باہر ناقدری ہو رہی تھی اور جو لباس باہر ہونا چاہیے تھا وہ اندر عزت افروز تھا، آپ انگریز کی ذلیل سوچ کو آج تک نہیں سمجھے اس نے ہمارے مسلمان بادشاہوں کا لباس ہوٹل کے سیکیورٹی گارڈ کو زیب تن کروا کر بے عزت کیا۔ جناح کیپ جس کو جج صاحبان کو پہن کر بیٹھنا چاہیے اس کو نائب قاصد کو پہنا دیا، ہم اندھی قوم، انگریز کی اس سازش کی اندھا دھند تقلید کرتے جا رہے ہیں۔ پتا نہیں ہمارا کیا بنے گا ...... ......

یہ مسئلہ بار کونسلوں کے لیے غور طلب ہے۔

☆ تحریک انصاف میں معاشرے کا سارا کچرا اور نعرے باز لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں، باقی پارٹیوں میں موروثیت جاری ہے، عمران خان نے 22 سالہ جدوجہد خرابیاں ٹھیک کرنے کے لیے نہیں حکومت حاصل کرنے کے لیے کی تھی (ہارون الرشید)

☆ مولوی پارلیمنٹ میں نہیں مسجد میں اچھے لگتے ہیں۔فیاض الحسن چوہان

لوٹے پارلیمنٹ میں نہیں باتھ روم میں اچھے لگتے ہیں۔حافظ احمد اللہ

☆ جنرل یحییٰ خان کے بعد عمران خان کی حکومت تاریخ کی بدترین حکومت ہے جسے ہر آدمی برا سمجھتا ہے۔(سینئر تجزیہ کار سہیل وڑائچ)

☆ ڈاکٹر حضرات قلم چلاتے وقت اللہ سے ڈریں! ڈاکٹروں کا

1: دوائی لکھنا اور تجویز کرنے کے بدلے دوا ساز (Pharmaceutical) کمپنی سے پیسے یا کمیشن لینا ......یا

2: دوائی لکھنے کے عوض دوا ساز کمپنی کے خرچے پر سیر سپاٹے کرنا اور دعوتیں اڑانا ......یا

3: سستی اور مناسب دوائی چھوڑ کر کسی مخصوص دوا ساز کمپنی کی مہنگی دوائی تجویز کر کے اپنا مفاد پورا کرنا ......یا

4: دوا ساز کمپنی کی طرف سے دیا گیا ٹارگٹ پورا کرنے کے لیے مریض کو غیر ضروری ادویات لکھنا ......یا

5: غیر ضروری طور پر آپریشن تجویز کرنا یا نارمل ڈیلیوری (ولادت) کو آپریشن کے ذریعے کرنا ......یا

6: مالی مفاد یا کمیشن حاصل کرنے کے لیے مریض کو غیر ضروری ٹیسٹ اور ایکسرے وغیرہ لکھنا۔

حرام اور ناجائز ہے۔

☆ مجھے اچھی طرح یاد ہے عمران خان ہر انٹرویو میں ایک ہی کہانی سناتا تھا کہ پیسے نہ ہونے کی وجہ سے میری ماں کا علاج نہ ہو سکا اور آج علیمہ خان کہہ رہی ہیں کہ جائیداد مجھے والدین سے ورثے میں ملی۔کھیل دلچسپ مرحلے میں داخل ہو چکا ہے۔

☆ آج شکور ٹیلرز کے ہاں جانا ہوا شکور صاحب انتہائی پریشان تھے، استفسار پر کہنے لگے بیگم ناراض ہے اور میکے چلی گئی ہے، کہہ رہی تھی علیمہ خان نے سلائی مشین سے اتنی جائیداد بنالی اور آپ نے دوکان پر 5 مشینیں رکھی ہوئی ہیں اور ہم ابھی تک نیو جرسی تو کیا نیو کراچی میں بھی نیا گھر نہیں بنا سکے۔

☆ عورت جیسے جیسے ترقی کر رہی ہے ویسے ویسے فحاشی پھیل رہی ہے۔گھر کا مرد ظالم بنتا جا رہا ہے اور باہر



کا مرد ہم درد بنتا جا رہا ہے۔ایک تلخ حقیقت

☆ پاکستان کی تاریخ میں دین کے نام پر سب سے بڑی سیاست عمران نیازی نے کی ہے۔ریاست مدینہ کا نام لے کے لبرل نظام کی جدوجہد۔

☆ ملک ریاض پاکستانی نفسیات کا ماہر، بھوکوں کے لیے دسترخوان، صحافی کے لیے پلاٹ، سیاست دان کے لیے گھر اور کاریں، نیک بیوروکریٹ کے لیے حج وعمرہ، عیاش آفیسرز کے لیے یورپ کا ویزا، ریٹائرڈ جرنیلوں اور ججوں کے لیے نوکریاں اور عام عوام کے لیے مساجد۔

☆ عمران خان اور فواد چودھری اپ فخریہ ٹویٹ کر سکتے ہیں کہ پہلی حکومت جس میں پولیس والوں نے بچوں کے سامنے نہتے والدین کو بھون ڈالا۔

☆ یہ خلیل کی لاش نہیں یہ ان وعدوں کی لاش ہے جن میں ریاستِ مدینہ کے خواب دکھائے گئے اس شخص کی بیوی اپنی بیٹی کے ساتھ ماری گئی تین بچے زندہ بچ گئے اور وہ تمام عمر انتقام کی آگ میں جلتے رہیں گے ان بچوں کو جلد اور فوری انصاف مہیا کرنا اس ریاست کے حکمرانوں کا فرض ہے جو اسے مدینہ کہتے تھے۔

☆ بی بی بشریٰ کی بیٹی کو پولیس روکے تو DPO تبدیل، اعظم سواتی کا فون اٹینڈ نہ کرے تو IG تبدیلی، معصوم بچوں کو یتیم کرنے پر کون تبدیل ہوگا؟

☆ اگر آپ ملک کے عام شہری ہیں تو سفر کرنے سے گریز کیجئے ورنہ سیکیورٹی ادارے آپ کی فیملی کو کسی بھی وقت دہشت گرد بنا کر مار سکتی ہے۔اگر آپ کا تعلق سیاسی خاندان سے ہے، آپ ملک لوٹنے سے لے کر غداری کے مقدمے میں بھی ملوث ہیں تو گھبرانا نہیں ریاست آپ کو شاہانہ پروٹوکول دے گی۔

☆ اپنے بچوں کے ہمراہ بازار جاتے وقت متعلقہ SHO سے DNA کروا کر NOC لیں۔ہر ناکے پر NOC دکھا کر اپنی اور اپنی اولاد کی حفاظت یقینی بنائیں۔

☆ پاکستانی پولیس دنیا کی وہ واحد پولیس ہے جسے ناکے پر دیکھ کر تحفظ سے زیادہ لٹنے کا ڈر ہوتا ہے۔

☆ ہینڈسم وزیر اعظم کی حکومت میں دن دیہاڑے لوگوں کا خون بہانے والے اہلکار بھی ''نامعلوم افراد'' ہو گئے۔مبارک ہو پاکستانیو!

☆ حکومت کی بدنیتی کا اندازہ اسی بات سے ہو گیا تھا کہ مقدمے میں 16 حاضر ڈیوٹی ناموں کے بجائے نامعلوم افراد لکھا گیا تھا۔

☆ **بل گیٹس** کی بل اینڈ ملینڈا گیٹس فاؤنڈیشن لوگوں کو پولیو کے قطرے پلانے کے علاوہ ایک ایسے بینک میں بھی سرمایہ کاری کر چکی ہے جہاں دنیا کا کوئی ارب پتی بھی اپنا اکاؤنٹ نہیں کھول سکتا۔

اس بینک میں سونا، چاندی یا کرنسی کے بجائے ''دیسی یا قدرتی بیجوں'' کو جمع کیا جا رہا ہے۔

اس بینک کا آفیشل نام Svalbard Global Seed Vault ہے تاہم یہ Doomsday Seed Vault کے نام سے مشہور ہے۔یہ ڈومز ڈے سیڈ بینک Svalbard قطب شمالی سے 1100 کلو

میٹر کے فاصلے پر آرکٹک نامی سمندر کے کنارے ایک بہت بڑی چٹان کے اندر واقع ہے۔ یہ علاقہ ناروے کے زیر ملکیت ہے۔

یہ غالبًا دنیا کا محفوظ ترین بینک ہے۔اس بینک کے دوہرے بلاسٹ پروف دروازے ہیں۔اس کے لاکر سخت ترین موٹے سٹیل کے بنے ہیں جب کہ بینک کی اندرونی دیواریں ایک میٹر کنکریٹ کی موٹی تہہ سے بنی ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ اس میں 30 لاکھ مختلف اقسام کے بیجوں کو محفوظ کیا جا رہا ہے۔اس بینک سے باہر ایسے سینسر لگے ہیں جو بینک سے باہر دور دور تک کسی بھی حرکت کو مانیٹر کر لیتے ہیں۔

ایسا علاقہ جہاں بندہ نہ بندے کی ذات بل اینڈ ملینڈا گیٹس فاؤنڈیشن اتنی بڑی سرمایہ کیوں کر رہی ہے وہ بھی اس پراجیکٹ میں؟؟

شاید کچھ اور تفصیلات آپ کے گوش گزار کروں تو آپ کو معاملات سمجھنے میں آسانی ہو۔

اس بینک میں بل گیٹس کی پارٹنر جان ڈی راک فیلر کی کمپنی ہے۔وہ جان ڈی راک فیلر جس کو بہت سے لوگ 31 ویں درجے کا فری میسن قرار دیتے ہیں۔(فری میسن ایک یہودی خفیہ تنظیم ہے جو زائی نسٹ یہودیوں پر مشتمل ہے۔ یہ تنظیم پوری دنیا پر قبضے کی راہ ہموار کرنے کے لیے ہر قدم اٹھاتی ہے۔یہی تنظیم دوسری جنگ عظیم کی بنیادی وجہ مانی جاتی ہے مگر لوگوں کو اس کا علم نہیں کیوں کہ اسی وجہ سے یہ خفیہ تنظیم ہے۔اس کی مکمل تفصیل دوسرے باب میں پڑھ سکتے ہیں۔)

بل گیٹس، راک فیلر کے علاوہ دنیا بھر میں جی ایم او بیج پیدا کرنے والی دنیا کی چند بڑی شخصیات اس بینک میں ان کی پارٹنر ہیں۔ یہ سب مل کر آنے والے وقت کے لیے بیجوں کو محفوظ کر رہے ہیں جب دنیا سے ''دیسی یا قدرتی بیج''ختم ہو جائے گا یا کر دیا جائے گا۔

دل چسپ بات یہ ہے کہ دنیا بھر سے دیسی یا قدرتی بیج کو ختم کرنے کی مہم کا روح رواں خود جان ڈی راک فیلر تھا اور اب اسکی کمپنی۔نیز اسی بینک کے دوسرے دو پارٹنرز دوپانٹ اور سنگنٹا جی ایم او یا عرف عام میں ''ھائی برِیڈ'' بیج کی دو دنیا کی سب سے بڑی کمپنیاں چلا رہے ہیں۔

ان کو توقع ہے کہ کچھ عرصے بعد دنیا بھر میں قدرتی بیج کے خاتمے کے ساتھ ہی دنیا کے تمام کسان خود بیج پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو جائیں گے۔تب یہ دنیا بھر میں خوراک پر کنٹرول حاصل کر لیں گے اور ان کے ڈومز ڈے بینک میں موجود بیجوں کے سامنے دنیا کی تمام سونا چاندی کی طرح ہوگی۔

بل گیٹس اور راک فیلر کے حوالے سے کچھ چیزیں اور بھی کافی دل چسپ ہیں۔مثلاً

جان ڈی راک فیلر پر الزام تھا کہ وہ ایک ایسے پروگرام کو فنڈنگ کر رہا ہے جو جینیٹکلی انسانوں کی نئی نسل بنانے کے پراجیکٹ پر کام کر رہی ہے۔

اس پراجیکٹ کو چلانے کی ذمہ داری جس شخص کو سونپی گئی ہے اسکا نام Margaret Catley- Carlson ہے جو جان ڈی راک فیلر کے دنیا کی آبادی کم کرنے کے لیے بنائی گئی تنظیم کا



چیئر مین رہ چکا ہے جو 1952 سے دنیا بھر میں برتھ کنٹرول پر کام کر رہی ہے اور اس کا ہیڈ آفس نیو یارک میں ہے۔ یہ شخص Suez Lyonnaise des Eauxt نامی منرل واٹر بنانے والی دنیا کی ایک بہت بڑی کمپنی کا اہم عہدیدار بھی ہے۔

کیلی فورنیا سے تعلق رکھنی والی اس کمپنی Epicyte نے 2001 میں اعلان کیا کہ وہ مکئی کی ایسی قسم تیار کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں جو مردوں پر اثر انداز ہو کر برتھ کنٹرول کر سکتی ہیں۔اسی کی ایک کڑی بچپن میں دی جانے والی ویکسین بھی ہیں جو بل گیٹس کی سرمایہ کاری پر مشتمل ہے۔

اس Epicyte کمپنی نے اعلان کیا کہ وہ اس پر مزید کام کرنا چاہتے ہیں تو جانتے ہیں ان کو یہ پراجیکٹ سپانسر کرنے کے لیے کون ملا؟ DuPont اور Syngenta۔جو ڈومز ڈے سیڈ بینک کے پارٹنر ہیں۔۔

ان کے علاوہ یو ایس ڈیپارٹمنٹ آفس بھی انکی فنڈنگ کر رہا ہے۔

1990 میں ڈبلیو ایچ او نے ایک مہم چلائی جس میں Nicaragua, Mexico and the Philippines کی لاکھوں خواتین کو ٹیٹنس نامی بیماری کے خلاف ویکسین پلائی جو زنگ آلود کیل وغیرہ چبھنے سے لگ سکتی ہے۔

حیرت انگیز طور پر یہ ویکسین مردوں کو نہیں پلائی گئی حالاں کہ مردوں کو بھی یہ بیماری لگنے کے اتنے ہی امکانات ہیں۔ Comite Pro Vida de Mexicot نامی ادارے نے ان ویکسین کو ٹیسٹ کیا تو ان میں ایسے کیمیکل تھے جو خواتین میں پریگنینسی کے مسائل پیدا کر سکتے تھے۔

ان سب سے بڑھ کر بل گیٹس کی پولیو مہم ایک خطرناک عفریت کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے اور اس پر بے شمار سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔

صرف پاکستان میں دستوں کے امراض اور سانس کی تکلیف کے باعث ہر ایک منٹ میں ایک بچہ وفات پا جاتا ہے۔ہیپاٹائٹس کے سبب ہر سال چار لاکھ بچے لقمہ اجل بنتے ہیں اور پاکستان میں دس ملین سے زائد لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں۔جبکہ عالمی ادارہ صحت کی تحقیق سن دو ہزار گیارہ کے مطابق پاکستان افغانستان اور نائیجیریا میں پچیس کروڑ میں سے صرف چھ سو پچاس بچے پولیو کے مرض میں مبتلا تھے!

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جن امراض کی وجہ سے لاکھوں انسان ہلاک ہو رہے ہیں وہ کسی کو نظر نہیں آ رہے اور چھ سو پچاس بچوں میں پولیو کی وجہ سے یہ ویکسین زبردستی تمام ممالک میں بچوں کو پلائی جا رہی ہے اور اس پر بل گیٹس کی 60 ارب ڈالر کی دیوہیکل ''فلاحی تنظیم'' کام کر رہی ہے۔آخر اس کی وجہ کیا ہے؟؟؟

نائیجیرین فارماسیوٹیکل سائنٹسٹ ڈاکٹر ہارونا کائیتا کے مطابق یہ لوگوں کو بانجھ بنانے کی مہم ہے۔

جہاں تک پولیو ڈراپس پلانے کی UNICEF کی تیار کردہ حکمت عملی اور اس کے نتیجے کی بات ہے تو یہ جان کر حیرت ہوتی ہے کہ جب 1984ء میں عالمی سطح پر پانچ سال کے بچوں کو پولیو ڈراپس پلانے کا آغاز کیا گیا تھا تو اس مہم کا نعرہ تھا ''ایک بوند زندگی میں ایک بار''

اوراب یہ نعرہ بدل دیا گیا ہے ''دو بوند پولیو ڈراپس کی ہر بار'' اس طرح اب سال بھر میں تقریباً چالیس بار سے بھی زائد یہ خوراک پانچ سال تک کے بچوں کو پلائی جارہی ہے۔ آخر ایسا کیوں؟

امریکہ نے اپنے ملک میں انڈین بندر کی کلیجی سے بنائے جانے والے قطروں پر مجبوراً پابندی لگادی کیوں کہ وہ لوگوں میں دماغی کینسر، فالج اور کئی طرح کے امراض پیدا کررہی تھی۔ یہ ایک بہت ہی لمبا موضوع ہے اور ایک ہی بار میں بیان نہیں کیا جا سکتا......

شاید بل گیٹس اور راک فیلر کچھ ایسا کررہے ہیں اور کچھ ایسا جانتے ہیں جو ہم نہیں جانتے۔

اب ذرا واپس آتے ہیں "ڈومزڈے سیڈ بینک" کی طرف......

سنا ہے کہ اس حوالے سے حضور ﷺ کی ایک حدیث بھی موجود ہے جس کے مطابق قیامت قریب آئے گی تو ایک دانے کے لیے لڑائی ہوگی۔ (صاحب علم حضرات سے تصحیح کی درخواست ہے۔ اس حدیث کو سرچ کرکے حدیث کا ریفرنس لکھا جائے گا ان شاءاللہ) ذرا غور کیجئے ایک دانے سے کسی انسان کی بھوک نہیں مٹ سکتی پھر اسکی اتنی اہمیت کیسے ہوسکتی ہے کہ اس کے لیے جنگ ہو؟

شاید اس لیے کہ جنگ کرنے والوں کو علم ہوگا کہ دانے کے حصول کی صورت میں وہ اناج کی ری پروڈکشن کی صلاحیت حاصل کرسکتے ہیں جوان کو ''کسی'' کی محتاجی سے نجات دلا سکتی ہے۔

اللہ ان کسانوں پر رحم کرے جو دیسی بیج اگاتے ہیں اور ان پر رحم کرے جو اس کو محفوظ کررہے ہیں۔

ویسے ذرا سبزی والے کے پاس جائیے اور چیک کیجیے کہ کون کونسی ''دیسی سبزی'' دستیاب ہے۔

☆ مجھے دورہ سعودیہ سے واپس آنے دیں مولانا سمیع الحق کے قاتل پکڑ لوں گا۔
مجھے دورہ چین سے واپس آنے دیں طاہر داوڑ کے قاتل پکڑ لوں گا۔
مجھے دورہ ترکی سے واپس آنے دیں علی رضا عابدی کے قاتل پکڑ لوں گا۔
مجھے دورہ قطر سے واپس آنے دیں ساہی وال مقتولین کے قاتل پکڑ لوں گا۔

## ☆ سوچنے والی بات یہ ہے

جس ملک میں لاکھوں لوگ تبلیغی اجتماعات میں جاتے ہوں۔ جہاں لاکھوں لوگ دعوت دین کے لیے سفر کرتے ہوں۔ جہاں سے لاکھوں لوگ بیت اللہ عمرہ اور حج کے لیے جاتے ہوں۔ میلادالنبی کے موقع پر ہر شہر میں جلوسوں میں لاکھوں لوگ شامل ہوں جس ملک میں ہر رات لاکھوں محافل میلاد اور دوروس قرآن ہوتے ہوں۔ جس ملک میں یوم عاشور والے دن لاکھوں لوگ غم حسین میں عزاداری کرتے ہوں۔ جس ملک میں عید اور جمعے کے بڑے بڑے اجتماعات ہوتے ہوں۔ جس ملک میں تسبیحات پڑھنے والے لاکھوں میں اور درود وسلام کی تعداد اربوں میں ہو۔

وہ ملک ایمانداری میں دنیا میں 160 ویں نمبر پر آئے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان عبادات اور ریاضتوں کا فائدہ کیا جس میں عبادت اور ریاضت کی بنیادی روح ایمانداری ہی نہیں پیدا ہورہی۔ ہم کس کو



دھوکا دے رہے ہیں خود کو یا پھر اپنے خدا کو؟ سوچیے گا ضرور

☆ چیف جسٹس صاحب ، 17 جنوری 2019 ، بہت قریب ہے۔۔

عافیہ صدیقی رزلٹ صفر ، عزیر بلوچ رزلٹ صفر ، عابد باکسر رزلٹ صفر ، ڈاکٹر عاصم رزلٹ صفر ، شرجیل میمن رزلٹ صفر ، کرنل جوزف رزلٹ صفر ، ریمنڈ ڈیوس رزلٹ صفر ، مجید رکن بلوچستان اسمبلی پولیس اہلکار کا قتل رزلٹ صفر ، انسپکٹر اعجاز قتل رزلٹ صفر ، ماڈل ایان علی رزلٹ صفر ، 12 مئی قتل عام رزلٹ صفر ، احد چیمہ ریمانڈ پر ریمانڈ رزلٹ صفر ، فواد حسن فواد صرف ریمانڈ رزلٹ صفر ، منشی اسحاق ڈالر رزلٹ صفر ، رابعہ رینٹل کیس رزلٹ صفر ، نیو بینظیر ائیر پورٹ کرپشن کیس رزلٹ صفر ، رئیسانی حرام کمائی گھر سے برآمد رزلٹ صفر ، ایم کیوایم غداری کیس ثبوت موجود رزلٹ صفر ، ایم کیوایم ڈنشگر دی را فنڈنگ ثبوت موجود رزلٹ صفر ، اصغر خان کیس رزلٹ صفر ، شہد کی بوتل رزلٹ صفر ، بلدیہ ٹاون رزلٹ صفر ، سانحہ ماڈل ٹاون رزلٹ صفر ، شاہ رخ جتوئی کیس رزلٹ صفر ، راؤ انوار ناحق قتل عام ثبوت موجود رزلٹ صفر ، 56 کمپنی اسکینڈل رزلٹ صفر ، صاف پانی کرپشن کیس رزلٹ صفر ، سستی روٹی تندور کرپشن رزلٹ صفر ، کلبھوشن یادیو دشمن جاسوس رزلٹ صفر ، نندی پور کرپشن کیس رزلٹ صفر ، بابر غوری ایم کیوایم کیس رزلٹ صفر ، گستاخ بلاگرز کیس آزاد رزلٹ صفر ، آسیہ ملعونہ گستاخی کیس رزلٹ صفر ، ارسلان افتخار کیس رزلٹ صفر ، حافظ عبدالکریم کرپشن کیس رزلٹ صفر ، حسین حقانی کیس رزلٹ صفر ، پرویز رشید غداری کیس رزلٹ صفر ، جیوٹی وی غداری کیس رزلٹ صفر ، اور نہ جانے ان جیسے ہزاروں کیس امیروں ، وڈیروں ، جاگیرداروں اور بزنس مینوں کے رزلٹ صفر

مگر غریب آدمی کے لئے قانون فرعون بن جاتا ہے ، عدالت ذلالت بن جاتی ہے ، انصاف تو ملتا ہی نہیں ، ہزاروں بے گناہ قید میں ہیں اور گناہ گار آزاد ، اسلامی جمہوریہ پاکستان میں یہاں کوئی غریب آدمی ادارے پر تنقید کرلے تو غداری میں دھر لیا جاتا ہے مگر الطاف بھائی آزاد ، زرداری اینٹ سے اینٹ بجائے آزاد ، پرویز رشید آزاد ، میٹر ریڈر شاہ صاحب آزاد ، حسین حقانی آزاد ، اسفند یار ولی آزاد ، محمود خان اچکزئی آزاد ، سپریم کورٹ ، پاک فوج آئی ایس آئی پر بھونکنے والے بڑے بڑے عہدوں پر آزاد ہیں اپنی خواہش کیلئے فیصل آباد ، راولپنڈی اسلام آباد کراچی پشاور کو بند کروانے والے ملکی وقار سالمیت پر حملہ کرنے والے آزاد ، تھانوں پر حملہ کرکے اپنے بندے چھڑوانے والے آزاد ، ناکے پر کھڑے پولیس اہلکاروں پر شراب کے نشے میں دھت گاڑیاں چڑھانے والے آزاد کیا سسٹم ہے میرے ہم وطنوں ، بڑے پھنستے نہیں ، چھوٹے بچتے نہیں ، کیا کبھی ہم بھی انصاف کو ہوتا دیکھیں گے۔!!

## ☆ روپیہ کیوں سستا ہے

ایک شخص صبح اٹھتا ہے۔ ''کول گیٹ'' سے برش کرتا ہے ''جے لٹ'' سے شیو کرکے ''لکس'' سے نہاتا ہے اور نہانے کے بعد ''لیوس'' کی پینٹ شرٹ پہن لیتا ہے۔ ناشتہ کرنے کے بعد ''ہنڈا'' کی گاڑی میں بیٹھ کر کام پر چلا جاتا ہے۔ راستے میں ایک جگہ سگنل بند ہوتا ہے وہ جیب سے ''آئی فون'' نکالتا ہے اور ''زونگ'' پے فور

جی (4G) چلانا شروع کر دیتا ہے اتنے میں سبز بتی جلتی ہے آفس پہنچ کر ''ایپل'' کے کمپیوٹر میں کام میں مشغول ہو جاتا ہے۔کافی دیر کام کرنے کے بعد اسے بھوک محسوس ہوتی ہے تو ''میک ڈونلڈ'' سے کھانا اور ساتھ میں ''نیسلے'' کا پانی بھی منگواتا ہے کھانے کے بعد ''نیس کیفے'' کی کافی پیتا ہے اور پھر تھوڑا آرام کرنے چلا جاتا ہے۔کچھ آرام کے بعد دوبارہ کام میں مشغول ہو جاتا ہے۔کچھ دیر بعد ''راڈو'' کی گھڑی میں ٹائم دیکھتا ہے تو اسے پتہ چلتا ہے کہ واپسی کا وقت ہوگیا ہے تو وہ دوبارہ ''ہنڈا'' کی گاڑی اسٹارٹ کرتا ہے اور گھر کے لئے روانہ ہو جاتا ہے کچھ ہی لمحے بعد ''شیل'' کا پیٹرول پمپ آجاتا ہے وہاں سے ٹنکی فل کرواتا ہے اور سپر سٹور کا رخ کر لیتا ہے۔سپر اسٹور سے بچوں کے لئے ''میگی اور کنور'' کے نوڈلز وغیرہ خرید لیتا ہے۔سپر سٹور کے ساتھ ہی ''پیزا ہٹ'' سے وہ بیوی بچوں کے لئے پیزا بھی خرید لیتا ہے۔گھر جا کر کھانا کھانے کے بعد سب گھر والے ''سونی'' کے ٹیلے ویژن پر خبریں سن رہے ہوتے ہیں اور ہاتھ میں ''کوک'' کے گلاس پکڑے ہوتے ہیں کہ خبر آتی ہے کہ پاکستانی روپیہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں مزید گر گیا یہ سن کر وہ آگ بگولہ ہو جاتا ہے اور اونچی آواز میں بولتا ہے آخر کیوں پاکستانی کرنسی دن بدن گرتی جارہی ہے؟

آخر کیوں پاکستانی معیشت ٹھیک ہونے کی بجائے بدتر ہوتی جارہی ہے؟ آخر کیوں؟

آخر کیوں ہم پورا دن امپورٹڈ اشیاء استعمال کر کے پاکستانی کرنسی گرنے اور معیشت خراب ہونے پر حیران ہوتے ہیں؟

آخر ہم چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟ آخر کیوں ہم پاکستانی اشیاء کی بجائے امپورٹ اشیا کو ترجیح دیتے ہیں؟

مانا کے پاکستانی اشیاء کی کوالٹی زیادہ اچھی نہیں لیکن ہم کوشش تو کر سکتے ہیں

آخر کیوں ہم کوشش نہیں کرتے؟ آخر کیوں!!!!!!؟؟

## ☆ جاپانی طرز زندگی

جاپان میں بچوں کو پہلی کلاس سے لے کر پنجم کلاس تک ایک مضمون ''اُ بیکیٹس'' کے نام سے پڑھایا جاتا ہے اس پیریڈ میں بچہ اخلاق اور دوسروں سے کیسے پیش آنا ہے؟ یہ سیکھتا ہے۔پہلی سے لے کر مڈل یعنی آٹھویں تک بچے کو کہیں فیل نہیں کیا جاتا۔اس لیے کہ اس عمر میں تعلیم کا مقصد تربیت، معنی ومفہوم سکھانا اور تعمیر شخصیت ہوتا ہے۔صرف رٹا رٹانا نہیں۔جاپانی اگرچہ دنیا کی امیر ترین قوموں میں سے ہیں لیکن ان کے گھر میں کوئی خادم اور آیا نہیں ہوتی۔باپ اور ماں ہی گھر کی دیکھ بھال اور اولاد کی تربیت وتعلیم کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔جاپانی بچے اپنے اساتذہ کے ساتھ مل کر روزانہ 15 منٹ تک اپنا مدرسہ صاف کرتے ہیں۔نتیجہ یہ ہے کہ پوری قوم عجز وانکسار کا پیکر اور صفائی ستھرائی کی شیدائی ہے۔

جاپانی اسکولوں میں بچے اپنا ٹوتھ برش ساتھ لے جاتے ہیں۔مدرسہ میں بھی کھانے کے بعد دانتوں کی صفائی کرتے ہیں۔اس طرح چھوٹی عمر میں ہی انہیں حفظانِ صحت کی تعلیم اور تربیت ملتی چلی جاتی ہے۔مدرسہ کے اساتذہ اور دیگر منتظمین بچوں کا کھانا کھانے سے آدھا گھنٹہ قبل خود ہی کھانا کھا کر چیک کرتے ہیں



کہ کھانا ٹھیک ہے یا نہیں؟ اساتذہ بچوں کو جاپان کا مستقبل سمجھتے ہیں لہٰذا ان کی صحت کی حفاظت ہمیشہ مقدم رکھتے ہیں۔جاپان میں صفائی کے عملے کو ''ہیلتھ انجینئر'' کہا جاتا ہے اور اس کی ماہانہ تنخواہ 5,000 سے 8,000 ڈالر تک ہوتی ہے اور ان ورکرز کو باقاعدہ ٹیسٹ انٹرویو کے بعد ہی جاب پر رکھا جاتا ہے۔ریل گاڑی، ہوٹلز اور بند جگہوں پر موبائل کا استعمال ممنوع ہے۔موبائل میں سائلنٹ کی جگہ اخلاق لکھا ہوتا ہے۔ریسٹورنٹ میں جائیں تو آپ دیکھیں ہر کوئی اتنا ہی کھانا لے گا جس قدر کہ اس کی ضرورت ہے۔کوئی فرد پلیٹ میں کھانا نہیں چھوڑتا۔

جاپان میں ریل گاڑیوں کے لیٹ ہونے کا کوئی تصور ہی نہیں ہے۔اسی لیے تاخیر کا تناسب صرف 7 سیکنڈ پر ایئر ہے۔جاپانی قوم وقت کی قدر اور قیمت کو اچھی طرح سے جانتی ہے اور ایک ایک سیکنڈ اور منٹ کا پورا پورا حساب رکھتی ہے۔

☆ **جناب حامد میر** کہتے ہیں: ہم، من حیث القوم، کتنے بے غیرت ہو چکے ہیں ......

یہ تلور کا شکار اتنا خاص کیوں ہے......؟

اور یہ شکار صرف عرب شہزادے ہی کیوں کرتے ہیں......؟

گورے بھی شکار کے بہت شوقین ہوتے ہیں لیکن کبھی سنا نہیں کہ شکار کے لئے وہ یہاں آئے ہوں، ویسے بھی ایک معمولی پرندے کے لیے عربوں کے اربوں کی ضرورت کیوں پڑتی ہے......؟؟؟

اور یہ شکار پاکستان، انڈیا اور بنگلہ دیش جیسے ملکوں میں ہی کیوں کیا جاتا ہے......؟

تلور تو ایک آزاد پرندہ ہے، سال میں دو دفعہ اپنا سفر ٹھنڈے ممالک سے گرم ممالک اور پھر گرم سے ٹھنڈے ممالک کی طرف کرتا ہے، یہ پرندے اس سفر کے دوران دنیا کے بیسوں ممالک سے گزرتے ہیں جن میں عرب ممالک بھی شامل ہیں، پاکستان میں مقامی لوگ بھی اس کا شکار کرتے ہیں۔

مجھے خود ایک دفعہ بہاول پور کے ایک دوست کے ساتھ شکار کا اتفاق ہوا تھا اور تلور کھانے کا موقع بھی ملا، ذائقہ میں گوجراں والا سے ملنے والے چڑوں سے زیادہ کمال کا نہیں تھا اور مجھے ذاتی طور پر اس میں کوئی ایسی خاص بات نظر نہیں آئی کہ اس کے شکار کے لئے اتنی محنت یا سرمایہ خرچ کیا جائے......

پھر بھی عرب شہزادے اس شکار کے اتنے شوقین کیوں ہوتے ہیں اور یہاں آکر ہی کیوں......؟ حالاں کہ ان کو شکار زندہ یا مردہ ان کے ممالک میں بصد خوشی پہنچایا جا سکتا ہے لیکن اندر کی کہانی اس شکار سے بھی زیادہ ہول ناک اور بربریت سے بھری ہے۔

پچھلے دنوں میری ملاقات بہاول پور میں عرب شہزادوں کی سکیورٹی پر مامور ایک سیکیورٹی آفیسر سے ہوئی جو ایک ریٹائر میجر تھے اور اسلام آباد میں کوئی نئی جاب تلاش کر رہے تھے۔جب کہ اُن کا کہنا تھا کہ وہاں وہ دو لاکھ کی تنخواہ لیتے تھے۔

میں نے سوال کیا: ''آپ نے یہ جاب کیوں چھوڑی......؟''

میجر صاحب نے جواب دیا: ''فوجی ہوں ضمیر نے گوارا نہیں کیا۔'' میرے لئے یہ جواب حیرت انگیز تھا لیکن جو کچھ اُن سے سنا پیشِ خدمت ہے۔
ان میجر صاحب کا کہنا تھا: ''سیکیورٹی آفیسر کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ مہمان کو ائیر پورٹ سے لے اور ہر لمحہ اس کے ساتھ رہے اور اُسے واپس ائیر پورٹ پر بحفاظت پہنچائے اور مہمان ہر وقت اس کی نظر میں رہے، لہٰذا اس سے زیادہ کسی مہمان کی ذاتی مصروفیات کو کوئی نہیں جانتا۔''
ہم سب نے کبھی غور کیا ہے کہ عرب شہزادے جب بھی شکار پر آتے ہیں اکیلے کیوں آتے ہیں؟ اُن کے ساتھ اُن کی فیملی یا بیویاں کیوں نہیں آتی؟ کیا ان کی بیگمات کو تلور اور ہرن کا گوشت پسند نہیں؟؟؟
کہانی کچھ یوں ہے، شہزادے جب شکارگاہ میں آتے ہیں تو محل سے دور خیمہ بستی قائم کی جاتی ہے، جہاں یہ دوپہر کے بعد شکار شروع کرتے ہیں،، شکار میں شکرے، کتے، گھوڑے، اونٹ، باز اور 4×4 گاڑیاں استعمال ہوتی ہیں۔ شکار مغرب سے پہلے ختم ہو جاتا ہے پھر مغرب کی نماز کی باجماعت ادائیگی ہوتی ہے اور شکار پکایا جاتا ہے۔ باربی کیو، ہانڈی، کڑھائی، سٹیم روسٹ کے ساتھ ساتھ ہزاروں طرح کے میٹھے اور ہریسہ اور پھر عشاء کی باجماعت نماز سے پہلے اسے کھا لیا جاتا ہے۔
پھر شہزادے اپنے خیموں کا رخ کرتے ہیں جہاں حکومت پاکستان، مقامی انتظامیہ اور لوگوں کے تعاون سے، ان شہزادوں کی نفسانی ہوس پوری کرنے کیلئے کم عمر مقامی لڑکیوں علاقائی انداز میں ملبوس کر کے سونے کے زیورات سے مزین کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ اِس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ لڑکیاں مقامی یعنی پاکستانی ہوں، کسی کی عمر بارہ یا چودہ سال سے زیادہ نہ ہو۔ شہزادوں کو پیش کرنے سے پہلے پاکستان کی اِن بیٹیوں کو مشک و عنبر سے نہلا دھلا کر ''خاص ٹریننگ'' دی جاتی ہے تاکہ شہزادوں کو کسی طرح کی ''مزاحمت یا پریشانی'' کا سامنا نہ ہو۔ اندر کے حالات تو کوئی نہیں جانتا کہ ان بچیوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے لیکن وہی ہوتا ہوگا جو ایک باز ایک ننھی سی چڑیا کے ساتھ کرتا ہے۔''
میجر صاحب نے کہا: میں نے خیموں کے باہر ''وہ آوازیں'' سنی ہیں جو کسی عقوبت خانے سے آتی ہیں۔ اس تجربے کو بتاتے ہوئے ایک فوجی کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ خود سوچ لیں جہاں ایک فوجی کی ہمت جواب دے گئی وہاں ظلم کس نہج پر ہوگا۔ بربریت کیسے محو رقصاں ہوگی۔
کتنی بار بچیاں بے ہوش ہو جاتی ہیں، لہولہان ہو جاتی ہیں لیکن مشائخ اتنے بے رحم یا سنگ دل نہیں ہیں، حاضر سروس ڈاکٹروں اور نرسوں کی ایک ٹیم ہمہ وقت وہاں موجود ہوتی اور ضرورت پڑنے پر ایمبولینس ان کو شہر میں واقع شیخ زائد بن سلطان ہسپتال بھی لے جاتی ہے۔ شاید اسی غرض سے یہ ہسپتال وہاں بنوایا تھا۔ شیخ زید ہسپتال کے ڈاکٹر بھی اس بات کے گواہ ہیں جب ایمرجنسی میں یہ کم سن پاکستانی بیٹیاں گہرے اندرونی زخموں کی وجہ سے کئی کئی دن ہسپتال میں گزارتی ہیں اور کئی تو اپنی جان سے جاتی ہیں۔
میرا پوری قوم سے سوال ہے۔ کیا ہم دلال ہیں یا یہ ملک ہیرا منڈی ہے؟ چند سکوں اور ریزوں کی مراعات



کے بدلے ہم اپنی بیٹیاں بیچ دیتے ہیں۔ کس کام کا ہمارا ایٹم بم؟ کس کام کی یہ آزادی، جو ہزاروں جانیں دے کر ملی تھی......؟؟ کہاں جاتی ہے غیرت قومی، جب یہ شہزادے آپس میں بیٹھ کر پاکستانی قوم کی عزت کی دھجیاں اڑاتے ہیں۔ ہم جن ممالک کے شہزادوں کے سامنے کمر تک جھکا کے کورنش بجالاتے ہیں اُن کا پورا ملک پاکستان کے ایک شہر سے بھی چھوٹا ہوگا۔ اور کمزور اِس قدر کہ اگر ایک بریگیڈ فوج بھیج دی جائے تو جنگ لڑے بغیر ہتھیار ڈال دیں گے۔ لیکن میرے خیال میں قصور اُن شہزادوں کا نہیں قصور ہمارا ہے۔ کیوں کہ جب ہم قومی عزت و غیرت کو تھال میں رکھ کر سربازار کھڑے ہوں گے تو خریدار تو کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ ویسے اتنی بے عزتی اور بے توقیری کے بعد ہمیں یہ ایٹم بم اپنے دارالحکومت میں رکھ کر چلا لینا چاہیئے۔ شائد ہمارے بعد یہاں جو کوئی بھی قوم دوبارہ آباد ہو وہ ہماری طرح اس زمین پر بوجھ نہ ہو۔

### ☆ ''نعت خوانی: وقت نے کیا کچھ بدل دیا......

20 سال پہلے کی نعتیہ محافل کا دور اگر یاد کریں تو اشتہارات سادہ اور بغیر تصاویر کے ہوا کرتے تھے- نعت خواں حضرات زیادہ تر سفید لباس اور واسکٹ زیب تن کرتے اور جالی والی سفید ٹوپی پہنتے تھے- سینئر نعت خواں جناح کیپ بھی پہنتے، ڈائری ہاتھ میں تھامے باادب انداز میں ہاتھ باندھ کر اور کبھی کبھار تو آنکھیں بھی مکمل طور پر بند کر کے نعت شریف پیش کرتے-

مائیک سٹینڈ پر لگا ہوتا اور ہر نعت خواں تمہیدی گفتگو کے نام پر میزبان اور بااثر شخصیات کی چاپلوسی کے بجائے درود شریف سے آغاز کرتا بلکہ ایک ہی حاضری کے دوران ہر کلام سے پہلے درود پاک کا نذرانہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں پیش کیا جاتا- کلام معیاری اور سوز و گداز سے بھرپور ہوتا -نعت خواں شہرت کی بجائے عزت کماتے اور پیسے کی بجائے دعائیں لیتے -موبائل فون کی ایجاد سے پہلے اسٹیج والوں اور حاضرین کی توجہ موبائل کی بجائے پڑھنے والے کی طرف ہوتی -ایک آدھ کیمرا ویڈیو ریکارڈ کرتا -نعت پڑھنے والے نعت پڑھتے اور گفتگو کم کرتے جب کہ خطاب کرنے والے بھی خطاب کرتے اور نعتیں کم سناتے تھے-

اسٹیج کی آرائش سادہ مگر پُروقار ہوتی تھی --سامعین کی آمد کا مقصد کسی ایک نعت خواں کو سننا نہیں بلکہ پوری محفل میں باادب حاضری دینا ہوتا تھا یہی وجہ تھی کہ اشتہاروں پر یہ جملہ نہیں ہوتا تھا کہ "فلاں صاحب اتنے بجے پڑھیں گے "- ہر نعت خوان ایک رات میں ایک ہی محفل میں حاضر ہوتا لہٰذا مجھے پڑھاؤ، مجھے پڑھاؤ، آگے جانا، آگے پڑھنا، لیٹ ہوگیا جیسی تکرار سے بھی ماحول محفوظ تھا- نقیبِ محفل مختصر وقت میں اپنا فرض انجام دیتا اور سبحان اللہ، ماشاءاللہ کہنے کو سامعین کی مرضی پر چھوڑ دیتا- پچھلے دور میں چند ایک بزرگ نعت خواں ربیع الاول یا دیگر مہینوں میں برطانیہ یا کسی اور ملک کا رخ کرتے اور وہاں سفیرِ نعت کے طور پر باادب انداز میں اپنی خدمات سرانجام دیتے- لہٰذا نہ تو فیس بک پر کسی کی بیرونِ ملک حرکتوں کا چرچا ہوتا اور نہ ہی غیر ملکی نعتیہ تنظیموں کو ''کسی'' پر پابندی لگانے کی ضرورت پیش آتی۔ اور پھر اکیسویں صدی کا آغاز ہوا-

انٹرنیٹ، ٹیکنالوجی، نت نئے چینل آ گئے - جیسے سیاست، ادب، تعلیم، کھیل سب کچھ کمرشیلائز ہوتا گیا اسی طرح نعت خوانی کے ماحول میں بھی بے پناہ تبدیلیاں رونما ہوئیں جن میں زیادہ تر منفی رجحانات سامنے آئے - نجانے کہاں کوتاہی ہوئی؟ اور کس کی نظر لگی کہ وہ تمام خوب صورت ماحول اگلی نسل کو منتقل نہیں ہو سکا - نجانے کون تھا جس نے اشتہاروں پہ تصویریں لگانا شروع کیں؟ مائیک اسٹینڈ سے اتر کر ہاتھ میں آ گیا اور میوزک کنسرٹ کی طرح مائیک لہرا لہرا کر پڑھنے کا رواج عام ہوتا گیا - ڈائری کی جگہ موبائل نے لے لی - میوزک کنسرٹ میں استعمال ہونے والی رنگ برنگی لائٹس لگ گئی - آج جب ڈرون کیمرا اُڑتا ہے تو لوگ سب کچھ بھول کر اسے دیکھنے لگ جاتے ہیں - گرمیوں میں تو وہ کیمرا ٹھنڈی ہوا دے کر خوشگوار اثر بھی مہیا کرتا ہے -

نقابت پرفارمنس بن گئی ہے - بیک وقت چار چار مائیک پہ ردھم بنایا جاتا ہے - نعت خواں پڑھ رہا ہوتا ہے تو نقیب کو شعر یاد آنے لگتے ہیں چاہے اپنے وقت میں ایک بھی یاد نہ آئے - محفل کا آرگنائزر بھی چاہتا ہے کہ نقیب، نعت خواں، جونیئر، سینئر ایسے مل کے پڑھیں کہ ایک ہنگامہ سا برپا ہو جائے اور لوگوں کے لیے یادگار بن جائے - آج کل وجد کا رواج بھی مارکیٹ میں ہے اور اس کا ریٹ بھی اچھا چل رہا ہے - اسٹیج پر باقاعدہ سیلفی سیشن منعقد ہوتا ہے - کبھی کبھار تو ایک پڑھنے والا دوسرے نعت خوانوں کو باتوں باتوں میں طعن وتشنیع کا نشانہ بھی بنا دیتا ہے - ماشاءاللہ بہت سارے لوگ تو ایک ہی وقت میں محافل کے سٹیج پر بھی موجود ہوتے ہیں اور فیس بک پر لائیو بھی - ایسے میں کہاں کی حاضری اور کہاں کی حضوری؟؟ کہاں یہ کیفیت کہ پرندے سروں پر بیٹھے ہوں اور کہاں یہ کہ اسٹیج پر الیکٹرونک سکرینیں آویزاں ہیں اور ہر لمحے بعد سکرین پر منظر بدل جاتا ہے اور حاضرین ان کو دیکھنے میں مگن ہیں - حتیٰ کہ موبائل کی ٹارچ جلا کر سیاسی جلسوں والی حرکتیں محافل میں عام کر دی گئی ہیں - آج کل یوٹیوب پر نعتیہ مواد اپ لوڈ کرنے والوں نے وہ اُدھم مچایا ہے کہ اللہ کی پناہ - ''اویس قادری نے ایسا کیا کر دیا کہ مجمع سُن ہو گیا''، فلاں بمقابلہ فلاں، لوگوں کا سمندر، وغیرہ وغیرہ جیسے عنوانات دے کر ویڈیو اپ لوڈ کی جاتی ہیں - کیا زیادہ ویوز حاصل کرنے کے لیے یہی رہ گیا تھا؟؟ نعت خوانوں کی آپس کی لڑائیوں کی داستانیں بھی زبانِ زدِ عام ہیں - افسوس صد افسوس کہ یہ سب کچھ آقائے نامدار ﷺ کے عشق کے نام پر کیا جا رہا ہے -

حالت یہاں تک پہنچ گئی کہ ایک دردمند طبقے کو اصلاحِ نعت کے لیے میدان میں آنا پڑا اور انہوں نے قابلِ قدر کام کیا اور کر رہے ہیں - لیکن لاہور میں ایسی ہی ایک کانفرنس میں آدابِ نعت پر گفتگو اتنی طویل ہوتی گئی کہ نمازِ ظہر کا خیال بھی نہ رکھا گیا اور نہ ہی ایسا کوئی وقفہ شیڈول میں تھا - کہیں ایسا نہ ہو کہ آدابِ نعت کا احیاء بذاتِ خود ایک حجاب بن جائے اور آنے والے وقتوں میں لوگ اسی کو اپنا کر ذاتی شہرت حاصل کریں - پس ترجیحات کا تعین سب سے اہم ہے -

(اہم نوٹ: اس تحریر میں طوالت کے پیشِ نظر خواتین کی نعت خوانی، نام نہاد نعتیہ شاعروں کی حرکات، ریکارڈنگ چینلوں کی کارستانیاں اور دیگر بہت سے موضوعات پر دانستاً بات نہیں کی گئی کیونکہ بات نکلی



تو پھر دور تلک جائے گی--------)

اللہ ہم سب کو حق لکھنے اور بولنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین

☆ رئیس القلم، قائدِ اہلِ سنت حضرت مولانا ارشد القادری علیہ الرحمہ کے لائق فائق خلف الرشید اور جانشین حضرت مولانا ڈاکٹر غلام زرقانی اپنے باکمال والدِ گرامی کے علمی روحانی وارث ہیں اور ہر لحہ نمایاں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں - انہوں نے اپنے والدِ گرامی کے 17 ویں سالانہ عرس مبارک کے موقع پر ''قائدِ اہلِ سنت'' ایوارڈ کے لیے ہمارے خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کا انتخاب کیا - انہوں نے حضرت کو سہ روزہ عرس شریف میں بھارت مدعو کیا لیکن بروقت ویزا نہ ملنے کی وجہ سے حضرت شرکت نہ فرما سکے - عرس شریف کے مرکزی اجتماع سے انٹرنیٹ کے ذریعے حضرت نے براہ راست خطاب فرمایا جسے تمام شرکاءِ عرس اور دنیا بھر میں احباب نے دیکھا سنا - (مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) کے ارکان اور وابستگان حضرت خطیبِ ملت کی خدمات اور ان کی شخصیت و مرتبت کے اعتراف پر حضرت مولانا غلام زرقانی اور ان کی تنظیم کے سپاس گزار ہیں اور ان کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں، اس سے قبل بھی حضرت خطیبِ ملت کو متعدد خانقاہوں اور تنظیموں کی طرف سے ایوارڈ پیش کیے جا چکے ہیں، ان میں داتا گنج بخش ایوارڈ اور محدثِ اعظم پاکستان ایوارڈ شامل ہیں) حضرت مولانا غلام زرقانی نے حضرت خطیبِ ملت کو جو سپاس نامہ پیش کیا وہ ہم یہاں درج کر رہے ہیں -

## سپاس نامہ

حضرت علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی
چیئرمین گلزارِ حبیب ٹرسٹ، پاکستان

گرامی حضرات!

خطیبِ اعظم حضرت علامہ محمد شفیع اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت عالمِ اسلام میں کسی تعارف کی محتاج نہیں بلکہ یہ کہنا حقیقت کی درست ترجمانی ہے کہ روئے زمین پر جہاں بھی اردو بولنے اور سمجھنے والے مسلمان موجود ہیں وہاں دینی عقبی اور اصلاح اعمال و احوال کے لئے لوگ آپ کے محتاج رہے ہیں، ایسے شہرت یافتہ مذہبی خانوادے حضرت ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہا العالی نے آنکھیں کھولیں -

حضرت علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی کی ابتدائی دینی تعلیم گھر پر ہوئی، ساتھ ہی ساتھ دنیاوی علوم وفنون کے حصول کے لئے عصری دانشگاہوں سے تعلق قائم رہا - یوں آپ نے علمِ معاشیات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی - دوسری جانب حفظِ قرآن کی سعادت بھی میسر آئی اور مدارسِ اسلامیہ کے مقررہ نصاب کے مطابق درسِ نظامی کی بھی تکمیل کر لی - اس طرح دینی اور عصری دونوں علوم وفنون میں مہارت کے بعد خدمتِ اسلام کے لئے میدانِ عمل میں نکل پڑے -

کہتے ہیں کہ مچھلی کے بچے کو تیرنا نہیں سکھایا جاتا، وہ پیدا ہوتے ہی خود بخود تیرنے کے ہنر سے واقف

ہوتا ہے،ٹھیک یہی مثل حرف بہ حرف موصوف پر صادق آتی ہے۔یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ ڈاکٹر کوکب نورانی مدظلہ العالی دعوت واصلاح کے لئے دنیا کے پانچ بُروراعظم کے پچاسوں ممالک تک پہنچے ہیں اور اپنے علم وحکمت،فکر ونظر اور اچھوتے اسلوب خطابت سے لوگوں میں اسلامی شعائر کے مطابق شب روز گزارنے کی نئی امنگ پیدا کردی ہے۔اور یہ بات تو کسی بھی شک وشبہ سے بالاتر ہو کر کہی جاسکتی ہے کہ دوران خطابت سامعین کو اپنے ساتھ ساتھ لے کر چلنے کے ہنر میں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔

جناب خوش الحان نعت خواں بھی ہیں اور خوبصورت لہجہ میں تلاوت قرآن بھی فرماتے ہیں۔ابتدائی عمر سے ہی ریڈیو،ٹی وی اور دوسرے معروف ذرائع ابلاغ کے روشن پر دعوت واصلاح کی تحریک سے جڑے ہوئے ہیں۔رمضان المبارک،عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم محرم الحرام اور دوسری دینی تقاریب کے موقع پر ملک کے صف اول کے ٹی وی چینل پر آپ خطاب بھی کرتے ہیں اور گاہے بگاہے بحث ومباحثہ اور سوال و جواب کی محفلوں میں بھی شریک ہوتے ہیں۔آپ نے خدمت خلق اور دعوت واصلاح کے لئے کئی تنظیمیں بھی قائم فرمائی ہیں۔

تصوف سے بھی آپ کو گہرا تعلق ہے۔یہی وجہ ہے کہ دنیائے اسلام کے گیارہ معتد سلاسل سے آپ کو اجازت وخلافت کا شرف حاصل ہے۔یہیں سے ایک اور راز پوری طرح اجالے میں آجاتا ہے کہ بہتیرے عالمی شہرت یافتہ خانقاہوں کے ذمہ داروں کے نزدیک بھی آپ کی شخصیت قابل اعتماد ہے۔اور یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔

موصوف قرطاس وقلم کے حوالے سے بھی علمی حلقوں میں خوب پہچانے جاتے ہیں۔آپ نے اصلاح عقائد،صلابت ایمان اور اعمال صالحہ کو سنوارنے والی کئی کتابیں لکھی ہیں نیز دسیوں چھوٹے بڑے رسائل بھی طبع ہو کر عوام وخواص سے داد تحسین حاصل کر چکے ہیں۔آپ نے اخبارات کے لئے کالم نویسی بھی کی ہے۔بچپن سے ہی کتب بینی کے شوقین رہے ہیں،اس لئے اگر آج ان کی ذاتی لائبریری میں پچاس ہزار سے زائد کتب وجرائد موجود ہوں،تو حیرت واستعجاب کی کوئی وجہ نہیں۔

جناب والا ایک کامیاب مقرر بھی ہیں۔آپ جس نپے تلے اور خوبصورت انداز میں علمی اور تحقیقی مضامین پر نقد کرتے ہیں،وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔نعتیہ ادب کے حوالے سے کتابی سلسلہ ''نعت رنگ'' میں پابندی کے ساتھ گزشتہ شمارے کے مشمولات پر نقد کر کے آپ نے ارباب علم وادب کی دنیا میں علیحدہ شناخت قائم کر لی ہے بلکہ ایک قدم آگے بڑھ کر مجھے کہنے دیا جائے کہ آپ نے متذکرہ نقد وتبصرہ کے ذریعہ حمد ونعت ومنقبت اور دینی موضوعات پر قلم اٹھانے والوں کو ایک نئی جہت سے آشنا کیا ہے اور اس پر مستزاد یہ ہے کہ یہ نقد وتبصرے عقلی استدلال اور عقلی دلائل سے اس قدر مضبوط ہوتے ہیں کہ اچھے اچھوں کو پر مارنے کی جرأت نہیں ہوسکتی۔

حضرات! آپ محسوس کر رہے ہیں کہ ڈاکٹر علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ العالی کی شخصیت کتنی جہتوں



میں پھیلی ہوئی ہے اور ہر جہت اپنی مثال آپ ہے۔آپ حافظ قرآن بھی ہیں،قاری خوش الحان بھی ہیں،سحر طراز لب ولہجہ میں حمد ونعت بھی پڑھتے ہیں،اچھوتے اسلوب کے خطیب بھی ہی کامیاب مصنف بھی ہیں۔مساجد و مدارس کے بانی بھی ہیں،معاشرے میں اجتماعی سطح پر دعوت واصلاح کی تحریک کے لئے تنظیموں کی بنا ڈالنے والے بھی ہیں۔اور نہایت ہی سلجھے ہوئے انداز میں علمی وادبی نگارشات پر تبصرہ ونقد کرنے والے یکتائے روزگار ناقد بھی ہیں ......اور سب سے بڑھ کر ظلمت وتاریکی میں ڈوبے ہوئے دلوں کو محبت خدا اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے روشن وتابناک کرنے کا جذبہ پیکراں رکھنے والے مصلح وداعی بھی ہیں۔

آیئے ہم بصد عجز ونیاز حضرت علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب قبلہ کی بارگاہ عالی میں ''خطیب دوران'' کا تکریمی خطاب اور سال کا ''قائد اہل سنت ایوارڈ'' پیش کرنے کی سعادتیں حاصل کرتے ہیں۔

گر قبول فتد زہے عز وشرف''

**ڈاکٹر غلام زرقانی قادری**

صدر علامہ ارشد القادری،چیریٹی انٹرنیشنل

25اکتوبر 2018ء بمطابق 15صفرالمظفر 1440ھ

☆ مجد دِ اعظم،اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1340ہجری میں دار فانی سے رحلت فرمائی۔ماہ صفر 1440ہجری میں ان کا صد سالہ عرس شریف منایا گیا۔حضرت خطیبِ ملت کی اس موقع پر ایک تحریر پاک وہند کے رسائل وجرائد میں شائع ہوئی،اسے ہم اس مجلّے کی بھی زینت بنا رہے ہیں۔ملاحظہ ہو:''

**'' ندا آمد '' ، ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''**

**1340 + 100 = 1440**

## کوکب نورانی اوکاڑوی

''Intelligence Quotient'' کا مخفف ''آئی کیو'' بولا جاتا ہے،ذہانت وقابلیت کا پیمانہ۔1912ء میں جرمن WILLAIM STERN نے اسے متعارف کروایا۔ام الحواس دماغ کے لیے کہا گیا ہے کہ ''ایک انسان کا دماغ 100 ارب خلیوں اور نیوروز (عصبیوں) پر مشتمل ہے۔ایک خلیے کے دیگر خلیوں کے ساتھ ایک ہزار سے دس ہزار تک رابطے رہتے ہیں اور ان کے درمیان پیغامات کی منتقلی ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں ہوجاتی ہے۔دماغ سے اعصاب تک عملی رسائی 400 کلومیٹر فی گھنٹا سے زیادہ کی رفتار سے ہوتی ہے۔کسی عمل میں 80 فی صد دماغ اور 20 فی صد اعضاء کام کرتے ہیں۔اس انسانی دماغ نے کمپیوٹر ایجاد کیا جو انسانی دماغ کا ایک فی صد بھی نہیں۔25 لاکھ میگابائٹ سے زیادہ کی یادداشت کی صلاحیت ہمارے دماغ میں ہے جس میں پھیلی خون کی نالیوں کی مجموعی لمبائی 700 کلومیٹر سے زیادہ ہے،کوئی شے

انسانی دماغ کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔کمپیوٹر نے سوچ بچار، تدبر وتفکر سے انسان کو دور کردیا ہے۔دنیا میں بہت اعلیٰ اور تیز کمپیوٹر بنائے جاچکے ہیں لیکن دماغ ان سب سے تیز ترین ہے۔ دماغ میں SYNAPSES (حلقے) کھربوں کی تعداد میں ہیں اور اس میں کھربوں طرح کے راستے ہوتے ہیں جن سے سگنل گزرتے ہیں یعنی ایک معمولی عمل کے لیے بھی دماغ کھربوں سگنلز کے ذریعے کام کرتا ہے۔''

آئی کیو کا شمار کچھ اس طرح بتایا گیا ہے:''ابتدائی سطح، 70 تا 79، نچلا درجہ: 80 تا 89، اوسط درجہ: 90 تا 109، بلند درجہ: 110 تا 119، ممتاز درجہ: 120 تا 129، غیر معمولی: 130 تا 144 اور بہت اعلیٰ درجہ: 145 تا 160 ہے اور یہ اعلیٰ درجہ سب سے بڑے کہے جانے والے سائنس دان البرٹ آئن اسٹائن کو مانا جاتا ہے۔''انٹرنیٹ میں انفرادی طور پر تا حال بتائے گئے درجات کچھ یوں ہیں:''آئی کیو کے حوالے سے جو درجے شمار کیے گئے ہیں ان کے مطابق معاشرے کے افراد کا اوسطاً آئی کیو 100 ہے۔جنھیں GENIUS مانا جاتا ہے وہ 140 درجہ رکھتے ہیں۔تاریخی طور پر مشہور افراد میں جارج واشنگ ٹن 140، موزارٹ اور چارلس ڈارون 153، بین جے مین فرینک لن اور البرٹ آئن اسٹائن 160، لیونارڈو ڈونچی 180، سر آئزک نیوٹن 190 اور ان سے سب زیادہ ولیم جیمس سائی ڈس کا آئی کیو 250 مانا گیا ہے۔(آئی کیو کے شمار کی آخری حد 300 درجے ہے)۔اس شمار کے باوجود انھی کا کہنا ہے کہ صرف آئی کیو کسی کی قابلیت میں بہت معمولی کردار ادا کرتا ہے۔اس میں قوت ایجاد (اختراع وتخلیق) یا ان اہم حصوں کا شمار نہیں جو ملِ کر کسی قابل بناتے ہیں۔''انٹرنیٹ پر کچھ اور لوگوں نے بھی اپنی مرضی کی فہرست درج کی ہے۔کوئی فہرست بھی متفقہ یا مصدقہ نہیں کہی جاتی۔

انٹرنیٹ پر موجودہ دور میں کچھ کم عمروں کا بھی آئی کیو کے حوالے سے ذکر کیا جارہا ہے۔اس مختصر تفصیل کا مقصد یہ ہے کہ آئی کیو کے حوالے سے شمار ہونے والے افراد کی اس فہرست سے واقف اور ان سے متاثر کتنے ہیں اور کیا ہیں؟ یہ فہرست مرتب کرنے والے خود کس درجے پر فائز ہیں؟ یہ فہرست پوری انسانی تاریخ کی بھی نہیں اور مسلمانوں کے حوالے سے تو اولاً انھیں معلوم نہیں اور پھر یہ کہ مسلمانوں سے ان کا تعصب بھی ڈھکا چھپا نہیں ہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام کے سوا عالم اسلام میں کیسی کیسی نابغہ عصر اور عبقری ہستیاں گزری ہیں، ان کو واقفین اور رہتی دنیا تک ان سے متاثر ہونے والوں کی تعداد کا شمار کیوں کر ہوسکتا ہے!ان کے''آئی کیو'' تک رسائی ہی کہاں ہے!انھی ہستیوں میں میرے اعلیٰ حضرت بھی نمایاں ہیں۔ کتنے علوم وفنون کے بہترین جامع، کتنی اور کیسی کیسی خصوصیات کے عمدہ پیکر۔سو برس گزر گئے لیکن ابھی تو ان کی علمی خدمات کا ادراک شروع ہوا ہے۔اتنی متنوع اور بھرپور علمی شخصیت اور اتنی متاثر کن کہ۔

جس سمت آگئے ہیں سکے بٹھادیے ہیں

سلف صالحین کی بات نہیں کرتا۔کوئی اتنی آئی کیو والا ہو جو بتاسکے کہ میرے رضا کا آئی کیو کیا تھا؟



سو برس پہلے ماہ صفر (1340 ہجری) میں اعلیٰ حضرت نے اس دارفانی سے دار بقا کی طرف سفر کیا تھا۔ (تین برس بعد 1921ء میں عیسوی تقویم کے مطابق بھی سو برس ہوجائیں گے)۔محاورہ ہے:''آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل''،لیکن جادۂ حق پر مستقیم، عبدالمصطفیٰ کہلانے والے میرے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو ہزاروں کی مخالفت کے باوجود''یاد ماضی'' نہ بنایا جاسکا، ذکر رضا ہے کہ ہر لمحہ فزوں تر ہورہا ہے۔ان کے نام سے کتنے ادارے، کتنے مدارس قائم ہوے، کتنی محافل ومجالس منعقد ہوئیں اور کتنی تحریریں طبع ہوئیں، اس کی فہرست بھی کارے دارد! کتنے پہلو اجاگر ہوے اور کتنے ابھی تک کسی جوہر قابل کی توجہ نہ پاسکے۔سچ تو یہ ہے کہ قدرت کی اعلیٰ حضرت پر نوازشات کا ہمیں پورا اندازہ ہی نہیں ہوسکا۔پردے اٹھتے چلے گئے تو اس آفتاب جہاں تاب کی ضوفشانی ہونے لگی۔ٹیکنالوجی نے رفتار بڑھائی تو تذکار اعلیٰ حضرت منظر عام پر چھانے لگے۔اعلیٰ حضرت کی خدمات سے روشناس کروانے میں جو کوتاہیاں ہوئیں بے شک ان کا ازالہ ضروری ہے۔وسائل مہیا ہوے ہیں تو کام بھی تیز ہونا چاہیے، اپنے سست اور مبہم رویوں کی اصلاح بھی کرنی ہوگی۔

ایک سنگین سازش تھی کہ علم سے مسلمانوں کو دور کیا جائے چناں چہ مدرسہ اور اسکول الگ کیے گئے پھر یہ سازش بھی ہوئی کہ علمائے حق کو متنازع اور سچے بزرگوں کو معترضہ بنایا جائے۔یوں انتشار وافتراق بڑھے گا اور وابستگیاں ختم ہوں گی۔جب خواص کو مشکوک بنادیا جائے گا تو عوام کی کیا حیثیت رہے گی۔پہلے معتبر نہیں رہیں گے تو بعد والوں کی کیا وقعت ہوگی۔

گزشتہ صدی سے میرے رضا کا علم آب وتاب سے لہرا رہا ہے۔ان کی تصانیف کے مختلف زبانوں میں تراجم ہورہے ہیں۔دنیا بھر کی جامعات میں ان پر پی ایچ ڈی ہورہی ہے۔ایک دھوم ہے ہر طرف ان کے نام اور کام کی۔علمی دنیا سے قطع نظر ان سے تو ہر عامی فیض پا رہا ہے۔صرف''حدائق بخشش''ہی کی دنیا میں گونج کچھ کم نہیں۔

اعلیٰ حضرت مسلک حق کی آبرو ہیں، وہ آیت من آیات اللہ ہیں۔انھی کی نسبت سے ہمارا اعتبار و افتخار ہے۔لوگوں کو اپنے دماغوں پر چھائی دھند یا اپنے آئینوں پر پڑی گرد صاف کرنی چاہیے۔میرے رضا کا نام تو اجالوں ہی سے وابستہ ہے، ان شاءاللہ یہ اجالا ہر دن بڑھتا رہے گا..........''

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ کی شاہ کار تصنیف''ذکرِ جمیل'' کے انگریزی ترجمے کی رونمائی ماہِ محرم 1440ھ کے پہلے جمعۃ المبارک میں ہوئی، ڈیڑھ سال کی مسلسل شبانہ روز محنت شاقہ کے بعد اس کتاب کا ترجمہ مکمل ہوا۔بلاشبہ یہ کتاب عشقِ رسول (ﷺ) میں سرشار کردینے والی یادگار کتاب ہے۔70 برس سے یہ اردو میں شائع ہورہی تھی۔دنیا بھر سے احباب کا اصرار تھا کہ اس کا انگریزی ترجمہ شائع کیا جائے۔الحمد للہ تعالیٰ انگریزی میں اس کی طباعت ہوگئی ہے۔دنیا بھر کی چند اہم لائبریریوں اور جامعات میں محفوظ بھی کروادی گئی ہے۔انٹرنیٹ پر بھی اَپ لوڈ کردی گئی ہے۔یہاں ایک وضاحت ضروری ہے اور وہ یہ کہ اردو میں ذکرِ جمیل ضیاء القرآن پبلی کیشنز سے کتابت میں شائع ہوتی رہی،

اس کی جدید طباعت کمپیوٹر سے کمپوزنگ کے بعد ہوئی اور اس کی پروف ریڈنگ (مسودہ بینی) صحیح طرح نہ ہوسکی جس کے باعث کچھ غلطیاں رہ گئیں۔ آئندہ اشاعت تصحیح شدہ ہوگی، فوری طور پر اردو کمپوزنگ میں تصحیح کر کے انٹرنیٹ پر اَپ لوڈ کردی گئی ہے۔ ویب سائٹ کا ایڈریس یہ ہے:

http://www.kaukabnooraniokarvi.com

☆ گزشتہ برس سے یادگاری مجلّے کی اشاعت کے بعد تا حال حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے بحمدہ تعالیٰ تین مرتبہ حرمین شریفین کا سفر کیا اور زیارت و عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ علاوہ ازیں ماہِ اگست میں ایک ہفتے کے دورے پر وہ جرمنی اور آسٹریا تشریف لے گئے جہاں ان کی مثالی پذیرائی ہوئی اور متعدد اجتماعات منعقد ہوئے۔

☆ ماہِ صیام، یومِ عرفہ، ماہِ محرم اور ماہِ ربیع الاول میں ٹی وی وَن، ہم ٹی وی، بول ٹی وی چینلز سے حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے متعدد پروگرام ٹیلی کاسٹ ہوئے اور بحمداللہ تعالیٰ بہت پسند کیے گئے۔ کئی ٹی وی چینلز نے حضرت خطیبِ ملت کی رکارڈنگز دوبارہ ٹیلی کاسٹ کیں۔ بول ٹی وی پر 30 پروگرام، حقیقت اور عقیدت کے بول علامہ اوکاڑوی کے ساتھ بول ٹی وی چینل نے جناب سید حماد حسین کی میزبانی میں رکارڈ کر کے نشر کیے۔ جناب ڈاکٹر عامر لیاقت نے ماہِ صیام کی خصوصی نشریات کا اہتمام کیا۔ خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے افطار کی نشریات میں روزانہ شرکت کی اور مسلکِ حق کی نمائندگی کا حق ادا کیا۔ ان کی گفتگو کو بحمدہ تعالیٰ بہت پذیرائی ملی۔

یکم رمضان المبارک سے 29 رمضان المبارک تک افطاری اور سحری نشریات میں پی ٹی وی اور بول چینلز سے حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے ماہِ رمضان ٹرانس میشن میں روزانہ پروگرام پیش کیے گیے۔ حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی اس گفتگو کو عالمی پذیرائی ملی۔ ملک و بیرون ملک ناظرین کی بڑی تعداد نے اسے دیکھا اور سراہا۔ یہ تمام پروگرام اس ویب سائٹ پر اَپ لوڈ کردیئے گئے ہیں۔

www.youtube.com/user/okarvispeeches

☆ مولانا محمد شاہد ین اشرفی نے گزشتہ برس ایک تحریر ہمیں بھجوائی تھی مگر ہم نے گزشتہ برس کے مجلّے میں اسے شامل نہیں کیا تھا، ان کا اصرار تھا کہ وہ ضرور شامل کی جائے، ممتاز خطیب مولانا محمد شہزاد ترابی کثیر کتب کے مصنف اور فعال شخصیت ہیں۔ ان کی تحریر بھی اس مجلّے میں شامل کی جارہی ہے۔ حضرت مولانا سید وجاہت رسول قادری نے اپنی عقیدت منظوم کی ہے، انڈیا سے بھی جناب عبدالمنان کلامی امجدی رضوی اور سید محمد اویس قادری کوکب جیلانی نے منقبت بھجوائی ہیں۔ ان سب احباب کے شکریہ کے ساتھ ان تحریروں اور منظومات کو شامل کیا جارہا ہے۔ الحاج ہاشم یوسف منصور اپنے فرزند احمد منصور کے ہمراہ جنوبی افریقا سے عرس شریف میں شرکت کے لیے پہلی مرتبہ آئے تو ان سے ہم نے براہ راست انٹرویو کیا۔ اپنے انگریزی



خواں احباب کے لیے منصور فیملی کے تاثرات پیش کیے جارہے ہیں۔

☆ گزشتہ پانچ برس سے عرس شریف میں آنے والے اور اس وقت سے اب تک ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کے مزار شریف کی زیارت کرنے والے ہر شخص سے بفضلہٖ تعالیٰ کلماتِ تحسین ہی سُنے گئے۔ خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے اپنے والدین کریمین کے مزار شریف کی تعمیر و تکمیل اور تزئین و آرائش میں اپنی محبت و عقیدت کا خوب خوب مظاہرہ کیا ہے۔ مزار شریف کی عمارت کے اطراف لوہے کی خوش نما جالی بھی لگا دی گئی ہے۔ مزار شریف کے تعویذ کا کام ماربل مارکیٹ کے جناب محمد الیاس کی معرفت جناب ذوالفقار علی کو نومبر 2013ء میں دیا گیا تھا، انہوں نے از خود پانچ ماہ میں تکمیل کا وعدہ کیا تھا لیکن طرح طرح کی مشکلات کا عذر کر کے انہوں نے چھ سال سے زائد کا عرصہ گزار دیا اور کام پورا نہیں کیا۔ اب ان سے کوئی امید بھی نہیں رہی توقع ہے کہ اب کسی ماہر کی خدمات حاصل کر کے یہ کام بھی جلد پورا ہو جائے گا۔

☆ عالمی مبلغ اسلام علامہ ثاقب شامی کراچی آئے تو جامع مسجد گل زار حبیب بھی تشریف لائے، حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے مزار مبارک پر فاتحہ خوانی کی اور خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی سے ملاقات کی اور اپنی کتاب خطیبِ ملت کو پیش کی۔ مدینہ منورہ سے الحاج قاضی یعقوب اور جرمنی سے جناب سید نظام الدین چشتی اور آسٹریا سے جناب شہریار رحمانی، برطانیا سے مولانا حسنین رضا، بیرسٹر ذی شان نعیم، متحدہ عرب امارات سے سید قمر نسیم اور جاپان سے جناب انعام الحق بھی خطیبِ ملت سے ملاقات کے لیے آئے۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ نے کراچی آمد کے بعد اجتماعاتِ جمعہ میں تفسیر قرآن کا بیان شروع فرمایا تھا، بفضلہٖ تعالیٰ 28 برسوں میں انہوں نے سورۂ توبہ کی ابتدائی آیات تک مسلسل تفسیر قرآن بیان فرمائی۔ ان کی رحلت کے بعد حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے سورۂ توبہ سے اب تک 36 برس میں سورۃ الفرقان تک کی مسلسل تفسیر بیان کی ہے اور اب سورۃ الشعراء پارہ 19 کی تفسیر کا بیان شروع ہوا ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ انہیں اپنی خاص رحمتوں برکتوں سے نوازے اور وہ پورے قرآن شریف کی تفسیر بیان فرمائیں۔

☆ مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے فیس بک پر اکادمی کے علاوہ حضرت خطیبِ اعظم، خطیبِ ملت اور جامع مسجد گل زار حبیب کے آفیشل فین پیج بنائے ہوئے ہیں لیکن دیکھا گیا ہے کہ حضرت خطیبِ ملت کے نام پر کچھ لوگوں نے از خود فین پیج بنا رکھے ہیں اور ان میں وہ اپنی مرضی سے تصاویر اور معلومات چڑھاتے رہتے ہیں۔ ان کی محبت و عقیدت پر شبہ نہیں لیکن ایسے دوستوں سے گزارش ہے کہ وہ خیال رکھیں کہ ان کی کوئی نادانی کسی غلط فہمی، بدگمانی یا منفی تاثر کا باعث ہوسکتی ہے اور شخصیت یا کام کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ احتیاط کا یہی تقاضا ہے کہ ایسے تمام دوست اپنے بنائے ہوئے فین پیج ختم کردیں تا کہ کسی غلط فہمی کی

گنجائش ہی نہ رہے۔

☆ ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش گاہ کے لیے شارع فیصل سے آمد و رفت کا راستہ بند کیے دس برس سے زیادہ ہو رہے ہیں، ہمیں نہیں معلوم کہ متبادل معقول راستہ دیے بغیر ایک بڑی آبادی کا راستہ بند کر دینا کون سا قانونی، اخلاقی، انصاف اور کون سا ''ترقیاتی کام'' ہے؟ بارش اور وی آئی پی موومنٹ میں اس علاقے کے مکینوں کے لیے شارع فیصل کے آر پار جانے کی کوئی راہ نہیں رہ جاتی۔ سندھی مسلم سوسائٹی کا چوراہا بند کرنے والوں نے اس علاقے کے لوگوں کے لیے مسلسل آزار کا جو سامان کیا ہے اس کا ''نوٹس'' لینے والا کوئی نہیں۔ ہزاروں لوگوں کے راستے بند کر کے سگنل فری کوریڈور بنانے والے کیوں بھول جاتے ہیں کہ وہ جانے کتنے لوگوں کی حق تلفی کے مجرم ٹھہرتے ہیں اور ان کے لیے مسلسل اذیت کا سامان کرتے ہیں۔

☆ ہر سال عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر بارہ ربیع النور کو جامع مسجد گل زارِ حبیب میں افطاری کا اہتمام بھی احباب کی طرف سے کیا جاتا ہے جس میں ہزاروں افراد شرکت کرتے ہیں۔ کراچی کے مخدوش حالات کے پیش نظر مسجد کے اندر اور اطراف سیکیورٹی کیمرے بھی لگائے گئے ہیں اور کوشش کی جاتی ہے کہ مسجد میں آنے والے نمازیوں کو ہر طرح سہولت اور آسانی رہے۔ مسجد کے اطراف کی دیوار کا ایک حصہ بفضلہٖ تعالیٰ مسجد نبوی شریف کے نقشے کے مطابق بنا لیا گیا ہے، ان شاء اللہ باقی حصے کی تعمیر کا کام بھی جلد مکمل کیا جائے گا۔ مسجد کے مینار کی تعمیر بھی ابھی نامکمل ہے۔ آپ سے استدعا ہے کہ تعمیر میں تعاون فرمائیں اور دعا بھی فرمائیں کہ جلد یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

☆ جامع مسجد گل زارِ حبیب میں خواتین کے لئے ''مجلسِ خواتین گل زارِ حبیب'' کی کارکردگی بھی قابلِ ستائش ہے۔ خواتین میں دین سے آگہی اور زندگی میں نیکی سے وابستگی کا شوق بڑھانے کے لیے مجلسِ خواتین نے گزشتہ برسوں میں نمایاں کام کیا ہے۔ ہر ماہ چاند کی 2 اور 21 تاریخ کو ظہر اور عصر کے درمیان حلقۂ دُرود شریف کا تسلسل گزشتہ کئی برس سے اس مجلس کے زیرِ اہتمام جاری ہے۔ دو گھنٹے کی اس نشست میں حضورِ اکرم ﷺ کے مبارک نام کے عدد کی مناسبت سے 92 منٹ دُرود شریف کا ورد ہوتا ہے اور ضروری عقائد اور مسائل سے آگاہ کرنے کے لیے مختصر درس لازمی رکھا گیا ہے۔ دُرود شریف کا ورد اور اجتماعی دُعا مسائل و مشکلات کے حل میں بحمدہٖ تعالیٰ اکسیر ثابت ہوئی اور سیکڑوں خواتین فیض یاب ہوئیں۔ سال بھر درسِ قرآن سُننے اور حلقۂ دُرود شریف میں شریک ہونے والی یہ خواتین اور کم سن بچیاں نعت خوانی اور تقریر کی تربیت بھی یہاں حاصل کرتی ہیں اور ہر سال سالانہ محفلِ میلاد شریف بھی منعقد کرتی ہیں۔ گزشتہ گیارہ برس سے حضرت ماں جی قبلہ رحمۃ اللہ علیہا کا سالانہ عرس مبارک بھی اِسی محفل میں منایا جاتا ہے۔ اس سال بھی ہفتہ 08 دسمبر 2018ء کو سالانہ محفل و عرس شریف کا انعقاد ہوا۔ مجلسِ خواتین کی نگران محترمہ سیدہ باجی کے کلیدی خطاب کے علاوہ مجلسِ خواتین کی کارکنان اور ان کی ساتھیوں نے والہانہ عقیدت و احترام کے ساتھ نعت و مناقب پیش کیے، یہ تقریب پانچ گھنٹے جاری رہی۔ اس محفل میں کوئی مہمان خطیبہ یا نعت خوان مدعو نہیں کی جاتی بلکہ محلے ہی کی خواتین اور مستقل یہاں



درس و حلقہ میں شامل ہونے والی خواتین کو نمائندگی دی جاتی ہے اور ان کے دینی ایمانی جذبہ و شوق پر ان کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی برکات ان سب کی زندگی میں ظاہر ہوئی ہیں اور ان سب میں نیکی بڑھی ہے۔ یہی خواتین سال بھر میں قرآنِ کریم کی تلاوت اور دُرود شریف کے مسلسل ورد کا ہدیہ شمار کر کے حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس شریف میں ایصالِ ثواب کے لیے پیش کرتی ہیں۔ مجلسِ خواتین کی نگران اور ان کی تمام ساتھی خواتین کی یہ کاوشیں قابلِ تحسین ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مسلکِ حق پر استقامت اور ان کی نیکیوں پر انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

☆ مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے دنیا بھر میں موجود اہلِ محبت و عقیدت کے لیے اِن ٹرنیٹ پر حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ اور خطیبِ ملت کی آڈیو، وڈیو تقاریر سُننے اور دیکھنے کے لیے ''بلاگ'' (Blog) بنا دیا ہے۔ لفظ ''www.okarvi'' ٹائپ کیجئے اور گھر بیٹھے فیض یاب ہوں۔ علاوہ ازیں فیس بک پر بھی فَین پیج بنائے گئے ہیں۔ چھ برس قبل امریکا میں مقیم جناب سید منور علی شاہ بخاری نے Sunni speeches کے نام سے ویب سائٹ بنائی اور علمائے اہلِ سنّت کی تقاریر کی رکارڈنگس اس میں جمع کی ہیں۔ پانچ برس قبل okarvi speeches کے نام سے ایک اور ویب سائٹ بنائی گئی ہے۔ اس ویب سائٹ پر صرف حضرت خطیبِ اعظم اور خطیبِ ملت کی سیکڑوں تقاریر محفوظ کی جا رہی ہیں۔

☆ قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس شریف کی تقریبات میں اور ہر جمعۃ المبارک کو بھی جامع مسجد گل زارِ حبیب میں اجتماعی فاتحہ خوانی کا تمام اہلِ ایمان بالخصوص حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں اور وابستگان کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔

☆ گزشتہ برس سے تا دمِ تحریر متعدد شخصیات اور افراد اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئے۔

حضرت پیر سید یوسف ہاشم رفاعی (کویت)، بابو رشید احمد (کراچی)، کرنل سہیل کی پھوپھی صاحبہ (لاہور)، صاحب زادہ سید جمال اشرف اشرفی (کراچی)، الحاج شیخ محمد عرفان نقش بندی کی خوش دامن محترمہ کوثر شیخ سرور (مانچسٹر)، حضرت پیر عتیق الرحمٰن صاحب (فیض پور، ڈھانگری)، حضرت مولانا ہدایت اللہ پسروری (ملتان)، حضرت پیر سید وجاہت حسین گیلانی (ملتان)، جناب انعام راجا کی والدہ محترمہ (کراچی)، جناب ڈاکٹر یونس سلیمان (جنوبی افریقا)، جناب سید قمر نسیم کی خالہ ساس محترمہ شائستہ عزیز (کراچی) جناب دیوان یوسف کے عزیز (کراچی)، حضرت مولانا محمد منیر الزماں (برطانیا)، محمود الحسن اشرفی کے والدِ محترم (کراچی)، جناب محمد اکبر نقش بندی کے برادرِ بزرگ صلاح الدین (کراچی)، جناب عجب چانڈیو کی والدہ محترمہ (کراچی)، حضرت مولانا عبدالرحیم سکندری (سندھ)، مولانا غلام حیدر سعیدی کے فرزند اکبر جناب محمد اسلم (کراچی)، صاحب زادہ پیر فارض الرحمٰن (بگہار شریف)، الحاج محمد امین پردیسی کی اہلیہ محترمہ (کراچی)، محترمہ رضیہ امین چوچلو (لاہور)، جناب پیر خالد اشرفی کے بھتیجے (اوکاڑا)، جناب حکیم الدین قریشی (کراچی)، مولانا سید امتیاز شاہ کاظمی کے ماموں پیر طفیل شاہ صاحب (راول پنڈی)، حضرت

خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کی بھتیجی سعیدہ شیر محمد (اوکاڑا)، جناب انعام راجا (کراچی)، مفتی عاقب زیدی (دبئ)، حضرت قبلہ تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری (بریلی شریف)، مفتی عبدالواجد نیر اور ان کی اہلیہ محترمہ (ہالینڈ)، جناب سلیم ذکی (کراچی)، حاجی ابراہیم موسیٰ طالب (لیاری، کراچی)، حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے مرید الحاج بنے میاں قادری (کراچی)، جناب حاجی حنیف طیب کے برادرِ عزیز اقبال طیب (کراچی)، جناب سلطان محمود (راول پنڈی)، جناب محمد عامر غوری (کراچی)، محترمہ سیدہ صابرہ قاسم (جنوبی افریقا)، جناب فہد رحمٰن کی دادی صاحبہ (کراچی)، الحاج محمد حنیف دھوراجی کی ساس صاحبہ (کراچی)، سید ریحان علی چشتی کے چچا (کراچی)، جامع مسجد گُل زارِ حبیب کے پڑوسی اور معاون خاص الحاج عبدالروف میمن (کراچی)، سابق سینیٹر جناب امین دادا بھائی (کراچی)، جناب حافظ اللہ رکھا کی خالہ محترمہ (امریکا)، حضرت خطیبِ اعظم کے دیرینہ عقیدت مند جناب صوفی میاں احمد (لاہور)، جناب مولانا شاہ جہاں مدنی کے عزیز محمد ابراہیم (برطانیا)، الحاج محمد انور (توکل ٹریڈنگ کمپنی، کراچی)، جناب اسمٰعیل موسیٰ منصور (جنوبی افریقا)، بدرِ اشرفیت حضرت پیر سید محمد مظاہر اشرف کے برادرِ نسبتی، جناب سید اشرف اشرفی (جنوبی امریکا)، حضرت خواجہ ظہیر الدین سیالوی (پنجاب)، جواں سال علی رضا ابن الحاج حبیب اللہ (امریکا)، مسجد گُل زارِ حبیب کے پڑوسی پرویز (کراچی)، جناب تعریف گلشن عرف طفیلی بٹ کی اہلیہ (لاہور)، پیر سید عارف شاہ اویسی کی والدہ محترمہ مولانتا سیدہ رقیہ (حویلیاں)، مولانا محمد فاضل رضوی محترم جمال ناصر (کراچی)، جناب محمد اسمٰعیل بدایونی کی والدہ محترمہ (کراچی)، مسجد کے پڑوسی جناب تنویر کی والدہ محترمہ (کراچی)، مولانا قاری محمد یوسف سلطانی (لاہور جیل)، قاری ظہور احمد سعیدی (کراچی)، جناب صفدر گورایا (پنجاب)، حضرت مولانا محمد خواجہ شریف (انڈیا)، ممتاز نعت گو شاعر الحاج خالد محمود خالد (کراچی)، حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کی ہمشیرہ محترمہ (لاہور)، نبیرہ حضرت شیخ القرآن مولانا غلام علی اشرفی اوکاڑوی، جواں سال غلام محی الدین صمدانی (اوکاڑا)، حاجی محمد حسین گجراتی (مدینہ منورہ)، حضرت الحاج پیر بھولے بابا اشرفی (کراچی)، حضرت پیر عبدالعزیز شیخ مبارک گل (خیبر ایجنسی)، مولانا محمد خان نوری ابدالوی (بھیرہ شریف)، حضرت مولانا سراج اظہر رضوی (بھارت)، خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے داماد اور خطیبِ ملت کے بڑے بہنوئی محترم الحاج شیخ محمد اعظم صاحب نقش بندی (راول پنڈی)، پیر محمد ہاشم ذا لگاؤ نکر اشرفی کے سسر اسمٰعیل ابراہیم (کیپ ٹاؤن)، پیرِ طریقت حضرت الحاج الحافظ محمد عبدالحق بحر الحق کے جواں سال فرزند حافظ مصطفیٰ الحق (دریا شریف)، ریاض احمد تبسم (کراچی)، مسجد گُل زارِ حبیب کے پڑوسی سلیم بھائی کی والدہ، منصور بھائی، رضوان بھائی کے بڑے بھائی، راجو بھائی کے والد، رحمٰن گُل، جناب امین بیگ کے بھائی عارف داؤد، سید محفوظ علی (کراچی)، الحاج محمد جاوید کے برادرِ نسبتی محمد جمیل (سیال کوٹ)، جناب شجاعت صدیقی کے دادا جان (کراچی) ...... یہ سب قضائے الٰہی سے وصال فرما گئے۔ **ربنا اغفر لنا ولا خواننا الذین سبقونا بالایمان**، آمین



ہم ایک مرتبہ پھر ان تمام اخبارات و جرائد اور ٹی وی چینلز کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر خصوصی مضامین اور عرس مبارک کی تقریبات کی خبریں نمایاں شائع کیں۔ ان تمام حضرات و خواتین کے لیے ہم خیر و برکت کی دعا کرتے ہیں جنھوں نے مساجد، مدارس، مراکز، اداروں، خانقاہوں اور گھروں میں انفرادی اور اجتماعی طور پر ہمارے قبلۂ عالم حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ماں جی قبلہ رحمۃ اللہ علیہا کو خراجِ عقیدت و محبت پیش کرتے ہوئے انہیں ایصالِ ثواب کیا۔ اللہ تعالیٰ عز وجل سبھی کا ہدیہ قبول فرمائے اور ہمارے محسن و مربی حضرت خطیبِ اعظم اور حضرت اماں جی علیہما الرحمہ کے درجات بلند فرمائے، آمین

مجلسِ خواتین گُل زارِ حبیب کی نگران اور ان کی معاون خواتین کا ہم خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ سال بھر نہ صرف دینی آگہی اور حصولِ برکات کے لیے محفلیں سجاتی ہیں بلکہ کلامِ الٰہی، دُرود شریف اور وظائف کا کثرت سے ورد کر کے سالانہ عرس شریف کے موقع پر ایصالِ ثواب میں نمایاں حصہ لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بے پناہ جزائے خیر عطا فرمائے، آمین

☆ اس مجلّے میں ہم سال بھر میں رونما ہونے والے اہم واقعات اور دینی مسلکی حوالے سے ضروری معاملات پر اظہارِ خیال کرتے ہیں۔ تلخ و ترش باتیں بھی اصلاح و تعمیر کی غرض سے کرتے ہیں، کسی کی دل آزاری یا تضحیک و تحقیر سے ہمیں بحمدہ تعالیٰ ہرگز کوئی علاقہ نہیں۔ ہم تک پہنچنے والی تحریروں میں سے بھی کچھ اس مجلّے میں شامل کی جاتی ہیں۔ ہم سے اس تحریر میں کوئی خطا یا کسی طرح کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو اس کے لئے ہم بہت معذرت خواہ ہیں۔ کوئی بات اگر نادرست لکھی گئی ہو تو اس کی معافی چاہتے ہیں۔ اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے ہم آپ کی مفید تجاویز اور کامیابی کے لئے آپ سے تعاون اور دعاؤں کے درخواست گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ عز وجل ہم سب پر اپنا فضل و کرم فرمائے، آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم اجمعین۔

## من جانب

| | | |
|---|---|---|
| صوفی محمد حبیب الرحمٰن شفیعی | صوفی صوبہ خان قادری | شیخ عتیق الرحمٰن انجینئر، یو اے ای |
| محمد لیاقت خان قادری | محمد رضوان عباسی | شیخ محمد رفیق نقش بندی، اوکاڑا |
| صوفی غلام قادر قادری | الحاج سید اسد علی شاہ بخاری (پشاور) | شیخ خلیل احمد، اسامہ رضا، پتوکی |
| مرزا محمد ارشاد مغل، لاہور | حاجی جاوید معرفانی | ڈاکٹر محمد عثمان صدیقی، امریکا |
| اظہر اقبال کامران، سوازی لینڈ | مولانا محمد اکبر نقش بندی | افتخار الدین ارشد (جرمنی) |
| حاجی محبوب الرحمٰن قادری، برطانیا | مطلوب الرحمٰن زاہد | حافظ سعید احمد مکی، برطانیا |
| شیخ محمد عرفان نقش بندی، برطانیا | صوفی اقبال احمد، برطانیا | مولانا شیراز منصور قادری، افریقا |
| صوفی محمد عرب، یو اے ای | شیخ محمد اشرف، پیر محل | مولانا قاری مظہر عباس، ہری پور |

| | | |
|---|---|---|
| شاہد ایوب قریشی | محمد سلمان قریشی | پروفیسر ازہر عباس (واپڈا) |
| سید تجمل یاسین (آسٹریلیا) | صابر علی حقانی، امریکا | شیخ نیک محمد، شرق پور شریف |
| صوفی ابو محمد قادری | سید محمد ساجد | شیخ تنویر احمد، چشتیاں شریف |
| مولانا محمد آصف رمضان | مولانا غلام محمد صدیقی، اٹک | خواجہ محمد نعیم، سیال کوٹ |
| شیخ محمد عمر، راولپنڈی | محمد زبیر خان قادری، بھارت | میاں ارسلان اقبال، سیال کوٹ |
| عبداللطیف قادری | حیدر علی قادری | ہاشم منصور قادری، جنوبی افریقا |
| محمد ابراہیم اسمال قادری، افریقا | حمید اللہ قادری | راجا عبدالحمید، آسٹریلیا |
| سید منور علی شاہ بخاری، امریکا | محمد الیاس، ہائی پوائنٹ | حافظ اللہ رکھا (امریکا) |
| زمرد ثقلین | حاجی رحیم الدین قریشی | شیخ منظور احمد قادری، لاہور |
| احمد رشید، جنوبی افریقا | حاجی محمد حسین میمن | شیخ محمد شفیق، لاہور |
| سید محمد جنید قادری | محمد عثمان قلندری | پیر مقصود احمد سعید، رائے ونڈ |
| الحاج حنیف ہارون دھوراجی | شیخ خالد رشید نقش بندی، فیصل آباد | صوفی منظور احمد، وزیر آباد |
| سید نورانی حفیظ قادری | شبیر احمد قادری، مانسہرہ | محمد خلیل مغل، گوجراں والا |
| محمد نواز، امریکا | محمد مصطفیٰ (دکن، بھارت) | محمد افتخار حسن قادری، سعودی عرب |
| ملک محمد رمضان | غلام رسول قادری | محمد ادرخان قادری |
| شیخ فرید نثار، بھارت | غلام مصطفیٰ رضوی، بھارت | شیخ عمر علی، راولپنڈی |
| عبدالاحد حسن | مولانا محمد عرفان قادری | ندیم نیاز |
| حاجی محمد انور (اوکاڑوی) | مولانا علاء الدین قادری | محمد عالم عباسی |
| محمد راشد خان قادری | محمد ارشد عباسی | اصغر علی |
| الحاج شیخ محمد افضل، فیصل آباد | محمد زبیر الدین قریشی | حافظ محمد ناصر قادری |
| محمد عارف قریشی، چائنا | محمد الطاف قریشی قادری | محمد نور خان قادری |
| حاجی عظیم حسین | محمد طفیل بابا | محمد فرقان خان لالی |
| جنید لیاقت | انجینئر سید حماد حسین | سید شعیب حسین |
| سید ثاقب علی | حافظ محمد شفیق نورانی، ملتان | جنید رضا، بہاول پور |
| ہارون رشید، ابوظہبی | محمد سلیم سنی | عبدالغفار داؤد |
| سید اسحٰق عادل شاہ قادری | محمد پرویز اشرف (امریکا) | چودھری محمد شفیق مہر (امریکا) |
| گل ریز قادری (بہاول پور) | عامر خان درانی (آسٹریلیا) | احسن عبدالرحمٰن |



| | | |
|---|---|---|
| شیخ شکیل بہاری | محمد ابرار قادری (سعودی عرب) | نسیم عطاری |
| سید اسلام شاہ (امریکا) | محمد فاضل (یو اے ای) | عجب چانڈیو |
| رضوان ملک | محمد رفیع اللہ قریشی | احسان اللہ قریشی |
| وقاص مصطفیٰ قادری | کاشف ایوب قریشی | سید شاہ حسین راجا |
| شیخ عدیل لیاقت (پاک پتن) | محمد الیاس حسین (امریکا) | ملک بابر اعوان قادری |
| الحاج چوہدری عبدالحمید، امریکا | محمد ربیع حسین (کوبی) | محمد زین قادری |
| عبدالرافع (مانی شیخ) | شیخ حمزہ ظفر (اوکاڑا) | محمد آصف خان |
| عبدالشکور | رضوان اسلم | فہد رحمٰن خان |
| حاجی ساجد یعقوب | الحاج ملک محمد خلیل (لاہور) | سید شارف علی بخاری |
| محمد امین بیگ قادری | سید محمد ناصر | حسیب احمد چودھری |
| سید اخلاق حسین شاہ | محمد مبشر رضا | سید ریحان علی چشتی |
| عمر احمد صدیقی | سید مدبر حسینی | شجاعت صدیقی |

## خادمین ومعاونین

## مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)

Email : maulanaokarviacademy@yahoo.com

## آخر اختلاف کیوں؟

خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے تعاون سے مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے ایک وڈیو کیسیٹ اور سی ڈی تیار کی ہے جسے امریکا، جنوبی افریقا، برطانیا اور دیگر متعدد ممالک میں بے پناہ پسند کیا گیا ہے اور اس سے ہزاروں افراد کے عقائد کی اصلاح ہوئی ہے۔ اس کیسیٹ اور سی ڈی کی اہمیت اور خوبی کا اندازہ آپ اسے دیکھ کر ہی کر سکیں گے، اس میں سُنّی بریلوی اور دیوبندی وہابی اختلاف کے وہ حقائق پیش کئے گئے ہیں جو آپ نے کسی حد تک شاید صرف پڑھے سُنے ہوں گے۔ اس اختلاف کے حقائق کو ناقابلِ تردید دستاویزی ثبوت کے ساتھ دیکھنے کے لئے یہ کیسیٹ اور سی ڈی ضرور حاصل کریں اور مسلکِ حق پر ثابت وقائم رہنے کے لئے اس کیسیٹ اور سی ڈی کو پھیلائیں، یہ کیسیٹ اور سی ڈی مکتبہ گل زار حبیب میں دست یاب ہے۔ علاوہ ازیں علامہ اوکاڑوی کے اس مشہور ٹی وی پروگرام کی کیسیٹ بھی دست یاب ہے جس میں انہوں نے مزاراتِ اولیاء کے بارے میں دیوبندی علماء کی کتب سے حوالے پیش کرتے ہوئے جناب احترام الحق تھانوی کی ہرزہ سرائی کا جواب دیا ہے۔

**من جانب: مکتبہ گل زار حبیب (جامع مسجد گل زار حبیب)**

گلستان اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی

## ہدیۂ عقیدت، بارگاہِ عالی مرتبت، مظہرِ فیضانِ ولایت، منبعِ علم و معرفت مہرِ شریعت، بدرِ طریقت، محسنِ ملک و ملت، مرشدِ اہلِ سنّت، سرمایۂ کرم ذی محتشم حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ نور اللہ مرقدہ

مولانا محمد شاہدین اشرفی
چیئرمین مظہر العلم اشرفیہ ویلفیئر ٹرسٹ
مکان نمبر R-700، سیکٹر 15-B، بفرزون۔ نارتھ کراچی

**جو** ساری عُمر اپنی علمی زندگی سے اندھیروں کے دُور کرنے، گم راہوں کو راہِ مستقیم پر چلانے، تمام مسلمانوں کے دِلوں کو عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے مزین کرنے اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ سے آشنا کرنے کے لئے روشن چراغ جلاتے رہے۔ وہ دن بھر اپنے گھر زائرین و مصاحبین میں گھرے رہتے، لوگوں کی دادرسی کرتے، تنظیمی امور سرانجام دیتے، ایسے میں بھی مطالعہ کے ذریعے وظیفہ و ذکرِ رسول ﷺ کرتے اور راتوں کو دنیا کے مختلف حصوں میں مختلف ممالک میں مختلف شہروں میں، گلیوں میں، محلوں میں، مسجدوں میں ان کی صدائے حق گونجتی تھی انہوں نے پرچمِ دینِ حق کو بلند رکھنے کے لئے اپنی زندگی کو وقف کر دیا تھا۔ وہ اپنے بے شمار چاہنے والے سامعین کے لئے تصحیح عقائد و اعمال اور تزکیۂ نفس کا سامان مہیا کرتے رہے اور تطہیرِ قلب کی راہ دکھاتے رہے۔

اللہ رب العزت نے اپنے پیارے حبیب ﷺ سے محبت کے صلے میں انہیں لوگوں کی مختلف رنگ و طبیعت کے حوالے سے اپنی بات پہنچانے اور منوانے کا سلیقہ عطا فرمایا تھا، وہ مسیحا نفس تھے، وہ ایسے خوش الحان تھے، ایسے معجز بیان تھے کہ جب بولتے تھے تو دلوں کے موتی رولتے تھے، کانوں میں رَس گھولتے تھے، وہ زندگی کے تمام مراحل میں اتباعِ رسول ﷺ کو پیشِ نظر رکھنے کا درس دیتے رہے۔ جس طرح انہوں نے اعلائے کلمۃ الحق کی سربلندیوں کے لئے اپنی خداداد صلاحیتوں کو صَرف کیا اور صرف وعظ و بیان ہی سے نہیں بلکہ متعدد کتابوں کے ذریعے تحریری انداز سے بھی مسلکِ اہلِ سنّت کے ماننے والوں کے دِلوں میں حقائق کو واضح کر کے راسخ کیا اور کاروباری فسادی مُلاؤں نے جو شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کی اور بظاہر توحید کو ڈھال بنا کر لوگوں کے قلوب کو عظمتِ مصطفیٰ ﷺ سے دُور کرنا چاہا تو خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ نے اپنی تحریروں سے اُن کا مونھ توڑ جواب دیا جن کی وجہ سے لوگوں میں پیدا ہونے والے شبہات کا قلع قمع ہوا۔ عقیدۂ اہلِ سنّت کی بنیادی سچائیوں سے لوگوں کے دل آشنا ہوئے اور ان کے دِلوں میں ایسا یقینِ کامل پیدا ہوا کہ ان شاء اللہ قیامت تک ان کی نسلوں میں کوئی بدعقیدہ پیدا نہ ہوگا۔ اس حوالے سے اگر صاحبِ عُرس، سراپا قُدس خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کو ان کے استادِ محترم نے انہیں ''مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت'' کا خطاب عطا کیا ہے تو بلا شبہ بجا ہے۔



مجھ جیسا کم عقل، علم سے بے بہرہ، عمل سے کورا خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کی شخصیت کے متعدد پہلوؤں میں سے کسی ایک پہلو پر ان کی ایک صفت کو بھی تحریر کرنے کے لئے الفاظ کہاں سے لائے۔ ان کی جو مسلکِ حق کے لئے خدمات تھیں ان کو خراجِ تحسین کن لفظوں میں پیش کرے لیکن محسوسات تو سبھی کے پاس ہوتے ہیں، چاہے وہ علم والا ہو یا بے علم ہو۔ خطیبِ اعظم پاکستان کے دور سے آشنا ہر سُنّی کو یہ احساس بے چین کئے ہوئے ہے لیکن ہم اہلِ سنّت کے بکھرے ہوئے شیرازے کی جو حالتِ زار ہے اس کے پیشِ نظر دل میں یہ احساس ضرور رہتا ہے کہ وہ کتنا یادگار زمانہ تھا، ہمارا کتنا سنہری دور تھا کہ جب حضرت خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے، اپنے کانوں سے اُن کا وَل وَلہ انگیز خطاب سنتے تھے۔ آپ کے دل نشین انداز اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ مخالفین خواہ کتنی ہی دُھند گہری کرنے کی کوشش کرتے، حضرت خطیبِ اعظم کا ایک خطاب ہی فضا میں بکھیری گئی آلودگی کو ختم کر دیتا۔ حق واضح ہو جاتا، قلوب و اذہان مطمئن ہو جاتے تھے۔ متعدد خطبا و مقررین نے اپنے خطابات میں ان کے طرزِ تکلم کو اپنایا اور بہت شہرت بھی پائی میں ان کا ذکر نہیں کروں گا ان میں کئی حضرات اس دنیا سے رخصت بھی ہو گئے۔ چناں چہ خطیبِ اعظم پاکستان سے جس نے بھی عقیدت و احترام کا تعلق رکھا اس کو اس کا ثمر ضرور ملا۔ خطیبِ اعظم پاکستان کی جاذبِ قلب شخصیت کا اندازہ اس طرح بھی کیا جا سکتا ہے کہ ان کے اندازِ خطابت کو لوگوں نے بہت حد تک اپنانے کی کوشش کی، ان کا خطاب یاد کر کے دُہرا دیتے، مگر حضرت تو مسلسل شب بیدار رہتے تھے اور تحقیق و تصنیف میں منہمک رہتے اور اپنے ہر خطاب کو مدلل اور جامع بنانے کے لیے محنت کرتے تھے۔

میری معلومات کے مطابق حضرت جلسہ سے فارغ ہو کے گھر تشریف لاتے چاہے ایک جلسہ ہو یا دو جلسے ہوں وہ گھر آ کر سوتے نہیں تھے۔ رات مطالعہ فرماتے تھے پھر صبح فجر کی نماز پڑھ کر سوتے تھے، ویسے بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ حضرت نے وقت دیا ہو اور تشریف نہ لائے ہوں اور وہ جہاں بھی خطاب کرتے تھے خوب جم کر خطاب کرتے۔ سامعین کو مطمئن کر کے گفتگو کسی نتیجہ پر پہنچا کر ہی ختم فرماتے۔ کچھ لوگ اپنے حسد کی بھڑاس نکالنے اور مخالفت کے لئے اس بات کا سہارا لیتے کہ یہ نذرانہ طے کرتے ہیں، مجھے یقین ہے کہ مخالفت کرنے والوں نے کبھی اپنی جیب سے نذرانہ دیا نہیں ہوگا۔ لیکن بلا خوفِ تردید یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ البتہ حضرت سے وقت لینے والے ان کا خطاب سننے کے بعد جو نذرانہ دیتے تھے وہ دیتے ہوئے شرماتے تھے کہ اس دل نشین خطاب اور علمی معلومات عقیدۂ حق کے لئے ایسے دلائل کے سامنے اس حقیر نذرانے کی کیا حیثیت ہے۔ خطیبِ اعظم پاکستان کا دور ایسا کاروباری دور نہیں تھا کہ 20 منٹ یہاں خطاب کیا لفافہ لیا پھر دوسری جگہ پھر وہاں لفافہ پھر تیسری جگہ مطلب یہ کہ اپنا یہاں رول چلے کیا پھر دوسری جگہ آج کل یہی ہو رہا ہے اب بیش تر خطیبوں نے بھی پیشہ ور نعت خوانوں کی طرح یہی روش اختیار کر لی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت کے سامنے ایک بار جلسہ میں ایک نعت خواں نے آپ کے خطاب سے پہلے دو یا تین نعتیں پڑھیں ان کا ایک ہاتھ نہیں تھا اتنا ہی کافی ہے نام نہیں لکھوں گا لیکن قدرت نے انہیں آواز بہت

پیاری عطا فرمائی تھی ان کی نعت کے بعد حضرت کا خطاب شروع ہوا۔ وہ نعت خواں کسی دوسری جگہ جانے کے لئے اسٹیج سے اُتر کر چل دیئے ابھی جلسہ کے درمیان میں تھے۔ حضرت نے دیکھ لیا کہ میں نے اس سے نعت بڑے غور سے سنی، داد بھی دی اور یہ فوراً ہی جانے لگا۔ یعنی علماء خطاب اور دین اور عقیدے کی معلومات سے ان کا کوئی لگاؤ نہیں۔

حضرت نے فوراً ہی اپنے مخصوص انداز میں فرمایا (اے منڈا کدے کام یاب نہیں ہوسکدا اینوں پیسے دی چیٹ پے گئی اے)۔ خیر بات کہاں سے کہاں نکل گئی۔ حضرت کو محبت و عقیدت سے نذرانہ دیا جاتا تھا لیکن وہ نذرانہ اُن کی محنت کا عشرِ عشیر بھی نہیں ہوتا تھا۔ جتنی عرق ریزی اپنے آرام کو قربان کرکے سُنیوں کے عقیدہ کو پکا کرنے کے لئے لوگوں کے دلوں سے شک کی بیماری کو نکال کر یقین کی دولت عطا فرمانے کے لیے وہ کرتے تھے اس کا کوئی نذرانہ کہاں ادا ہوسکتا تھا اور حضرت قبلہ نے صدقات جاریہ کے کتنے کام کیے اور وہ لوگوں کی خاموشی سے کتنی مدد کرتے تھے اس کا بیان کیا جائے تو اندازہ ہو کہ وہ کیسی ہستی تھے۔

میں ایک شیعہ ذاکر کی بات بتاؤں تو ہمیں احساس ہوگا کہ ہم نے اپنے علما خصوصاً خطیبِ اعظم پاکستان کے ساتھ کیا کیا اور انہوں نے ہماری نسلوں کو عظمتِ مصطفیٰ ﷺ سے روشناس کرانے کے لیے ہمارے ساتھ کیا نہیں کیا۔ تو ایک شیعہ ذاکر جن کے والد بھی بڑے مشہور ذاکر تھے تو کچھ بیرون ملک کے صحافی نمائندوں نے ان سے انٹرویو کے لئے ٹائم لیا اور وہ وقت مقررہ پر ان کے گھر پہنچے تو ان کا گھر بہت ہی آسائشوں سے مزین بڑا قیمتی پتھر بڑے حسین فانوس، دو دو گاڑیاں، کئی خادم گھر کے کام کے لئے ان صحافیوں نے دیکھے تو انہوں نے انٹرویو میں ایک سوال یہ بھی ذاتی نوعیت کا اجازت لے کر کیا کہ حضرت آپ اپنے خطابات میں تو اہلِ بیت کی بڑی سادہ اور صبر آزما زندگی کا تذکرہ کرتے ہیں لیکن آپ کی اپنی زندگی اتنی پُرتعیش ہے۔ اس پر اُس ذاکر نے جواب دیا کہ یہ میرا گھر اور اس کی تمام زیبائش اور یہ تمام آسائش میری ذاتی نہیں یہ سب میری قوم نے مجھے فراہم کی ہے مجھے نہیں پتہ کے گھر کے کھانے کے لئے کہاں سے آئے گا، مجھے کوئی فکر نہیں کہ میرے بچوں کے پڑھائی کی فیس کہاں سے دی جائے گی، میری قوم نے مجھے ان تمام تفکرات سے آزاد کیا ہوا ہے میرے ذمہ اگر کوئی فکر ہے تو بس یہ کہ میں اپنی قوم کو اپنے عقیدہ پر یقین کے ساتھ قائم رکھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کروں۔ بس میرا کام مطالعہ کرنا ہے اور اپنی مجلسوں میں خطاب۔ تو ذرا ہم غور کریں کہ ہم نے کبھی اس انداز سے اپنے علماء کے لیے سوچا؟ کیا اپنے جلیل القدر علماء کے لیے ایسا کبھی کیا؟ حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ کتنے سادہ اور سادگی پسند تھے، منکسر المزاج، بہت خوش اخلاق، تعیش کا کوئی گزر تک نہیں تھا ان کی زندگی میں۔ وہ اَن تھک مجاہد تھے۔ ان کی شہرت ان کے کام سے تھی، انہیں آرام نہیں کام ہی سے لگاؤ تھا۔ ہاں تو میں بتا رہا تھا کہ خطیبِ اعظم پاکستان کو قاتلانہ حملہ میں سر پر شدید چوٹوں کی وجہ سے کچھ ایسی تکلیف لاحق ہوئی کہ آپ کی بائیں آنکھ اور رخسار دورانِ گفتگو کبھی کبھی پھڑ کنے لگتے تھے۔ آپ کی نقل کرنے والے بعض مقررین نے اس حد تک آپ کی نقل



کرنا شروع کردی کہ انہوں نے بھی اپنے خطاب کے دوران اپنی آنکھ کو پھڑکانا شروع کردیا کہ یوں بھی ہم اوکاڑوی بن جائیں۔ خیر کئی شخصیات اور خطباء آپ کی طرح خطاب کرنے کے انداز سے شہرت تو پا گئے لیکن خطیبِ اعظم پاکستان اپنی مثال آپ تھے۔ ہر لحاظ سے اپنے انداز میں منفرد اور ممتاز رہے ہے۔ میرے ان الفاظ کا ہرگز کسی عالم یا خطیب کے مقام و مرتبے کی نفی نہیں ہے سب اپنے اپنے مقام و قابلیت، علمیت کے حوالے سے چندے آفتاب اور چندے مہتاب تھے لیکن میری مراد جس دور سے ہے یعنی 1967 تو اس وقت میں بہت چھوٹا تھا لیکن اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم بے شمار رحمتیں نازل فرمائے میرے والد مرحوم علیہ الرحمہ پر جو بچپن ہی سے مجھے علما و مشائخ کے پاس لے جاتے، راستے میں بتاتے جاتے اس طرح حضرت کے پاس بیٹھنا، اُن کی دست بوسی کرنا، واپسی پر پیٹھ اُن کی طرف نہ کرنا، اگر دستر خوان کا وقت ہوتا اور پلیٹ میں کسی بزرگ کا سالن یا چاول وغیرہ رہ جاتے تو میرے سامنے کردیا کرتے کہ یہ تبرک ہے اسے کھاؤ۔ خطیبِ اعظم پاکستان بغیر میڈیا کے سہارے کے 1967ء یا 1966ء جس طرح اپنے انداز بیانی کے حوالے سے مشہور اور محبوب تھے اس وقت کوئی میری معلومات کے مطابق عوام الناس میں کسی کو ایسی مقبولیت حاصل نہیں تھی اور آج جو شخصیت پرستی کا دور ہے اور اہلِ سنت کی جو حالتِ زار ہے کہ کہیں بھی سنیت کے پلیٹ فارم کے حوالے سے ہماری کوئی بھرپور نمائندگی نہیں۔ ہماری آواز میں کوئی طاقت نہیں، گستاخی رسالت کے حوالے سے جو سب سے پہلی جسارت کسی دشمنِ اسلام نے کی تو کیا سب نے ایک آواز ہو کر تحریک چلائی؟ کیوں کہ سب سے پہلے تو سوال یہ پیدا ہوگا کہ قیادت کون کرے گا؟ متفقہ طور پر قائد کون بنے گا؟ اس لیے کہ کوئی کارکن بننے، خادم بننے کو تیار ہی نہیں سب قائد بننے کے خواہاں ہیں اور اخلاص کا یہ حال ہے کہ ہر وقت مدینہ کے نام پر رونے والے مدینے کے نام پر کھانے والے تو بالکل ہی ان گستاخانہ حرکتوں کے خلاف کبھی بھی متحد ہو کر متحرک نظر نہیں آئے نہ ہی شہیدِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ ملک ممتاز قادری کے وقت پر بھی ہماری آواز کا کوئی ایسا اثر ظاہر ہوا جس نے پوری ملت کو طاقت بنا دیا ہو جب کہ ایسا ہونا چاہیے تھا، جس اکثریت پر ہم دعوے کرتے ہیں اور سوادِ اعظم کے دعوے دار ہیں اگر پوری سُنیت ایک آواز ہو کر حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کر تحریک چلاتے تو کیا ہمیں یہ دن دیکھنا پڑتا۔

اگر خطیبِ اعظم پاکستان حیات ہوتے تو کیا وہ چین سے بیٹھتے وہ نہ خود چین سے بیٹھتے نہ قوم کو غفلت کی نیند سونے دیتے۔ انہوں نے کبھی مروت و تعلقات یا حکومتی منصب کو مسلک پر فوقیت نہیں دی بلکہ گستاخانِ رسالت کے لئے کسی طرح پر بھی نرم گوشہ نہیں رکھا اور جب بھی آپ کے وقت، آپ کی حیات میں کوئی بات بھی دین اور شریعت کے خلاف آپ کے سامنے آتی تو نہایت عمدہ انداز میں علمی فصاحت و بلاغت کے ساتھ بڑے نڈر ہو کر آپ اس کا سدباب کرتے۔ کبھی کوئی خوف و رعب آپ کی حق گوئی میں مانع نہ ہوا۔ ایک وہ دور تھا جب سوشلزم کے خلاف آواز نکالنے میں لوگ ڈرتے تھے اور بعض مقامات پر منتظمین جلسہ بڑے ڈرتے ڈرتے بات کرتے۔ آپ سے بھی گزارش کرتے کہ حضرت ذرا احتیاط سے کام لیجئے گا تو

فرمادیتے کہ میاں آپ بے فکر رہیں یہ میری ذمہ داری ہے اور پھر اپنے علمی دلائل کی روشنی میں ایسی گفتگو فرماتے کہ کسی کے لیے شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی یہ تو ایک خاص دور کی بات تھی لیکن محافل میلاد النبی ﷺ یا جلسۂ ذکر شہادت یا محافلِ ذکرِ صحابہ واولیا میں تو اپنی دل کش آواز اور قرآن وحدیث اور علوم عارفانہ کے ساتھ آپ کی گرفت ایسا ماحول پیدا کر دیتی کہ سامعین جلسہ کی حالت سحر زدہ جیسی ہو جاتی جہاں جس مقام پر بھی آپ کا جلسہ ہو جاتا تو مہینوں تک لوگ آپس میں خاص طور پر مسجدوں میں نماز کے لئے وقت پر جاتے لوگ آپ کی گفتگو کے مختلف پہلوؤں کو یاد کر کے خوش ہوا کرتے ۔خیر وقت گزرتا رہے گا۔

آج تقریباً 35 سال ہو گئے خطیبِ اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کو پردہ کیے ہوئے لیکن آج بھی حضرت سے شرف کلامی کے وہ لمحات یاد آتے ہیں کہ جب جلسے سے فراغت کے بعد کبھی کبھی آپ کے ساتھ بیٹھنے کا موقع ملتا تو حضرت بڑے مشفقانہ انداز میں بڑی نصیحت آمیز کلمات ارشاد فرماتے ۔وقت کی قدر و قیمت کا احساس دلاتے خاص طور پر جب میں دارالعلوم امجدیہ میں زیرِ تعلیم تھا تو عرس اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر آپ کا یقیناً آنا ہوتا تھا اس کے علاوہ آس پاس کے علاقے والے بھی جب آپ کا خطاب کرایا کرتے تو ہمیں اساتذہ کی طرف سے خاص طور پر جانے کی اجازت مل جاتی تھی تو آپ کا خطاب طلبائے کرام کے لئے بڑا ہی نصیحت آمیز ہوتا تھا۔بس اب یہ آپ کی یادیں ہی ہمارا سرمایہ ہیں ہر سال کی طرح اس سال بھی جگر گوشہ خطیبِ اعظم پاکستان جو اپنی ذات میں بڑے رفیع الفکر وسیع النظر صاحبِ عرس کی صورت وسیرت کے مظہر حضرت علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب مدظلہ العالی نے عرس خطیبِ اعظم پاکستان کے موقع پر حضرت کی یادوں سے مزین رسالہ کا اہتمام فرماتے ہیں تو مجھ ناچیز نے بھی ایک بار پھر چند بے ربط جملے صاحبِ عرس سے عقیدت کے اظہار میں لکھے ہیں ۔واضح رہے کہ یہ سطور میں نے اپنی دانست کے مطابق لکھی ہیں ،ہر کسی کی رائے ضروری نہیں کہ مجھ سے متفق ہو ۔اختلاف کا حق ہر کسی کو حاصل ہے ۔مجھے محسنِ اہلِ سنت حضرت خطیبِ اعظم علیہ الرحمہ سے کسی غلط بات کو منسوب کرنے کا کوئی شوق نہیں اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ ان کی عظمت ومرتبت کے مطابق میں نہیں لکھ سکا ۔لہجے اور الفاظ میں تلخی پر معذرت خواہ ہوں ۔

خدا کرے کہ دل کی گہرائیوں سے بھری یہ عقیدت قبول بارگاہ ہو اور مجھ سیاہ کار کی بخشش کا ذریعہ بن جائے ۔ آمین ثم آمین

☆☆☆

ان شاء اللّٰہ تعالیٰ ،حضرت خطیبِ اعظم رحمۃ اللّٰہ علیہ کا **37واں** سالانہ مرکزی دوروزہ **عرس مبارک** جمعرات ،جمعہ **12-13 مارچ 2020**ء اور **37واں** سالانہ عالمی **یومِ خطیبِ اعظم** جمعہ، **13 مارچ 2020**ء کو منایا جائے گا۔



# خطیبِ ملت اسلامیہ،ایک ہمہ جہت شخصیت

تحریر: مولانا محمد **شہزاد قادری** ترابی
(خلیفہ حضور تاج الشریعہ)

**اللّٰہ** تعالیٰ کے لیے تمام تعریفیں جو عالمین کا پالنے والا ہے بے شمار دُرود وسلام سرکارِ اعظم ﷺ کی ذات بابرکات پر جن کے صدقے وطفیل ان کی امت کو بہترین امت بنایا ،اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بے شمار نعمتوں سے نوازا اتنی نعمتیں عطا فرمائیں جن کو ہم شمار نہیں کر سکتے ،انہی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت اولیاء اللّٰہ ہیں جن کو رب تعالیٰ نے انسانوں میں ظاہر فرمایا اور کچھ کو پوشیدہ رکھا اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اولیاء اللّٰہ سے فیض حاصل کریں ان کی صحبت میں بیٹھ کر اپنی اصلاح کا سامان کریں ۔

اولیاء اللّٰہ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہم کو اللّٰہ تعالیٰ جہاں بے شمار خوبیاں عطا فرماتا ہے وہ خداداد صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں تاریخ گواہ ہے امت محمدیہ کے اولیاء اللّٰہ میں ایسی خداداد صلاحیتیں لوگوں نے دیکھیں کہ آج بھی پوری دنیا ان کے واقعات سن کر حیرت زدہ ہو جاتی ہے ،یہ بھی اللّٰہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا کر دے ،انہی خداداد صلاحیتوں کے مالک حضرات میں ایک نام خطیبِ ملت ،ولی نعمت حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمہ کا بھی ہے ،آپ تو وہ ہستی ہیں جن کی خداداد صلاحیتوں کا اعتراف نہ صرف عوام بلکہ آپ کے اساتذہ اور اکابر علما ومشائخ اہلِ سنت بھی کرتے ہیں آپ کی خدمت میں چند علما و مشائخ کے تاثرات پیش کرتا ہوں ۔جنہیں پڑھ کر آپ کو خطیب اعظم علیہ الرحمہ کے مقام کا اندازہ ہوگا ۔

## ہم عصر علما ومشائخ بھی معترف:

شہر کراچی میں قائم سلسلہ اشرفیہ کی مرکزی خانقاہ درگاہ عالیہ اشرفیہ کے موجودہ سجادہ نشین حضرت علامہ مولانا ابو مکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی صاحب ایک سال عرس اوکاڑوی میں فرما رہے تھے کہ میرے والد محترم شیخ المشائخ آفتاب طریقت حضرت ابو محمد سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللّٰہ علیہ خطباء میں سب سے زیادہ حضرت خطیب ملت علیہ الرحمہ کو پسند فرماتے تھے اور کئی جلسوں میں خطیب ملت علیہ الرحمہ کو خطاب کے لئے مدعو فرماتے اور خود بیٹھ کر خطیب ملت رحمۃ اللّٰہ علیہ کا پورا خطاب سنتے ۔

مزید فرماتے ہیں کہ والد صاحب رحمۃ اللّٰہ علیہ خطیب ملت علیہ الرحمہ کو لانے کے لئے مجھے ہی بھیجتے اور ساتھ میں نذرانہ بھی دے دیتے کہ یہ نذرانہ خطیب ملت علیہ الرحمہ کی خدمت میں پیش کر دینا ،شاید یہ ترغیب اور تربیت تھی کہ علمائے کرام کی قدر کرنی چاہیے اور ان کی خدمت کرنی چاہیے ۔چناں چہ میں انہیں لینے کے لئے پہنچا اور جا کر دست بوسی کرتا اور نذرانہ ان کی خدمت میں پیش کر دیتا۔خطیب ملت علیہ الرحمہ بارک اللّٰہ کہہ کر نذرانہ قبول فرما لیتے اور پھر ہم گاڑی میں بیٹھ کر جلسہ گاہ پہنچ جاتے ۔

## ایک ایک لفظ پر گھنٹوں گفتگو فرماتے:

پیر طریقت حضرت مولانا سید شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللّٰہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ آپ کے پسندیدہ مقررین کون ہیں؟ آپ رحمۃ اللّٰہ علیہ نے فرمایا دو مقررین ہمیں بہت پسند ہیں، ایک غزالی زماں رازی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللّٰہ علیہ اور خطیب ملت علیہ الرحمہ ولی نعمت حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمہ۔ ان حضرات کی علمی شان یہ تھی کہ ایک ایک لفظ پر گھنٹوں گفتگو فرماتے تھے۔

## دنیا بھر میں آپ کی آواز گونجتی ہے:

خلیفہ اعلیٰ حضرت حضور قطبِ مدینہ حضرت علامہ مولانا شاہ ضیاء الدین احمد مدنی رحمۃ اللّٰہ علیہ کے خادمِ خاص حضرت قبلہ عارف ضیائی مدنی رحمۃ اللّٰہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں یہ سمجھتا تھا کہ خطیبِ ملت علیہ الرحمہ صرف ذکرِ شہادت امام حسین رضی اللّٰہ عنہ کے عنوان سے ہی مقبولیت رکھتے ہیں مگر جب میں سعودی عرب کے مختلف شہروں خصوصاً دمام اور ریاض وغیرہ کے سنی مسلمانوں کو خطیب ملت علیہ الرحمہ کے مختلف علمی بیانات کو سنتے ہوئے دیکھا تو زبان سے بے ساختہ نکلا کہ خطیب ملت علیہ الرحمہ کو اللّٰہ تعالیٰ نے اتنا بڑا علمی مقام عطا فرمایا ہے کہ جب وہ گفتگو فرماتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ الفاظ ان کے پاس ہاتھ باندھے کھڑے ہیں آپ صرف خطیب اعظم پاکستان ہی نہیں بلکہ خطیب العالم ہیں۔

## اوکاڑوی والے سنی:

جب کوئی دل و جان سے دین متین کی بے لوث اور مخلصانہ خدمات انجام دیتا ہے تو پھر رب تعالیٰ اپنے اس خاص بندے کو سوادِ اعظم اہلِ سنت کی پہچان بنا دیتا ہے، پچھلی صدیوں میں ایسے کئی مجدد دین گزرے ہیں جو سوادِ اعظم اہلِ سنت کی پہچان بن کر ابھرے ہیں جن میں سرفہرست اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلی رحمۃ اللّٰہ علیہ بھی ہیں جو کہ آج بھی اہل حق سوادِ اعظم اہلِ سنت کی پہچان ہیں، لیکن ہمارے اس وطن عزیز پاکستان میں سب سے پہلے اعلیٰ حضرت کی صحیح اور عمدہ پہچان کروانے والے خطیب ملت علیہ الرحمہ ہیں جنہوں نے ملک پاکستان کے ہر ہر شہر، گاؤں گاؤں، گلی گلی فکرِ رضا اور نغماتِ رضا کو بلند کیا، اہل وطن گواہ ہیں کہ ایک وقت تھا جب خطیبِ ملت علیہ الرحمہ ملک کے گوشے گوشے میں جا کر یہ پڑھا کرتے تھے۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ — سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی ﷺ — دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

پھر بچے بچے کی زبان پر یہ اشعار جاری ہو گئے، یہی نہیں بلکہ اس دور میں اگر ملک کے کسی شہر میں کوئی بدمذہب عقیدہ اہلِ سنت کے خلاف بات کر کے جاتا اور یہ خبر خطیبِ ملت علیہ الرحمہ کو پہنچتی تو آپ فوراً وہاں پہنچ کر عظیم الشان جلسہ میں عقیدہ اہلِ سنت کو قرآن و حدیث اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ارشادات کی



روشنی میں اجاگر کرتے اور ساتھ ساتھ بدمذہبوں کا بھرپور رد فرماتے بلاشبہ آپ مسلک حق اہلِ سنت کی پہچان بن گئے تھے۔

آپ ایسی پہچان بنے کہ ایک مرتبہ عرس اوکاڑوی کے موقع پر جامع مسجد گلزارِ حبیب میں مجاہد اہلِ سنت قائد سنی تحریک حضرت مولانا محمد سلیم قادری رحمۃ اللّٰہ علیہ خطاب فرما رہے تھے۔ خطاب کے دوران مجاہد اہلِ سنت کہنے لگے کہ خطیبِ پاکستان خطیب ملت مسلک حق اہلِ سنت کی ایسی پہچان تھے کہ میں سنی تحریک بننے سے پہلے کئی علاقوں میں لوگوں سے ملنے جاتا تھا اور بطور سنی اپنا تعارف کرواتا تو وہاں کے لوگوں سے ملنے جاتا تھا اور بطور سنی اپنا تعارف کرواتا تو وہاں کے لوگ مجھ سے پوچھتے کہ آپ اوکاڑوی والے سنی ہیں؟ تو میں مسکرا کر کہتا کہ ہاں ہم اوکاڑوی والے سنی ہیں تو وہ بے فکر ہو جاتے اور کہتے کہ اوکاڑوی والے سنی ہی اصل سنی ہیں۔

## تقریر کے ساتھ ساتھ تحریر بھی اعلیٰ:

اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مختلف صلاحیتوں سے نوازا ہے کسی کو خطابت کا ملکہ عطا فرمایا تو کسی کو تحریر کے میدان کا شہسوار بنایا مگر ایسے بہت کم علما گزرے ہیں جنہیں رب تعالیٰ نے تقریر کے ساتھ ساتھ تحریر کے میدان کا بھی شہسوار بنایا ہو، ایسے ہی علماء میں ایک معروف نام خطیب ملت حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ کا ہے، رب تعالیٰ نے جہاں آپ کو دیگر متعدد صلاحیتوں سے نوازا تھا وہیں آپ کو تحریر و تقریر دونوں صلاحیتوں سے نوازا۔ جس طرح آپ کا انداز خطابت میں منفرد ہے اسی طرح آپ کا انداز تحریر بھی منفرد ہے آپ کی ایک کتاب ''ذکر جمیل'' جس میں بے کسوں کے آقا امت پر مہربان مولا حضور سرورِ کشور رسالت ﷺ کے بے مثال حسن و جمال اور عظمتوں کا بیان ہے، مطالعہ کرنے کے بعد ایسا لگتا ہے کہ یہ کتاب خطیب ملت علیہ الرحمہ نے لکھی نہیں ہے بلکہ آپ سے لکھوائی گئی ہے میری تمام مسلمانوں سے التماس ہے کہ وہ خطیب ملت علیہ الرحمہ کی تمام کتب خصوصاً ''ذکر جمیل'' ضرور پڑھیں۔

ایک سال عرس اوکاڑوی کے موقع پر جامع مسجد گلزارِ حبیب میں مناظر اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا سید مظفر حسین شاہ صاحب، خطیب ملت کی سیرت پر گفتگو کر رہے تھے دوران گفتگو انہوں نے کہا کہ زمانہ طالب علمی میں ایک دن میری نظر سے خطیب ملت علیہ الرحمہ کی مایہ ناز کتاب ''علمائے دیوبند کا تعارف'' گزری جب میں نے کتاب کا مطالعہ کیا تو خطیب ملت علیہ الرحمہ کا دیوانہ ہو گیا اور آج جو میرے دل میں بدمذہبوں سے نفرت ہے اس میں اس کتاب کا بھی بہت عمل دخل ہے۔

عزیزانِ گرامی! باتیں تو بہت ہیں مگر اسی پر اکتفا کرتا ہوں کہ ہمیں رب تعالیٰ نے خطیبِ ملت علیہ الرحمہ کی صورت میں بہت بڑی نعمت عطا فرمائی تھی جنہوں نے ان کی قدر کی وہ فیض پا گئے اور جنہوں نے قدر نہیں کی وہ محروم رہے۔ آج پوری دنیا میں خطیبِ ملت علیہ الرحمہ جیسا نظر نہیں آتا، آپ کی شہرت تو خطیبِ اعظم پاکستان کے نام سے ہے مگر میں نے خطیب ملت اس لئے لکھا کہ آپ نہ صرف پاکستان بلکہ

پوری دنیا یعنی پوری ملت اسلامیہ کو فیض پہنچاتے رہے کئی ممالک کا سفر فرمایا اور مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح فرمائی۔

آج ہمیں اگر خطیب ملت علیہ الرحمہ کی یاد آتی ہے تو آپ کے شہزادے سرمایہ اہل سنت، فخر اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب کو دیکھ لیتے ہیں تو دل کو بہت سکون ملتا ہے اور دین کا کام کرنے کا حوصلہ بھی ملتا ہے کہ اس عمر میں بھی تن تنہا مسلک حق اہل سنت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور اپنے والد خطیب ملت علیہ الرحمہ کی سچی نیابت کا حق ادا کر رہے ہیں، اللّٰہ تعالیٰ ان کی غیب سے مدد فرمائے، انہیں صحت و عافیت نصیب فرمائے اور ان کا سایہ ہم سنیوں پر تا دیر قائم و دائم فرمائے۔ آمین

21 رجب المرجب 1404ھ بمطابق 24 اپریل 1984ء کو دنیائے اسلام کے عظیم رہبر و رہنما جن کی شیریں آواز صبح قیامت تک مسلمانوں کے کانوں میں رس گھولتی رہے گی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، رب تعالیٰ آپ کے مزار پُرانوار پر اپنی کروڑھا رحمتوں کی بارش فرمائے اور ہمیں آپ کے فیضان سے مالامال فرمائے۔ ( آمین، ثم آمین )

☆☆☆

## منقبت

### حضرت مولانا سید وجاہت رسول تاباں قادری

سربراہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، پاکستان

عالم با کمال تھے، حضرت شفیع اوکاڑوی　　عامل با وصال تھے، حضرت شفیع اوکاڑوی
عاشق جلوہ بار تھے، حسن نبی پاک کے　　عکس رخ جمال تھے، حضرت شفیع اوکاڑوی
عشق کے کاروان کا ایسا حدی سرا کہاں　　نعت میں اک مثال تھے، حضرت شفیع اوکاڑوی
گلشن رضویت میں وہ اپنی مثال آپ تھے　　احمد رضا کی ڈھال تھے، حضرت شفیع اوکاڑوی
وہ تھے خطیب بے مثل، ان کا خطاب لاجواب　　بے مثل و بے مثال تھے، حضرت شفیع اوکاڑوی
طوطی ارض پاک کی گونج عرب و عجم میں تھی　　بلبل حال وقال تھے، حضرت شفیع اوکاڑوی
دل میں مدینہ ان کے تھا، لب پہ تھی نعت مصطفیٰ　　عاشقِ با وصال تھے، حضرت شفیع اوکاڑوی
غیروں پہ صاحب جلال، اپنوں پہ صاحب جمال　　دونوں میں باکمال تھے، حضرت شفیع اوکاڑوی
اہل سنن کے محور و مرکز تھے آں جناب من　　رہبر باکمال تھے، حضرت شفیع اوکاڑوی
تاباں سے کیسے ہو سکے ان کے جمال کا بیاں　　علم و ادب کے لعل تھے، حضرت شفیع اوکاڑوی

☆☆☆



## تاریخی مادہ ہائے سنِ وصال

### حضرت تاج الشریعہ، قاضی القضاۃ فی الھند، نبیرۂ اعلیٰ حضرت قبلہ مولانا مفتی محمد اختر رضا ازہری میاں رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ

### 1439 ہجری

☆ ابن ولی ، رحمۃ اللّٰہ تعالی علیہ ☆ اللھم یاحق ادخلہ فی الجنۃ ☆ واللّٰہ ، ان المتقین فی جنت و عیون ☆ جید ، انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلما ☆ حزب ، انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلما ☆ مطلب و مقصد ، روح و ریحان و جنۃ نعیم ☆ آں کریم ، روح و ریحان و جنۃ نعیم ☆ ازہری میاں ، دریائے فیض ☆ سالارِ چمن احمد رضا ☆ بلند نصیب اختر ☆ اختر دردل ☆ قابلِ شہ رضا ☆ قدوۂ مسلک حق اہل سنت وجماعت ☆ حق آگاہ محمد اسمٰعیل رضا ☆ سالار زمان ، کوکب رضا ☆ آ جد فی تاج الشریعہ ☆ انسب ، مغفور ☆ آں اختر ، فدائے محمد ☆ لوح ، نبیرہ حجۃ الاسلام قدس سرہ العزیز ☆ صاحبِ فتاوی ، نبیرہ حجۃ الاسلام ☆ اخترِ بزم محبوب سبحانی ☆ اخترِ فلکِ حق ☆ آلِ حضرت

### 2018 عیسوی

☆ شاہ ، رضی اللّٰہ تعالی عنہ ☆ ذرّ ایمان ، رضی اللّٰہ تعالی عنہ ☆ بعالی مناقب ، رضی اللّٰہ تعالی عنہ ☆ قل ، علیہ الرحمۃ والرضوان ☆ سلم ، علیہ الرحمۃ والرضوان ☆ سالار علم ، واعلموا ان اللّٰہ مع المتقین ☆ تاج الشریعہ ، اعد لھم جنت ☆ نکو ، عاشق اعلیٰ حضرت ☆ اوج وجود ، والذین اوتوا العلم درجت ☆ اُوحبیب ، والذین اوتوا العلم درجت ☆ باکمال محمدی سنی حنفی قادری رضوی ازہری ☆ بکمال علم پاسبانِ مسلک اعلیٰ حضرت ☆ حدیقہ فیض رضا ☆ واصل فیض رضا ☆ فکری وارث رضا ☆ مکرمی وارث رضا ☆ روشن چراغ بریلوی ☆ مزار نیر تابانِ علم و فضل ☆ زبدۂ عشاق غوث پاک ☆ بدر عصر ، صاحب الفضیلۃ ☆ محبّ رسول الٰہی ، مرحوم ومغفور ☆ بعالی مدارج مفتی، مفسر، محدث، فقیہ ☆ بےبدل ، رحمۃ اللّٰہ علیہ و رضی عنہ ☆ کلام اللّٰہ : الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون ☆ محب السّبوح ، الا ان اولیاء اللّٰہ لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون ☆ حکمِ ھادی ، ادخلی فی عبادی ، ادخلی جنتی ☆ اوجِ اجداد ، صاحب الفضیلۃ والارشاد

حروف کے اعداد شمار کرنے یا لفظوں کے انتخاب میں کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو طالب عفو ہوں۔

**کاوش ! کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ**

## منقبت درشانِ خطیبِ اعظمِ پاکستان

## مفسرِ قرآن، دین وسنیت کی پہچان، رضویت کی جان

## حضرت علامہ **محمد شفیع اوکاڑوی** علیہ الرحمہ والرضوان

اسیرِ تاج الشریعہ، **عبدالمنان کلامی** امجدی رضوی

چندوا؛ لاتیھار؛ جھارکھنڈ؛ الھند

نورِ احمد، جلوہِ باری شفیع اوکاڑوی
دینِ حق پر جان سے واری شفیع اوکاڑوی

شیرِ ربانی نے دی خوش خبریِ فضل وکمال
مرتبت ہے تیری معیاری شفیع اوکاڑوی

ہے خطیبِ اعظمِ پاک آپ کا حسنِ خطاب
حضرتِ ثانی کے درباری شفیع اوکاڑوی

حفظِ ناموسِ نبی پر بیٹوں کی قربانی دی
جب ہوئی تیری گرفتاری شفیع اوکاڑوی

مظہرِ فاروق ہیں اور پرتوِ شیرِ خدا
شاہ کے گستاخوں پہ ہیں بھاری شفیع اوکاڑوی

کل تھی دنیائے خطابت میں تری جلوہ گری
آج بھی ہے تیری سرداری شفیع اوکاڑوی

حسنِ اخلاقِ محمد کا حسیں پیکر ہے تو
تیری باتیں ہیں بہت پیاری شفیع اوکاڑوی

چرخِ علم وفن کا ہے ماہِ مبیں تیرا وجود
عالمِ دیں، حافظ و قاری شفیع اوکاڑوی

فاضل ومفتی، مفسر اور محدث تیری ذات
نازشِ فکر و قلم کاری شفیع اوکاڑوی

تیرا ہر اک وار باطل کے لئے دنداں شکن
تو ہے رضویت کی اِک آری شفیع اوکاڑوی

قومِ مسلم کو بیانِ حق سے بخشی آپ نے
نفس کی شمشیرِ کراری شفیع اوکاڑوی

صرف پاکستان ہی کیا ہند میں بھی ہر طرف
آپ کا فیضان ہے جاری شفیع اوکاڑوی

کاروانِ اہلِ باطل پر تھا اور ہے آج بھی
تیرا رعب و دبدبہ طاری شفیع اوکاڑوی

ان گنت ہیں ملکِ علم وفضل میں شاہانِ حق
منفرد ہے تیری فن کاری شفیع اوکاڑوی

دینِ احمد کے تحفظ میں سدا ہوتی رہی
نجدیت پر تیری بُم باری شفیع اوکاڑوی

باغِ دیں تیرے جتن سے ہوگیا شاداب تر
خوب مہکی حق کی پھلواری شفیع اوکاڑوی

کیوں نہ ہوں گے تجھ سے راضی تیرے اللہ ورسول
تو نے کی ہے حکم برداری شفیع اوکاڑوی

اس کی قسمت کا ستارہ ہے ثریا سے بلند
جس نے پائی ہے تری یاری شفیع اوکاڑوی

تیرے دربارِ کرم سے تا ابد ہوتی رہے
علم و حکمت کی گہرباری شفیع اوکاڑوی

منزلِ راہِ خدا کے واسطے بھاتی رہی
قافلے کو تیری سالاری شفیع اوکاڑوی



کوکبِ نورانی پر جلوے جھلکتے ہیں ترے
خوب تر ہے تیری ضوباری شفیع اوکاڑوی

شاہِ دو عالم کے در کا بن کے ایک ادنی غلام
تم نے حاصل کر لی زرداری شفیع اوکاڑوی

ہے کلامیؔ بھی تمہارے در کا اِک منگتا شہا
دور کر دو اِس کی ناداری شفیع اوکاڑوی

☆☆☆

## نذرانۂ عقیدت بارگاہِ پاسبانِ ختمِ نبوت، قائدِ ملت، قاطعِ نجدیت،

## خطیبِ اہلِ سنت، ناشرِ مسلکِ اہلِ سنت، ساقیِ مشربِ شیرِ ربانی

## حافظ وقاری علامہ **محمد شفیع اوکاڑوی** علیہ الرحمۃ الباری

سید محمد **اویس قادری کوکب** جیلانی

جام نگر، گجرات، ہند

چرخ پر چمکا شفیع اوکاڑوی
بن کے اک تارا شفیع اوکاڑوی

مفتی عالم حافظ و قاری خطیب
حسنِ مجموعہ شفیع اوکاڑوی

تو خطیبِ اعظمِ برصغیر
مفتی علامہ شفیع اوکاڑوی

تو مفسر تو مفکر تو فقیہ
تیری ذات اعلیٰ شفیع اوکاڑوی

معدنِ ثانی کا لاثانی گہر
دہر میں یکتا شفیع اوکاڑوی

تیری تقریروں کی ہے عالم میں گونج
بجتا ہے ڈنکا شفیع اوکاڑوی

لحنِ داؤدی کا اک عکسِ جمیل
تیرا ہر خطبہ شفیع اوکاڑوی

تیری ہستی سے منور تر ہوئی
وعظ کی دنیا شفیع اوکاڑوی

قادیانی قلعے کر ڈالے تباہ
تو نے اے دارا شفیع اوکاڑوی

کردیئے قربان تنویر و منیر
بر رہِ مولیٰ شفیع اوکاڑوی

کوکبِ نورانی کی صورت میں ہے
تیرا اک جلوہ شفیع اوکاڑوی

کوکبؔ جیلانی بھی ہے اک گدا
تیری چوکھٹ کا شفیع اوکاڑوی

**بہت ضروری IMPORTANT** بسم اللہ الرحمن الرحیم **بہت ضروری IMPORTANT**

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ان تمام دوستوں کو جو فیس بک استعمال کرتے ہیں یہ آگاہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ فیس بک پر مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) کے ارکان نے اکیڈمی کے نام کا ایک فین پیـــج اور ایک حضرت خطیبِ ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے نام کا فین پیج ، ایک فین پیج حضرت خطیبِ اعظم حضرت علامہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی کے نام سے اور ایک فین پیج جامع مسجد گل زارِ حبیب کے نام سے بنایا ہوا ہے ۔ ان چار کے سوا کوئی بھی پیج آفیشیل اور صحیح نہیں ہے ۔
جن لوگوں نے خطیبِ ملت حضرت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے نام سے پیج بنائے ہوئے ہیں ہم اُن سے عرض گزار ہیں کہ وہ ایسے تمام پیج بند کردیں تاکہ کسی غلط استعمال کی گنجائش نہ رہے ۔ احباب سے عرض ہے کہ درج ذیل عنوانات کے سوا کسی اور پیـــج کو صحیح گمان نہ کریں اور ان کے سوا کسی کو ہمارے پیج جان کر کوئی رابطہ نہ کریں ۔
شکریہ

The web pages listed below are made and managed by the members of the Maulana Okarvi Academy (Al-Aalami). We DO NOT have any other pages and therefore are not responsible for the content on the unofficial sites.

http://www.kaukabnooraniokarvi.com
http://www.kaukab-noorani-okarvi.com/
http://www.okarvi.com
http://hazratkhateeb-e-azam.weebly.com
http://shafeeokarvi.blogspot.com/
https://plus.google.com/+AllamahKaukabNooraniOkarvi

https://www.facebook.com/Allaamah.Kaukab.Noorani.Okarvi.FanPage/
https://www.facebook.com/Hazrat.Maulana.Muhammad.Shafee.Okarvi/
https://www.facebook.com/Maulana.Okarvi.Academy/
https://www.facebook.com/Masjid.Gulzar.e.Habeeb/
https://web.facebook.com/Okarvispeechesnetwork/

https://twitter.com/Okarvi
https://twitter.com/MaulanaOkarvi
https://www.pinterest.com/okarvi/
https://www.linkedin.com/in/allamah-kaukab-noorani-okarvi-02862433/

http://www.dailymotion.com/maulanaokarviacademy
https://www.youtube.com/user/okarvispeeches
http://www.okarvispeeches.com/
http://www.sunnispeeches.com



# ہم خُرما وہم ثواب

**مجدد** مسلکِ اہلِ سنّت ، مُحسنِ ملک وملت ، عاشقِ رسول (ﷺ) ، مُحبِ صحابہ وآلِ بتول ، محبوبِ اولیاء ، خطیبِ اعظم پاکستان حضرت الحاج علامہ قبلہ **مولانا محمد شفیع اوکاڑوی** قدس سرہ الباری ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصوصی اجازت سے یہ اعلان فرمایا تھا کہ جس شخص کو کوئی حاجت ہو تو وہ دو رکعت نفل (نمازِ حاجت) پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ 313 (تین سو تیرہ) اصحابِ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے طفیل میری جائز حاجت پوری فرمادے تو میں 313 روپے اصحابِ بدر کی طرف سے جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) گلستانِ اوکاڑوی (سابق سولجر بازار) کراچی کی تعمیر میں دوں گا -ان شاء اللہ اس کی حاجت پوری ہو جائے گی-

**الحمدللہ !** حضرت خطیبِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی اس بشارت سے اب تک ہزاروں افراد فیض یاب ہو چکے ہیں ،لوگوں کا جائز کام ہو جاتا ہے اور مسجد بھی تعمیری مراحل طے کررہی ہے اور صدقہ جاریہ کا ثواب بھی بحمدہٖ تعالیٰ ملتا ہے -حضرت مولانا اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس زندہ کرامت سے آپ بھی اپنی مشکل دُور کر سکتے ہیں -مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) کراچی شہر کی قدیم اور بڑی مساجد میں اپنی مثال آپ ہے -اس کی تعمیر میں تعاون فرمائیں -اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے-

## گُل زارِ حبیب ٹرسٹ

ڈولی کھاتا ، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی
فون نمبر: (021) 3225 6532

# اطلاع

ملک بھر سے جولوگ جامع مسجد گل زارِ حبیب، جامعہ اسلامیہ گل زارِ حبیب اور مزار شریف مولانا اوکاڑوی کی تعمیر وترقی کے لئے عطیات بھیجنا چاہیں، ان کے لئے ’’آن لائن بینکنگ‘‘ کی وجہ سے یہ سہولت ہوگئی ہے کہ وہ اپنے ہی علاقے میں موجود یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کی برانچ ہی میں ہمارا اکاؤنٹ نمبر اور برانچ کوڈ نمبر درج کر کے رقم جمع کرواسکتے ہیں، اس طرح انہیں منی آرڈر یا بینک ڈرافٹ بنوانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ان احباب سے گزارش ہے کہ جب بھی عطیات جمع کروائیں ہمیں بینک ڈیپازٹ سلپ کی فوٹو اسٹیٹ کاپی ضرور بھجوادیں تاکہ حساب میں دشواری نہ ہو۔

**-1 جامع مسجد گل زارِ حبیب**

| | | |
|---|---|---|
| اکاؤنٹ نمبر | : | A/c # 010-2024-7 |
| برانچ کوڈ نمبر | : | ( UBL ) 0699 |

**-2 جامعہ اسلامیہ گل زارِ حبیب**

| | | |
|---|---|---|
| اکاؤنٹ نمبر | : | A/c # 010-2619-5 |
| برانچ کوڈ نمبر | : | ( UBL ) 0699 |

**-3 مزار شریف مولانا اوکاڑوی**

| | | |
|---|---|---|
| اکاؤنٹ نمبر | : | A/c # 010-1344-9 |
| برانچ کوڈ نمبر | : | ( UBL ) 0699 |

(یہ تینوں اکاؤنٹ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، کراچی کی کیانی شہید روڈ برانچ میں ہیں۔)
گل زارِ حبیب ٹرسٹ کو دیئے جانے والے عطیات انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں۔

## گل زارِ حبیب ٹرسٹ

ڈولی کھاتا، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی
فون: ( 021 ) 3225 6532
gulzarehabibtrust@gmail.com



# خوش خبری

مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) نے مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، خطیبِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے علمی تبحر، عشقِ رسول (ﷺ) اور محققانہ بصیرت کی آئینہ دار تقاریر کو محفوظ کرنے اور پھیلانے کے لئے ایک شعبہ قائم کیا ہوا ہے، اب تک تقریباً پانچ سو اہم موضوعات پر متعدد تقاریر محفوظ کرلی گئی ہیں - ارادہ ہے کہ ان سب تقاریر کو کتابوں میں محفوظ کیا جائے (ان شاءاللہ تعالیٰ)

آپ ان تقاریر کی سماعت سے اندازہ کرسکیں گے کہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لئے آج بھی یہ تقریریں بیش بہا سرمایہ ہیں -

علاوہ ازیں دس موضوعات پر وڈیو کیسٹیں بھی دست یاب ہیں - تقاریر کی یہ کیسٹیں خود بھی حاصل کیجئے اور اپنے احباب کو بھی پیش کیجئے، بلاشبہ یہ گراں قدر تحفہ ہیں -

مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی (ریکارڈنگ و پبلشنگ ڈویژن)

53 - بی، سندھی مسلم سوسائٹی، کراچی - فون: 3452 1323

# اپیل

۱۹۷۳ء میں مجددِ مسلکِ اہلِ سنّت، خطیبِ اعظم پاکستان، حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے ڈولی کھاتا، گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی میں 1900ء سے مسجد کے لئے وقف قطعہ اراضی پر گُل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ قائم کر کے جامع مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) کی ازسرِ نو تعمیر کا آغاز کیا تھا - ۱۹۸۰ء میں گُل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ ہی کے تحت جامعہ اسلامیہ گُل زارِ حبیب (ﷺ) کا آغاز ہُوا -

بحمدہٖ تعالیٰ مجوزہ نقشے کے مطابق تعمیری کام مسلسل جاری ہے - ان اداروں کی تکمیل کے لئے آپ خود تعاون فرمائیں اور اپنے حلقۂ اثر میں احباب کو ترغیب دیں - اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے - مسجد گُل زارِ حبیب (ﷺ) ہی کے احاطے میں حضرت خطیبِ اعظم کا مزارِ مبارک بھی تعمیر ہو رہا ہے -

## گُل زارِ حبیب (ﷺ) ٹرسٹ

گلستانِ اوکاڑوی (سولجر بازار) کراچی - فون: 6532 3225 (021)

(اکاؤنٹ نمبر جامع مسجد گُل زارِ حبیب 010-2024-7)

(جامعہ اسلامیہ گُل زارِ حبیب 010-2619-5) یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ، کیانی شہید روڈ برانچ کراچی

**Last year Mr. Haaji Haashim Yoosuf Mansoor along with his son Mr. Muhammad Ahmad Haashim Mansooor came to Pakistan from Piet Retief, South Africa and attended the annual *Urs Shareef* of Khateeb e A'zam Pakistan Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* for the first time. We took this opportunity to interview him, and these are those unforgettable, and golden memories that he shared with us.**
**Later Mr. Haashim Mansoor requested his family members to pen down their unforgettable memories of the respected Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)*, thus they also shared their cherished memories.**

*Al Hamdu lil Laah* we belong to a true Sunni Muslim family. Originally our grandparents lived in Surat, a city of Gujrat which is a province inNavsari an area of India. Hence people call us Surtee. In the end of the 18th century, our grandfather Ibraaheem Akooji migrated from India and came to South Africa, and he had three [3] sons. Later all his sons, in two [2] to three [3] years also shifted here and then permanently settled here. In the beginning we resided in a village, then much later we shifted to the town area. Our ancestors were very fond of Saints [*Auliyaa*] and scholars [*Ulamaa*] of Ahle Sunnat. In South Africa our family was very close and attached to Hazrat Pochee Baabaa (Hazrat Shaah Ismaaeel Qaasim). Here our ancestors contacted the spiritual abode [*Khanqah*] of Hazrat Makhdoom Saiyyidinaa Alaaud-deen Alee Ahmad Saabir Paak Kalyari *(Allaah have mercy on him)*. The people of the *khanqah* guided us to Hazrat Peer Fazal Hasan Saahib Saabiri *(Allaah have mercy on him)* in Rampur. So our elders travelled to India, and in the city of Rampur they became the disciples of Hazrat Peer Fazal Hasan *(Allaah have mercy on him)* . He was a spiritual and scholarly personality of Rampur. He was also an editor and he would publish a newspaper called *Dabdabah e Sikandari*. Our true beliefs strengthened even more through our association with him.

When we came to South Africa, there were not many facilities. From our town to go to the city of Durban it would take us two [2] to three [3] days, the distance which now we cover in four [4] to five [5] hours. At that time, there were not many Muslims living here, and in the smaller areas the number was even less.

Initially the Muslims came to South Africa through the city of Cape Town, which is also called the mother city of South Africa, since the Muslims were present here in greater number. Therefore, on one pillar of the shrine of Shaiekh Yoosuf Faure, it is written that four hundred [400] years



ago he was the first person to read the Holy *Qur'aan* on this land.

The Soofi family is well recognized here amongst the Muslim families. They are the ones who constructed beautiful *Masaajid* in South Africa, which are even today amongst the most prominent and unique constructions. The Soofi family's spiritual personalities also did great work and made lot of efforts for the propagation of religious and spiritual services.

The holy shrine [*mazaar*] of Hazrat Baadshaah Peer is situated in the city of Durban, and his numerous other endeavours are also remembered. In the city of Durban one of the old memorial and grand *masjid* is at the Grey Street, namely the *Jumu'ah Masjid*. A'laa Hazrat Maulana Shaah Ahmad Razaa Khaan Barelvi's *(Allaah have mercy on him) khaleefah* [caliph] Hazrat Maulana Shaah Ahmad Mukhtaar Siddeeqi *(Allaah have mercy on him)* also did prominent and important work and services here for the religion. His brother *Aalami Muballigh e Islaam* (World renowned preacher and debater) Hazrat Maulana Shaah Abdul Aleem Siddeeqi also came here, he was twenty [20] years younger than his brother.

Due to the political sanctions at that time, for a long time, many people from around the world were not given permission easily to visit South Africa. Therefore, religious scholars could also not visit South Africa. Telecommunication was also not easy, postal services would take weeks to reach their destination. It would take many hours or sometimes two [2] days to make a telephone call to a different country. Occasionally the people of India would visit as there family relatives were here, but the people from Pakistan would hardly come, maybe just a few.

Maulana Nazeer ul Akram Naeemi came from Muradabad India, we would listen from him about the legendary scholars of the sub-continent. Therefore, we had great desire to see and hear them personally. In 1965, my father's eldest brother Haaji Ismaaeel Husaien Mansoor met Khateeb e A'zam Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi Saahib *(Radiyal Laahu Anhu)* in Madinah Shareef, where he heard one or two lectures of Khateeb e A'zam Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi Saahib *(Allaah be pleased with him)*. He was so impressed and fascinated by the respected Hazrat and his eloquent and powerful speech that he had all praises for him. He would talk about his graceful personality, his impressive persona, his strong faith, his astonishing intelligence, his brilliant expressions, his great way of explaining, his ethics and morals, his melodious sweet voice... He said that he had never heard such a speech and he would go on and on praising the great Khateeb e A'zam Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Rahmatul Laahi Alaieh)*. His endless admiration and praise for Khateeb e A'zam Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* made us even more excited, and anxious for wanting to see him and hear him.

From Pakistan Maulana Muhammad Ibraaheem Khushtar was the only most

prominent personality who visited South Africa and established the Sunni Razvi society.

During this time we were hearing that Haaji Ibraaheem Tar Muhammad of the Durban city is trying to invite Khateeb e A'zam Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Rahmatul Laahi Alaieh)* to South Africa. After many hurdles and struggles he finally succeeded in bringing him to South Africa. Our brother Abdul Haq Mansoor was in Durban at that time, he had already heard the respected Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* and was in love with him and was deeply devoted, and very excited. He informed us, and in the meanwhile Haaji Ibraaheem Tar also told us that Hazrat is visiting our nearby city. Ladysmith was near, so we went to Ladysmith and for the first time we heard and saw Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)*.

**These were the words from the interview of Mr. Haashim Mansoor, briefly describing his family background. The following are Mr. Haashim's own words. [Words of the interviewer]**

***Mr. Haaji Haashim Yoosuf Mansoor said :***

I, Haashim Yoosuf Mansoor had the pleasure of meeting "*Khateeb-e-A'zam* Pakistan "Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* for the first time in 1976 in Ladysmith South Africa at the *Mehfil-e-Meelaad*. For me it was love at first sight just by making *deedaar* [viewing] of the *chehrah mubaarak* [blessed face] of Hazrat. At that time I immediately realised that this blessed meeting with Hazrat was going to form into a lifelong and sacred bond between me and Hazrat from that very moment until *qiyaamat* [day of judgement] *In Shaa Allaah*. I felt very fortunate because Hazrat chose me from the huge crowd to sit beside Hazrat while partaking in *Niyaaz* meals. Hazrat accompanied us back home to Piet Retief for a few days. The few days that Hazrat had blessed us with his "presence" was a "feeling" out of this world.

After a few days when we were travelling back to Ladysmith, Hazrat was a bit tired, and was about to lie down, I immediately offered my lap as a pillow for him to rest, thus Hazrat placed his *mubaarak* [blessed] head on my lap. This indeed, was a great honour for me. When we reached we performed *Jumu'ah Salaah* and then we were invited for meals at Mr. Khaan's residence. The host Mr. Khaan arranged accommodation for me at another residence, but Hazrat insisted that I stay at the same place as Hazrat's.

Few days later I was saddened because Hazrat had to go to Durban and I had to come back to Piet Retief. Hazrat stayed for three months in South Africa, and every weekend my brother Qaasim and I use to travel to Durban for Hazrat's programmes. A few times when we were late, and as we walked in, Hazrat was busy lecturing, as soon as Hazrat set his eyes on us in that



huge crowd Hazrat use to summon us to come and sit right in front of Hazrat. Every lecture was nothing less than three [3] hours. After the programme ended in Merebank, Hazrat called for me to sit next to Hazrat. Hazrat dished out and made me eat from "Hazrat's *mubaarak* plate", and then Hazrat asked me about my trip from Piet Retief to Durban, but there was a communication barrier between Hazrat and I, Hazrat could not understand English fully and I could not understand Urdu, but despite all of that, our affection for each other was so great, that we understood each other. My miracle with Hazrat was that by not knowing a single word of Urdu, but as Hazrat's trip unfolded, I became more and more familiar with the Urdu language just by listening to Hazrat's lectures.

The following weekend we travelled back to Durban to listen to Hazrat's lectures again, this time Hazrat was lecturing at the largest *Masjid* in the Southern Hemisphere, namely Grey Street *Jumu'ah Masjid,* which is located in Grey Street Durban. Hazrat gave a series of lectures on *Soorah e Yoosuf*. We were present for a few of the lectures, and as always we were indeed mesmerised by Hazrat's brilliant lectures. We were continuously frequenting Hazrat's lectures all over the country, namely: Durban, Pretoria, Zeerust, Brits, Belfast, Ladysmith, Dannhauser etc. and our very own hometown Piet Retief where Hazrat delivered a lecture in the town *Masjid*.
We brought Hazrat home a few times to Piet Retief during Hazrat's first trip, and *Al Hamdu Lil laah* we really learnt a lot from Hazrat during our short but precious time with Hazrat. I even asked Hazrat to please give me something spiritually and Hazrat said that goes without being said because "I am you and you are me" My beloved Haashim. Hazrat gave us a lot of jewels on that first trip in the form of Hazrat's wonderful words of wisdom. Hazrat also told us about his beloved son, the current "*Khateeb-e-Millat* Hazrat Allamah Doctor Maulana Kaukab Noorani Okarvi" about whom Hazrat said that "My son is extremely knowledgeable and inspirational in *deeni* [religious] matters, but his knowledge would only be exposed to the world once Hazrat makes *pardah* [departs] from this world". Hazrat's exact words to the world with regards to Hazrat's beloved son were, "If you think I am great, just wait till you hear my son "KAUKAB". Those beautiful words of Hazrat concluded Hazrat's first trip....

***TRIP 2 :***

Hazrat arrived in South Africa on his second trip, and unfortunately Hazrat was not feeling too well. Hazrat cut down on his lectures as compared to his first trip. On the second trip, Hazrat's main series of lectures were on the ten [10] nights of Muharram at Grey Street *Jumu'ah Masjid* in Durban comprising of each lecture being between three [3] to four [4] hours. The *Masjid* for the entire ten [10] nights was packed, and people were oblivious of the duration of the lectures because they were so mesmerised by the content. Hazrat gave so much detail on the incidents of Karbalaa, that some of the *Ulamaa* who were present in the gathering said that Hazrat

On one instance when Hazrat entered our house my elder brother Haaji Ghulaam Husaien Mansoor was seated in the corner of the family room, and then Hazrat immediately just by taking one glance at my beloved brother, Hazrat said to the whole family "If you want *du'aa*, go to Haaji Ghulaam Husaien Mansoor, for he is your door to *Jannat* [Paradise]", "*Subhaanal laah*". When Hazrat resided with us in our humble home it was the most precious and wonderful time of our lives, because we use to sit in Hazrat's company every night and were truly inspired by Hazrat's priceless words of wisdom and valuable advice, which made us firm on our *aqeedah* of Ahle Sunnat Wa Jamaa'at and strengthened our *Ieemaan*. Hazrat was initially invited to South Africa by Haaji Ibraaheem Tar and family. The Mansoor family received an invitation from Haaji Ibraaheem Tar for Hazrat's initial lecture in Ladysmith, on hearing this my cousin Haaji GMIMansoor who had previously met the great personality namely Hazrat in Madinah-tul-Munawwarah during his *Umrah* trip became very excited. He was so impressed with Hazrat that he could not sing enough of Hazrat's praises. Upon receiving the invitation the senior members of the Mansoor family namely; my beloved father Haaji Yoosuf Husaien Mansoor and his two elder brothers Haaji Ismaaeel Husaien Mansoor and Haaji Ghulaam Ahmad Husaien Mansoor, and my cousins Haaji GMI Mansoor, Haaji Muhammad Mansoor, Haaji Abdul Khaaliq Mansoor and my brothers Haaji Ghulaam Husaien Mansoor, Haaji Qaasim Mansoor and myself had attended the function in Ladysmith.

***TRIP TO PAKISTAN...***

In 1981 we went for Hajj. We embarked on our journey of a lifetime. Our plan was to go to India and Pakistan before going for Hajj, with the hope and anticipation of Hazrat accompanying us on our Hajj trip, but unfortunately when we arrived in Pakistan Hazrat could not accompany us due to some urgent commitments. Upon our arrival in Pakistan we were given a royal welcome by Hazrat and his entourage. Immediately Hazrat's welcome began by assisting us to an extended visa, from a fourteen [14] days visa to a ninety[90] days visa, from the airport we were taken home and greeted by the entire family. We were shocked and astounded by the magnitude of the wonderful welcome, the warmth and hospitality received was unmatched. When we talk about a royal welcome this was the welcome I received "I was hugged by Hazrat, given a kiss on my forehead and what welcoming words "my life has arrived". Our entire meal preparation was done by Hazrat's beloved wife *qiblah* Maa*n* jee, her form of preparing for the meal was not a fancy stove where you could switch it on, instead it was a form of gas stove where you had to sit on the floor and prepare, which was not an easy task, but definitely the majesty of the women of those times. This was the simple but grateful life led by our beloved Hazrat and family. During our stay Hazrat and his sons, Muhammad Subhaani and Haamid Rabbaani took us to a lot of places, one of them was a cement factory and another was a fibre glass factory, where Hazrat introduced us to the owners of both factories who were



gave the lecture on Karbalaa as if "Hazrat himself was present in Karbalaa" *Subhaanal laah*. On this second trip of Hazrat, Hazrat spent lots of time with us at our humble home in Piet Retief. We were indeed very blessed with Hazrat's inspirational presence.

Hazrat resided in my beloved father's bedroom during that period. Again we learnt a lot like the first trip, and we were truly inspired and blessed with Hazrat's beautiful presence. We really savoured this precious time with Hazrat as unfortunately it was going to be Hazrat's final trip to Piet Retief and South Africa before making *pardah* from this temporary world. This was indeed an unforgettable experience for us with our most beloved Hazrat that will remain in our hearts, in our minds for the rest of our lives "*Aameen*". We are truly very blessed to be under the guidance of great personalities like our beloved Hazrat. *Al Hamdu Lil laah*. May the teachings and message left by Hazrat continue to be instilled in us through Hazrat's beloved son "Hazrat Allamah Doctor Maulana Kaukab Noorani Okarvi". *Aameen Summa Aameen*

When Hazrat arrived in South Africa on Hazrat's first trip, after the first program of Hazrat's, Hazrat introduced *Salaat-o-Salaam* and the *na'rah* [slogan] (To exclaim aloud with love the names of Almighty Allaah and the Holy Prophet *(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam),* after being happy and joyous about any talk of faith). *Al Hamdu Lil laah* it was stated in one of Hazrat's lectures that on the day of *Hashr* [judgement], the people who recited *Salaat-o-Salaam* and *na'rah* in this world will rise on the day of *Hashr* praising Huzoor-e-Paak *(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)* in the form of *Salaat-o-Salaam* and *na'arah*. Another important factor that Hazrat related to me was the emphasis of the eight doors of *Jannat*, and the leaders directing us to these doors are: Huzoor-e-Paak *(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam), Khaleefah-e-Awwal* Hazrat Abu Bakr Siddeeq *(Radiyal laahu Ta'aalaa Anhu),* Hazrat Umar *Faarooq-e-A'zam (Radiyal Laahu Ta'aalaa Anhu),* Hazrat Usmaan-e-Ghani *Zun-nooraien (Radiyal Laahu Ta'aalaa Anhu), Maulaa-e-Kaainaat* Hazrat Alee *(Radiyal Laahu Ta'aalaa Anhu), Ummus Saadaat* Hazrat Saiyyidah Faatimah Zahraa *(Radiyal Laahu Ta'aalaa Anhaa), Sibt-e-Rasool* Hazrat Saiyyidinaa Imaam Hasan *(Radiyal Laahu Ta'aalaa Anhu),* and *Fakhr-e-Kaunaien* Hazrat Saiyyidinaa Imaam Husaien *(Radiyal Laahu Ta'aalaa Anhu).*

Some of Hazrat's followers were so impressed and taken aback by Hazrat's inspirational lectures, that one person namely Saiyyid Muhammad Alee who use to live in Merebank which is about thirty [30] km out of Durban use to hitch hike every day from Merebank to all parts of Durban, wherever Hazrat's lectures were taking place. Another beloved follower namely Hazrat Qaasim Baabaa Ashrafi from Cape Town use to fly from Cape Town to all parts of the country wherever Hazrat's lectures took place. There were many many more followers like this those who would travel all over [South Africa] to listen to Hazrat's lectures.

very affluent families and who supported Hazrat's quest wholeheartedly in promoting the *Deen* and spreading *Sunniyat*.

The Thursday before Hazrat's lecture in Lahore, we took a trip to Sharqpur Shareef and visited the *mazaar shareef* of Hazrat's beloved *Peer-o-Murshid* at midnight. Out of the three *Jumu'ah* that we spent in Pakistan, one was in Lahore and two were in Karachi. After attending the *Jumu'ah* lecture, we had a lunch invitation. After lunch Hazrat had to attend a lecture program in a small village two hours away from Lahore, after attending the function we rested a bit and was given the privilege of attending Hazrat Daataa Saahib's *(Allaah be pleased with him) mazaar shareef* at midnight on Hazrat's request, reason being "After midnight is the time when all your *du'aa* are accepted". After the *mazaar shareef* we went back to Lahore where we spent three nights, two of which were spent with Hazrat and one was spent with Hazrat's son Allamah Kaukab Noorani Okarvi. At this point Hazrat had other commitments in Karachi. We attended a wedding whilst in Lahore, thereafter we travelled to Rawalpindi where we spent two nights and returned to Karachi. During our stay in Karachi I attended a function of Maulana Abdus-Sattaar. We spent twenty-one [21] days in Karachi where I had the privilege of Hazrat's undivided attention, not only was Hazrat my host but also a true being of an example of the straight path which made me feel so blessed and gifted to be in the presence of such a great personality, where other inhabitants have been yearning to get a glimpse of Hazrat, and yet I was so fortunate to have such a great personality my beloved Hazrat all to myself.

While in Karachi Hazrat took us sightseeing, visiting and we managed to squeeze in some shopping. I was given the privilege of experiencing *Jumu'ah* at Gulzaar-e-Habeeb *Masjid* which is Hazrat's *masjid* which was still under construction, together with this Hazrat introduced me to the crowd there with a statement saying "This is my special guest from South Africa and he came especially to Pakistan to take me with him for Hajj, but unfortunately I cannot go with him due to unforeseen circumstances".

One of our sightseeing destination was the Clifton beach and also the prominent *mazaar shareef* of Hazrat Abdul laah Shaah Ghaazi *(Allaah be pleased with him)*. Sadly this was the end of our once in a lifetime trip. My wife and I were very saddened about the fact that Hazrat could not accompany us on our Hajj trip. Unfortunately we had further plans of meeting after our Hajj trip, but this was also not ordained as Hazrat made *pardah* from this World.

For a man of such a great stature, Hazrat's humility was unfounded, that Hazrat could take time out to have a tickle session with a one year old boy namely my son Tanweer Haashim Mansoor. Hazrat was a person that even words cannot explain. Hazrat's humbleness and love can only be felt by the heart.



Hazrat was a true *Aashiq* of our beloved Huzoor-e-Paak *(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)* and Hazrat's teachings and valuable advice will always remain in our hearts for this will make us stronger and make us true *Aashiq*. With Hazrat's teachings in our hearts we will always be firm on the path of the Ahle Sunnat Wa Jamaa'at. *Aameen Summa Aameen.*

**We concluded our interview, by asking Mr. Haashim Mansoor to tell us about the general impact of the honourable Khateeb e A'zam Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Rahmatul Laahi Alaieh)* on the people of South Africa, and this is what he said :**

The visiting of Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah be pleased with him)* to South Africa bought a great Sunni revolution, and people for the first time got this opportunity to hear and understand completely the true beliefs of Ahle Sunnat. Also Hazrat's way and manner of explaining was such that everything he said would be fully absorbed by the heart. Whatever he said was according to the holy *Qur'aan* and *Sunnah*, with proof and evidence and he would also prove what he said from the books of the opponents, he would make everything so easy and understandable that people of all ages would easily comprehend. And there is no doubt whatsoever that he was the true reviver of the Sunni path. He was the one who rightly introduced us to *Sunniyat*, and A'laa Hazrat Maulana Shaah Ahmad Razaa Khaan Barelvi *(Rahmatul Laahi Alaieh)* to South Africa.

It was his acceptance and popularity in the blessed court of the beloved Holy Prophet *(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)* that his words had such an impact that it effected the hearts of the people, and for hours without getting tired he would talk about all topics.

It was not only the discourse of the respected Hazrat rather this was the real emotional state of him. From his every condition the love of the Holy Prophet *(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)* would reflect and this would be seen from his speech and actions. Respected Hazrat would not only give speeches to impress others rather he himself would also be enthralled in this adoration.

Hazrat always wanted the Sunni people to unite, and work together towards this Sunni path. He had no jealousy for anyone, and he had no pride whatsoever. His personality was beyond these worldly feelings, and his vision and passion for his work was so great and so huge that he never engaged himself in these issues. Hazrat was very simple and very pure, he did not have a double face personality. He was the same in the *Mehfil* and in private, he would never change himself for gaining attention and popularity.

His faith was very strong, and in his beliefs he was like an irrevocable rock, and undoubtedly was truly loved and favoured in the blessed honourable court of the beloved Holy Prophet *(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*. He was

also honoured with the blessed *ziyaarat* of the best of creations the beloved HolyProphet *(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*.

He would not say anything weak, everything he said was very authentic. He would never hesitate from any challenge, therefore Wahaabis and Tableeghis of Mooi River challenged Hazrat. Hazrat accepted the challenge immediately, the date and venue was finalized but no one came before him. Then Hazrat challenged them, to prove him wrong, and the challenge was published in the newspaper. But no one had the courage to come infront of him, no one gave any reply.

Hazrat's arrival in South Africa was a great blessing for South Africa. He persistently insisted the Tar family to construct a *Deeni Madrassah,* even if it is just a room. Therefore, *Daar ul Uloom* Aleemiyah was established, and with Hazrat's efforts and blessings *Daar ul Uloom* Pretoria was also established, which is a great exemplary educational institute of South Africa.

He was a very compassionate and a very sincere leader. He would advise the *Imaams* of the *Mas aajid*, the *ulaamas* and the people who came to him to do hard work, and adorn their characters, so that they have an effect and impact on others.

At that time there were no videos, but in South Africa no audio cassettes of any *Aalim* was sold in such great number as Hazrat's, and it was his *karaamat* that everyone would understand his Urdu easily, in every house and in every car his speeches would be heard.

He was a true *Wali Allaah* [friend of Allaah], how many *karaamaat* of his we have seen from our own eyes.

The recognition, status or fame of Ahle sunnat we see in South Africa today is because of the tireless efforts and hard work of Hazrat. In 1976 Hazrat laid the foundation of Jamaa'at e Ahle Sunnat in South Africa. If he would not have come to South Africa *Sunniyat* would not have flourished to this extend. Wherever Hazrat went he would be the distinguished identity of *Sunniyat*, and he was always victorious.

His legacy is now continued by his beloved son, Hazrat Allamah Kaukab Noorani Okarvi. Hazrat said about his beloved son that, "Now I am alive, he is busy in his work, but when I will not be here, then you will see him, then his qualities will be evident to the world." At another occasion he also said, "I am nothing, you have to see him..... I don't even come near to my son, but you will see his qualities when I leave this world." By these statements of the Respected Hazrat Saahib it meant that, now I am physically present therefore, he is busy with his activities but once I am not here then you will be able to exhibit his real qualities. These words of the Respected Hazrat Saahib are expressing his love and affection for his most talented and blessed son. Moreover his believe in the calibre of his son and confidence in the



upbringing of this son. He stated the world will see and hear. You have heard my lectures do listen to him when he will speak the world will listen. Even if anyone believes it or not but the confidence of such a greatly eminent father is certainly very rewarding.

Hazrat Allamah Kaukab Noorani Okarvi truly continued the revolutionary work that his respected father started in South Africa. He provided his books in English so readers could understand better. He revived the tradition of reciting *Durood Shareef* before and after *Aazaan*, recitation of *Khatm e Ghausiyah* became a regular practise in our homes. Question and answers sessions would be arranged for people of all ages, and Hazrat would explain everything in such easy words, that people would look up to such sessions and would ask questions without any hesitation. Our children are now grown up and are very attached with Hazrat. *Maa shaa Allaah*, four generations are attached with him, and now the fifth generation is coming. He resolved family disputes, he sorted issues among fighting brothers, he sorted issues regarding money and many many other matters. He corrected the wrong habits people had in talking, dressing and in their manner of living.

Hazrat Allamah Kaukab Noorani Okarvi revived the mission of his illustrious father, but the opponents thought that the Okarvi sun has set. They published series of booklets namely 'Johannesburg to Bareilly' to misguide the people. In reply to this Hazrat wrote a book 'White and Black", in which he exposed the false allegations the opponents had made against the Ahle Sunnat Wa Jamaa'at. Besides this Hazrat personally visited the Mia's farm in South Africa, which was the main headquarter of the opponents to challenge them, and for three [3] years continuously it was printed in the newspaper, but there was no response from them. Complete details of this is present in Hazrat Allamah Kaukab Noorani Okarvi's book 'Truth Wins'.

Every year Hazrat Allamah Kaukab Noorani Okarvi started giving lectures throughout South Africa and in all neighbouring countries. And especially thrice he was invited to South Africa in the month of Muharram to deliver series of lectures, he delivered lectures in both English and Urdu languages.

Everyone was so impressed with both, the great Khateeb e A'zam Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Rahmatul Laahi Alaieh)*, and his great son Khateeb e Millat Hazrat Allamah Kaukab Noorani Okarvi that people had all praises for them, for they knew that they came to South Africa to work sincerely and not just for a leisure trip. It is sad that my father and brothers are not present with us, else their memories would be worth reading.

***Mr. Haaji Qaasim Mansoor :***

*Al Hamdu Lil laah* I was one of those fortunate people who got to meet

Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Rahmatul Laahi Alaieh)* during Hazrat's South Africa trips. The very first time I met Hazrat was in 1976, in Ladysmith. Hazrat had a lecture in Soofie Masjid. We were quite a large group that attended the function from the family. That first meeting will be etched in my mind and heart forever. I remember sitting in the crowd and being mesmerized by the lecture. I distinctly remember the blessed voice of Hazrat, and how Hazrat's voice demanded the audience's attention. Hazrat had the crowd enthralled with his lecture. We did not want it to end.

After that first program, we became regulars in attending Hazrat's programs, we use to eagerly wait for Hazrat's next program so that we could get to hear his melodious voice and be in his blessed presence.

One of the lectures that are imprinted in my memory, was the lecture Hazrat delivered in Merebank, Hazrat spoke on *Chamak Tujh se Paatay hayn (Siraajam-Muneeraa)* and gave a detailed explanation on that beautiful *kalaam*, *Al Hamdu Lil laah* to this day I have never heard a more informative and detailed lecture, Hazrat gave the meaning with such simplicity that it made this most beautiful *Na'at Shareef* all the more beautiful to the audience due to getting the proper understanding of the meaning of A'laa Hazrat's *kalaam*.

After every lecture, Hazrat use to tell us that this is the time of *Qubooliyat*, so everyone must make their own *du'aa*, I remember making *du'aa* during one of those times for myself to get to make the once in a lifetime trip of Hajj to the blessed and most sacred lands in Makkah and Madinah Shareef, and *Al Hamdu Lil laah* two years later Allaah Kareem accepted that *du'aa* of mine and I journeyed to the sacred lands and had the most memorable and spiritually enlightening and uplifting journey of my life. Hazrat's influence in South Africa was such a phenomenon that one needed to witness it to understand how Hazrat's teachings and message spread so rapidly here. Due to Hazrat's teachings we got to know of reciting *Salaat-o-Salaam* every Friday after *Jumu'ah Salaah* in the *masaajid*, as well the *takbeer* recitations.

I believe that Hazrat was the personality that made us understand the true meaning of *Maslak* e Ahle Sunnat in South Africa, and how to be true *Aashiqaan e Rasool* in our actions, thoughts and behaviour.

The one lecture that stands out in my mind is the lectures Hazrat delivered on Hazrat Yoosuf *(Salutations on him)*, it was ten lectures long, and the most inspiring, thought provoking and life changing lectures I had ever had the pleasure of being able to listen to. I was left enthralled, and wanting more, the thirst never getting satisfied no matter how much we got to listen to Hazrat.

At Kernville Soofie Masjid Hazrat spoke about the *Auliyaa Allaah*, and I remember Hazrat reciting a couplet on Hazrat Baabaa Fareed *(Allaah be*



*pleased with him)*, I remember how the crowd erupted with that couplet, there was a man in the crowd that immediately went in a *haal* listening to that *shayr* [verse]. We were all awestruck by the beauty in which Hazrat spoke, the manner in which he instilled true love in our hearts for our *Aaqaa (Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*, and the *Auliyaa Allaah* and the way he managed to make each person in the crowd (even when there were thousands in attendance) feel like he was speaking to them directly.

When we believed Hazrat couldn't get the crowd and us to get any more besotted with Hazrat, Hazrat began delivering Karbalaa lectures in 1980, each lecture was over three [3] hours long and had us, the audience grasping for more. Mere words cannot do justice to the feelings we experienced every night while coming out of those functions. We felt like our hearts would burst with love not only for Hazrat Saiyyidinaa Imaam Husaien and the *Shuhadaa e Karbalaa*, but for Hazrat and the way in which he managed to encapsulate the entire story of Karbalaa and deliver the lectures, that until today are world famous, and every *Aalim* today, uses Hazrat's lectures and work on Karbalaa as reference whenever they give discourses on this tragic event. All those heart wrenching couplets are fresh in my mind, in Hazrat's melodious voice, *Subhanal laah*.

When Hazrat first came to Piet Retief, I remember that blessed day so well. We all were brimming with excitement and couldn't believe that we were getting the honour of hosting such a brilliant and magnanimous personality in our home town. Hazrat delivered a discourse on *Mi'raaj un Nabi (Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*. Due to Hazrat being such a famous *Aalim*, the crowd that came to hear his discourse wasn't just a Sunni crowd, when Hazrat heard of this, he refused to meet the *wahaabis* that attended his program, in this way he taught us about there never being a compromise when it comes to *aqeedah*, and never being afraid to do the right thing.

In 1978, I visited Pakistan for the very first time. I got the good fortune of attending all Hazrat's lectures with Hazrat. Hazrat's family was very welcoming and wonderful, they went out of their way to accommodate us and make us feel comfortable. This trip will always be my fondest memory of Hazrat.

*Al Hamdu Lil laah* through Hazrat we got to also form a lifelong *nisbat* with Hazrat Allamah Kaukab Nooraani Okarvi Saahib, a blessing we will forever be indebted to Hazrat for.

Getting to meet Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Rahmatul Laahi Ta'aalaa Alaieh)* in my lifetime is nothing short of a miracle for me, I feel extremely blessed that not only did I meet Hazrat but Hazrat considered us his extended family. These are events that will live with me for my lifetime, and *In Shaa Allaah* I hope to be in the audience in *Jannah* one day listening to Hazrat's beautiful discourse and the blessed subject of Hazrat's

***Mrs. Fareedah Muhammad Mansoor :***

It was with the grace of our Almighty Allaah *Subhaanuhu Wa Ta'aalaa*, and with the *Karam* of our beloved Master Nabi Muhammad Mustafaa *(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*, that in 1965, during Hajj the late Haaji Ismaaeel Husaien Mansoor and his family of Piet Retief, South Africa were honoured to have met his eminence Hazrat Maulana Shafee Okarvi *(Rahmatul Laahi Alaieh)* in the *Haram Shareef* in Madinat ul Munawwarah. They were truly blessed to have made such an acquaintance with such a distinguished personality Hazrat Maulana Shafee Okarvi *(Rahmatul Laahi Alaieh)*. He was renowned for his immense knowledge, worthy character and profound words of wisdom. An indescribable and an unbreakable bond was formed between them both. The Mansoor family maintained constant contact with Maulana Okarvi *(Allaah have mercy on him)*. And after they returned to South Africa extended an invitation to his Eminence to grace the shores of South Africa, which he kindly accepted. Thereafter, his eminence who became a frequent guest of the Mansoor family, visited many parts of South Africa. Maulana Okarvi *(Rahmatul Laahi Alaieh)* was a prominent, highly respected and dynamic speaker. He is much remembered for his lectures on Hazrat Saiyyidinaa Imaam Husaien *(Radiyal Laahu Anhu)* during the ten [10] days of Muharram at the Grey street *Masjid* in Durban. His lectures raked in hundreds of eager and interested listeners and numerous people from all walks of life took *baiet* at his eminence's blessed hands. Maulana Shafee Okarvi *(Rahmatul Laahi Alaieh)* was a warm, friendly, humorous, peace-loving, helpful and generous person, having these exceptional qualities, values and beliefs in him, he was relatively easy to live with. He was fairly simple, always properly and neatly attired, extremely focused, he never deviated from what he stood for and was very straightforward in his talks and very firm in his actions. In a nutshell he was a diamond, precious and rare. A man of par excellence. After his demise the Mansoor family still maintains a close relationship with members of his household especially his son Maulana Kaukab Noorani Okarvi, also all my children are his *mureed*.

One of my nephew, my brother Mr. Ya'qoob's son, Dr. Abdul laah Mansoor was very impressed with Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Rahmatul Laahi Alaieh)*, and became his *mureed* and with his blessings till today he is attached with the Sunni scholars and working for Ahle Sunnat, and he himself is well known among Sunnis. Dr. Abdul laah's cousin, Dr. Ahmad Mansoor in Durban is also the *mureed* of Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Rahmatul Laahi Alaieh)*.

Thus, in short whoever met and was attached with Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Rahmatul Laahi Alaieh)*, his life truly changed for the better and the best in this world and *In Shaa Allaah* in the hereafter.

If my father, my brothers, my uncles and all family members would share



discourse will be amongst us too, our Beloved *Aaqaa (Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*.

***Mr. Haaji Abdul Haq Mansoor :***

When Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi came to Durban in 1976, I came with my family for holiday and heard that a big *Aalim* had come from Pakistan so I went to the Grey Street *Masjid* on a weekday. I was really amazed at the lecture and when I went back home to Piet Retief, I told the family about Hazrat. After two [2] weeks Hazrat came to Ladysmith and the whole family went to listen to his lecture. Hazrat was an outstanding speaker and from that moment, we built a very strong connection and relationship with him and his family. Since we were working, we would come to Durban on weekends especially to listen to his lectures and would never miss a single one.

When Hazrat came back in 1979, he came to Piet Retief and stayed with us for a week or more. Hazrat was very close to us and up until today there is no one who can lecture like him and I have never come across anyone who can speak as good as him.

In 1981, we went to Pakistan and were fortunate enough to stay at Hazrat's house for three [3] weeks. Hazrat Maulana Shafee Okarvi and his son Maulana Kaukab Noorani Okarvi looked after us and took us to all the holy shrines [*mazaaraat*] around Pakistan.

I have no words to express how humble, down to earth and kind-hearted he was. Hazrat is absolutely indescribable and I am in awe at the fact that he was so accommodating even though he was such a big *Aalim*. Hazrat always had a special way of making us feel we were part of his family. Our love for him and his whole family has not changed and we still hold them all very close to our hearts.

My cousin and father-in-law Haaji AKI Mansoor is not with us now, he was very attached with Hazrat Allamah Kaukab Noorani Okarvi, and he use to say about Hazrat Allamah Kaukab Noorani Okarvi that, "I have never seen anyone like him". He even had this great honour and privilege to perform *Umrah* with Hazrat, and travel with him to India to visit holy shrines.

Brother Muhammad Baanaa is still alive, if he would revive his memory, I am sure many many more aspects of Hazrat Maulana Shafee Okarvi *(Rahmatul Laahi Alaieh)* would be disclosed.

all their memories with us, then it would surely be enough to compile a book.

***Zaienab Bibi Mansoor : (Wife of Haaji Ghulaam Husaien Yoosuf Mansoor)***

*Al Hamdu Lil laah* we as the Mansoor family are so fortunate to have received the well-known personality Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Rahmatul Laahi Alaieh)* at our residence in Piet Retief. I am sure a desire that millions of people yearn for. *Al Hamdu Lil Laah* Hazrat was entertained by my in-laws, and we could spend hours in Hazrat's company.

My husband was so impressed by Hazrat Maulana Okarvi that he made our son his *mureed*, and he also wanted our son to become a scholar [*Aalim*]. Thus with the blessings and *du'aa* of Hazrat today our son Shiraaz Mansooris a *Aalim*.

***Mrs. Saeedah Baanu Mansoor :***

When Hazrat came to Piet Retief, three years had passed since my marriage with Haashim had taken place. And I had the honour of meeting this great and blessed personality for the first time. Hazrat had such strong beliefs, that even not knowing a word of Urdu, I learnt a lot from Hazrat. We sat a lot with Hazrat during the nights and that's when we realised the greatness and love Hazrat has for our Beloved Prophet Muhammad *(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*. Hazrat laughed and joked and taught the Mansoor family about the rights and wrongs of Islaam. We visited a few places with Hazrat, where Hazrat had to lecture, and hearing Hazrat's lectures, one could hear the dynamic voice from within the heart and soul of Hazrat, that makes every hair on your body stand and it awakens you to hear such love and truthfulness of Islaam. Hazrat taught us that Islaam is such a religion, which is pure truth and love that will lead us to righteousness. I thought to myself we have not seen such a great personality in our entire lives. This is where we belong. Hazrat placed Hazrat's *mubaarak* hand on my head and blessed me, gave me a special place in Hazrat's heart and said "May Allaah Paak always keep youhappy." Hazrat's *du'aa* and blessings are always with us *Al Hamdu Lil laah*. And *Al Hamdu Lil laah* we are so blessed to have an opportunity to make *khidmat* of such a great personality and learn things that we have not heard before, and *In Shaa Allaah* with such love and *du'aa* of Hazrat we, the entire Mansoor family have stayed steadfast on our *aqeedah* and love for Huzoor Paak *(Sallal Laahu Alaiehi Wa Sallam)*, and we make *du'aa* that Hazrat will take each one of us hand in hand to *Jannat In Shaa Allaah Aameen*.

*Al Hamdu Lil laah* I was given the privilege to travel with my husband Haashim to Pakistan in 1981, where we were hosted and entertained by the beloved and well known Maulana Muhammad Shafee Okarvi



*(Rahmatul Laahi Alaieh)*. I was introduced to Hazrat's family and taken aback by Hazrat's most humble wife *qiblah* Maa*n* jee, I cannot express my gratitude for the warmth of which I was accepted. My son Tanweer was only a year old, when Hazrat came to South Africa. Hazrat made lots of *du'aa* for him and *Al Hamdu Lil laah* today he is strong on his *aqeedah* and beliefs and ponders on what was taught to us by our beloved Hazrat. *Al Hamdu Lil laah* today I have three children with Hazrat's *du'aa*, namely: Tanweer, Naajiyah and Muhammad Ahmad, they are all on the right path *Al Hamdu Lil laah*, strong on their *aqeedah*, and on the path of the righteous Ahle Sunnat Wa Jamaa'at, all because of the teachings of our beloved Hazrat, and they will carry Hazrat's name in this world and in the hereafter. *In Shaa Allaah. Aameen Summa Aameen.*

The Divine has bestowed great blessings on us after the departure of the great Hazrat from this world. His most talented and skilfully accomplished son was invited to South Africa by Haashim, and many doors of knowledge were opened for us. Our journey advanced towards luminous brightness. Illumination intensified in our homes. In Hazrat Allamah Kaukab Noorani Okarvi there is such a carisma that he conquers the hearts. And he distributes love and kindness like rain. By his arrival our lives revolutionarily transformed, even our children became his deeply devoted admirers, and all of us received tremendous spiritual favours from him. Truly we have never ever seen anyone like him. Even the small children also say all the time, our Hazrat, our Hazrat!

Hazrat Allamah Kaukab Noorani Okarvi is very brave and fearless, he does not compromise in speaking the truth. Moreover he also does not call any wrong, as right, in this he would not give any consideration to any relation or connection.

The amount of time he would stay with us it would be like Eid and celebration for us, and the joyfulness would be endless. Whenever he comes to our house, our house is filled by his admirers and loyal devotees. He always guides and corrects us with love, kindness and soft words, and never with rudeness or harshness.

We are most fortunate, may Allaah keep us safe due to his shadow and grace.

Compiled by : **S.N.Zaiedi**
**S.Y.Z.Qaadiri**

## Accomplish Desires And Attain Rewards

Mujaddid-e-Maslak-e-Ahle Sunnat[Reviver of the true Sunni Path], Muhsin-e-Mulk o Millat [Benefactor of the Country and Nation], Aashiq-e-Rasool *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* [Lover of the Holy Prophet], Muhibb-e-SahaabahWa Aal-e-Batuul [Lover of the Companions and the Progeny of Hazrat Saiyyidah Faatimah Batuul *(Allaah be pleased with them)*], Mahbuub-e-Auliyaa [Beloved of the Friends of Allaah], Khateeb-e-A'zam[Greatest Orator] Hazrat Al Haaj Allaamah Qiblah Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him and may his grace continue)* has announce this with special permission that,

"If a person has any true need then he should read two Rak'aat Nafl*(Salaat/Namaaz-e-Haajat)* and supplicate to Allaah Ta'aalaa that by the mediation of **313** *As-haab-e-Badr* [**313** Participants of the holy-war of Badr] *(Allaah be pleased with them)* ful fill my lawful desire so from the side of **313** *As-haab-e-Badr* I will give **313 rupees** for the construction of Jaame Masjid Gulzar-e-Habeeb *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* Gulistan-e-Okarvi (Soldier Bazaar), Karachi. *In Shaa Allaah* his desire will be fulfilled.

Al Hamdu Lil Laah! By the glad tidings of Hazrat Khateeb-e-A'zam Pakistan *(Allaah have mercy on him)* till now millions of people have been benefitted, their lawful desire does fulfill. And the Masjid is also gradually fulfilling the constructive stages and the rewards of Sadaqah-e-Jaariyah [Continuous Charity] is also being received. You can also dispel your difficulties by this living munificence of Hazrat Maulana Okarvi *(Allaah have mercy on him)*. Jaame Masjid Gulzar-e- Habeeb *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* is unique amid the ancient and big Masaajid of the city of Karachi.

Please cooperate in its construction. May Almighty Allaah give you excellent rewards.

**Gulzar-e-Habib Trust**
DoliKhaata, Gulistan-e-Okarvi
(Soldier Bazaar), Karachi
Tel: (009 221) 3225-6532
Account # 010-2024-7, Branch Code #0699
United Bank imited
Kayani Shaheed Road Branch, Karachi
gulzarehabibtrust@gmail.com



## Appeal

In 1973, Khateeb-e-A'zam Pakistan, Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* Established the Gulzar-e-Habib Trust and started the construction of Jaame Masjid Gulzar-e-Habib Gulistan-e-Okarvi (Soldier (Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam) in Doli-Khaata Bazaar) Karachi, Pakistan on land dedicated for this purpose since 1903.

In 1980, under the management of Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* Trust, Jaami'ah Islaamiyah Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)* was established.

Al hamdu Lil laah according to the plan the construction work is still in progress. For the completion of these holy institutes (Masjid and Madrassah), please help yourself and also your associates for assistance (friends and family). May Allaah Ta' aalaa give you abundance blessings.

The holy shrine of Khateeb-e-A'zam, Hazrat Maulana Muhammad Shafee Okarvi *(Allaah have mercy on him)* is also being constructed within the boundaries of the Masjid Gulzar-e-Habib *(Sallal Laahu 'Alaiehi Wa Sallam)*.

**Gulzar-e-Habib Trust**
Gulistan-e-Okarvi, (Soldier Bazaar), Karachi , Tel # (009 221) 3225 6532

**Acc # Jaame Masjid Gulzar-e-Habib**
010-2024-7, Branch Code # 0699
United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

**Acc # Jaami'ah Islaamiyah Gulzar-e-Habib**
010-2619-5, Branch code # 0699
United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi

**Acc # Mazaar Shareef Maulana Okarvi**
010-1344-9, Branch code # 0699

United Bank Limited (Kayani Shaheed Road Branch) Karachi
**The donations given to Gulzaar-e-Habib trust are exempted from Incom tax.**